

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا  
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.zubinovelzone.in>

<https://www.znzlibrary.com/>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM](mailto:ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں  
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

**WhatsApp Channel Link**

[Channel Join Now](#)

ہاں میں موجود ناولز یا کینیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کینیگری نام پر کلک کریں

#### Famous Youtube Novels

[Novel Name : Yaar E Sitamgar](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Dedar E Yaar By Gumnam Larki](#)

[Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra](#)

[Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki](#)

[Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal](#)

[Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3](#)

[Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

#### Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

مکمل ناول

الفت ہوئے تم سے

فضا

یہ گھر ہے چشمت صاحب کا جو نرم دل، صاف گو اور اصول پسند انسان  
ہے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں  
ان کا گھر شہر سے تھوڑی دور ہے  
ان کے تین بچے ہیں دو بیٹے باقر اور سلطان اور ایک بیٹی سعدیہ تھی

سلطان صاحب دوسرے ملک گئے اور کبھی واپس نہ آئے

باقر کی شادی انھوں نے اپنی کسی دور کی کزن کی بیٹی سے کی تھی جس کا نام نرمین تھا ان کے دو بچے تھے بڑا بیٹا تبریر اور بیٹی نور یہ ہے جسے

پیارے سب نور کہتے تھے حویلی والوں کی جان بستی تھی اس میں کیونکہ وہ شادی کے بارہ سال بعد ہوئی ہے اور اپنے بھائی تبریر سے دس سال چھوٹی ہے

جبکہ سعدیہ کی شادی چشمت صاحب نے اپنی مرضی سے دوست کے بیٹے سے کروادی تھی ان کے دو بچے تھے بڑا بیٹا حارث اس سے چھوٹی بیٹی

مشبہ ایک حادثے میں سعدیہ کی موت ہو گئی اس کے بعد چشمت صاحب نے اپنی ذمہ داریاں باقر پر ڈال دی جو کہ باقر صاحب بہت اچھے طریقے سے نبا رہے تھے

نور (نوریہ) کا آج میٹرک کارزلٹ آیا تھا اسے بہت شوق تھا پڑھے لکھنے کا وہ بھی اپنے بھائی کی طرح شہر جا کر پڑھنا چاہتی تھی وہ بہت شوق چہل سی لڑکی تھی دوسری طرف وہ بہت سے

کاموں میں

چور بھی تھی پر خوشمزاج ان کے لیے جنہیں وہ جانتی تھی اس کی دوستی کا دائرہ بھی بہت چھوٹا تھا

چونکہ آج اس کارزلٹ تھا اس لیے وہ کمرے میں بیٹھی دعائے مانگ رہی تھی

دس بجے باقر صاحب گھر میں داخل ہوئے اور ملازمہ کے ذریعے اسے نیچے بلایا

بابا۔۔۔۔۔ باقر صاحب کو دیکھتے ہی ان کی باہوں میں سماگی  
جی بابا کی جان۔۔۔۔۔





شام کے ٹائم تبریر گھر میں داخل ہوا تو نور جلدی سے اس کے راہ میں  
حائل ہوئی اور دونوں بازو کھول کر کھڑی ہو گئی  
اس نے ابرو اچکا کر اس کی طرف دیکھا  
جیسے پوچھا ہو کیا تکلیف ہے۔۔۔۔۔  
نور : آج میرا رزلٹ آیا۔۔۔۔۔

تبریر : تو۔۔۔۔۔

نور : پوچھو کتنے نمبر آئے

تبریر : نے ابرو اچکا کر لائٹ سیریس لی

نور : پوچھو

تبریر : اچھا بتاؤ۔۔۔۔۔ وہ کاٹنے والے انداز میں

بولا



اس کی صداے میں شکل دیکھ کر تبریر نے قہقہہ لگایا اسے ہستے دیکھ وہ  
سامنے روم کی طرف چل دی

دادا ابو-----

چشمیت صاحب نے چشمہ اتارہ اور اس کی طرف دیکھا گویا پوچھا ہو کے  
کیا

ہوا-----

بھائی کہہ کر ہے ان کے پاس میرے گفٹ کے لیے پیسے نہیں ہے آپ  
چلے میرے ساتھ آج فصیدہ ہو کر رہے گا  
آخر میں آپ کی لاڈلی اکلوتی پوتی ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے-----

وہ منہ پھولہ کر غصے سے بولی

جیسے دیکھ کر چشمیت صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

بیٹی کی وفات کے بعد وہ میاں بیوی چھپ سے ہو گئے تھے پر اس  
شہزادی کے آنے کے بعد ان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی یوہی تو  
وہ سب کی لاڈلی نہیں تھی

چشمہ صاحب اٹھے اور نور کے ساتھ باہر آکر بیٹھ گئے  
رقیہ بیگم بھی ساتھ ہی آگئی

باقر صاحب کو ملازم سٹڈی روم سے بلالائے جبکہ نرین بیگم نے کچن  
سے چائے لا کر سب کی پیش کی  
ویسے تو گھر میں بہت سی ملازمہ تھی پر کھانے کا کام نرین بیگم خود ہی  
کرتی تھی تبریر چیخ کر کے نیچے آیا تو سب حال میں بیٹھے تھے  
تبریر : کیا بات ہے آج کون سی خوشی میں عدالت سچی ہے  
نور : داد و پوچھے ان سے

چشمہ صاحب : ہوں بھی

برخودار

تبریر : مے میں نے ایسا کب کہا

تبریر : میں تو گفٹ لے کر آیا ہوں مجھے پتا چڑیل میرے پیار پر قبضہ

**نور : کیا**

وہ اتنی زور سے چیخی کہ سب نے کانوں پر انگلیاں رکھی

نور : آپ نے مجھے چڑیل بولا

**تبریر : نہیں تو۔۔۔۔۔**

**نور : بولا تھا۔۔۔۔۔**

## جھوٹ نہ بولے



تبریر : توبہ توبہ

نور : دادو دیکھ رہے ہے آپ-----

میں کہی غصہ نہیں تھا جبکہ ان کی لڑائی سے باقی سب کے چہرے پر

مسکراہٹ آئی

نور : میں آپ سے بات ہی نہیں کرو گی جا

رہی

ہو میں اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔۔ سب کے چہروں پر مسکراہٹ

دیکھ کر وہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف چل دی

جبکہ باقی سب مسکرا دے ان دونوں کا

توروز کا تھا

-----  
باقر صاحب کمرے میں بیٹھے کتاب پڑھ رہے تھے کہ دروازے پر  
دستک ہوئی

آ جاؤ-----

بابا-----

جی بابا کی جان-----

آپو کب آرہی ہے۔۔۔۔۔ ان کو گود میں بیٹھ کر بازوان کے گردن کے  
گرد حائل کیے

بابا کی جان آپ نے اپنی آپو سے بات نہیں کیں-----  
نہیں نہ-----



کیسی ہے۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہو آپی آپ کیسی ہے۔۔۔۔۔

میں ٹھیک۔۔۔۔۔

کیسا گزرا ٹور۔۔۔۔۔

بہت اچھا بہت مزہ آیا چلو میں تمہیں پکس دیکھاتی ہو۔۔۔۔۔ کہہ وہ

دونوں اپنے کمرے می طرف چل دی۔۔۔۔۔

اب سارا دن ان کی باتیں ختم نہیں ہونی تھی

نوال رقیہ بیگم کی کزن کی بیٹی کی بیٹی تھی

ماں باپ تو تھے نہیں شوہر نے طلاق دی تو یہاں آگی پر بیٹی کی پیدائش پر

اپنی بیٹی کی ذمہ داری رقیہ بیگم کو سونپ کر اس دنیا سے چل بسی۔۔۔۔۔

پر اس گھر میں اسے سب کا پیار ملا صرف تبریر کے علاوہ

وجہ تھی ان دونوں کی شرارتیں

نور تو چھوٹی تھی اسے کچھ نہیں کہہ سکتا تھا پر نوال کو اس بات سے اثر  
ڈانٹ پر جاتی تھی جس کی وجہ سے وہ بس اس گھر میں ایک اسی سے ڈرتی  
تھی

سب بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے کہ باقر صاحب بولے

تبریر۔۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔

صبح سے نور اور نوال کو جاتے وقت کالج لے جایا کرنا

ملازم (کرم

کچھ دن کی چٹی پر ہے باقی نئے کسی ملازم کے ساتھ گھر کی بچیوں کا  
( بجھنا ٹھیک نہیں میرے خیال  
سے

باقی جیسے تمہیں ٹھیک لگے  
جی بابا میں لے جایا کرو گا۔۔۔۔۔

کہہ کر وہ اٹھا اور اپنے کمرے کی طرف چل دیا  
پچھے نوال کو جی سن کہ تو صدمہ ہی لگ گیا  
اب اس جلاد کے ساتھ جانا پڑھے گا۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔  
بچاری سوچ ہی سکی کہہ تو کچھ سکتی نہیں تھی۔۔۔



صبح وہ دونوں ناشتہ کر رہی تھی کہ وہ سنجیدہ سے حال میں داخل ہوا تو نوال  
نے آنکھ بھر کر اس کی طرف دیکھا  
گورارنگ کشادہ سینہ ہلکی ہلکی بیرپینٹ کوٹ میں وہ سنجیدہ سے بھی دل  
میں اترتا ہوا دیکھائی دیا  
ماما ناشتہ۔۔۔۔۔

ناشتے کے بعد تینوں اٹھے اور باہر کی طرف چل دے۔۔۔۔۔  
نور آگے بیٹھی اور نوال پیچھے تھی  
بھائی ہمیں لینے کون آئے گا۔۔۔۔۔  
گڑیا میں ہی کیوں۔۔۔۔۔  
پھر ہم واپسی پر آئس کریم بھی کھائے گے۔۔۔۔۔  
اوکے۔۔۔۔۔

باقی کار استہ خاموشی سے کٹھا۔۔۔۔۔

چلو گڑیا تمہارا کالج آگیا۔۔۔۔۔

دھیان سے پڑھنا اور ڈرنا بالکل نہیں ہے اوکے۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

بیسٹ اف لک۔۔۔۔۔

تھکیو آپ۔۔۔۔۔ اوکے رخسار پر بوسہ دیتی ہوئی اندر بھاگ گی

آگے آو۔۔۔۔۔

ک۔۔۔۔۔ کو۔۔۔۔۔ کون۔۔۔۔۔

تم اور یہ اٹھک اٹھک کر نہ بولا کرو ڈرائیور نہیں ہو تمہارا چلو آگے

آو۔۔۔۔۔

مرتی کیا نہ کرتی دل میں چار پانچ گلیوں سے نواز کر آگے آگی۔۔۔۔۔

پتا نہیں سمجھتے کیا ہے خود کو۔۔۔۔۔ وہ منہ میں بربرائی

تمہارا ہونے والا شوہر ----- سنجیدہ سہ کہہ کر اس نے گاڑی سٹار  
کی

کان ہے کی کیا ہے توبہ ہے -----

مجھے سنائی دے رہا ہے -----

ہممسم ----- کہہ کر وہ باہر کے مناظر دیکھنے لگی

یہ بات چچن میں ہی طہ ہو گی تھی پر صرف گھر کے بڑوں کو پتا تھا یہ

تبریر کو نوال کو بھی ٹور پر جانے سے پہلے بتایا تھا۔۔۔۔۔ پہلے تو اسے

صدمہ ہی لگ گیا پھر نرمین بیگم کے سمجھانے پر وہ سمجھ گئی کہ یہ فصد

اس کی ماں نے ہی کیا تھا تب تم زیادہ چھوٹی تھی اس لیے نکاح نہیں کیا

اگرچہ وہ نکاح چاہتی تھی

پر وہ تو مجھے پسند نہیں کرتے نہ کہی وہ کسی اور کو تو پسند

نہیں نہیں ایسا کیسے ہو سکتا انھیں تو شروع سے سب پتا تھا نہ تو وہ ایسے  
کیسے کر سکتے ہے

تمہاری یونی آگے۔۔۔۔۔

اسے سوچ میں گم دیکھ کر وہ تھوڑا اونچی بولہ۔۔۔۔۔

ج۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ اترنے لگی تھی کہہ گاڑی کو لوک دیکھ

کر واپس پلٹی اور تبریر کی طرف دیکھا

یہ جو تم فضول سوچ رہی ہونہ اسے کنٹرول کرو میں ابھی کچھ نہیں کہو گا پر

ہاں ایک دفعہ میری دسترس میں آؤ میں ہر بات کا جواب دو گا فضول

سوچ چھوڑ کر پڑھائی پر دھیان دو۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

وہ بچاری تو بول بھی نہ سکی اور ہاں میں گردن ہلا گئی۔۔۔۔۔

اگر ابھی بھی کوئی شک ہے تو بتاؤ کرور خستہ کی بات دادی سے۔۔۔۔۔

پر پھر تمہیں میری شدیت جھیلنی پڑھے گی۔۔۔۔۔  
اتنی بے باکی پر وہ کان تک سرخ ہوئی۔۔۔۔۔  
یہ لو پانی پیو اور جاؤ۔۔۔۔۔ وہ بوتل اس کی طرف بڑھتائے ہوئے  
بولا۔۔۔۔۔

وہ بوتل پکڑ کر باہر نکل گئی۔۔۔۔۔  
میں تو انہیں معصوم سمجھتی تھی پر یہ توبہ توبہ۔۔۔۔۔  
میں یہی ہوا بھی۔۔۔۔۔  
اس نے اس کی طرف دیکھا جو گاڑی کو بونٹ سے ٹھک لگا کر کھڑا  
تھا۔۔۔۔۔

چلو جاؤ۔۔۔۔۔

ج۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔

کہہ کر وہ چھپ چھپ چاپ اندر کی طرف چل دی

وہ تب تک وہی کھڑا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھ نہیں ہوگی  
وہ سر جھٹک کر آفس کی طرف چل دیا

-----

نور کا آج پہلا دن تھا کالج میں وہ صبح سے بیٹھی بور ہو رہی تھی نہ تو کوئی  
دوست تھی نئی جگہ تھی اوپر سے پڑھائی بھی کچھ خاص نہیں ہوئی تھی  
ابھی بھی وہ درخت کے نیچے بیٹھی اپنے بیگ میں سے ناول نکال کر پڑھ  
رہی تھی کہ ایک لڑکی اس کے پاس آکر بیٹھی

اسلام علیکم -----

و علیکم اسلام -----

کیا نام ہے آپ کا -----



نورے-----

آپ نام نہیں پوچھے گی میرا-----

نور نے ایک نظر ناول سے اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

اصل میں میرا یہاں پہلا دن ہے میں صبح سے بور ہو رہی ہو کوئی  
دوست بھی نہیں ہے آپ بھی اکیلی بیٹھی تھی تو آپ کے پاس آگی آپ  
کو بُرا تو نہیں لگا۔۔۔۔

مجھے کیوں بُرا لگے گا۔۔۔۔

نہیں آپ پڑھ رہی تھی نہ۔۔۔۔۔

نہیں میں بور ہی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ویسے میرا نام نابیہ ہے۔۔۔۔۔

کافی دیر گفتو کے بعد اس کی اچھی خاصی دوستی ہو گی تھی اس کے  
ساتھ۔۔۔۔



لگتا ہے جلدی ہی رخصتی کا کچھ سوچنا پڑھے گا ورنہ یہ محترمہ پاگل کر دیں  
گی۔۔۔۔۔

وہ کام چھوڑ کر کر سی ساٹھک لگا کر آنکھیں موند گیا چہرے پر دم سے  
مسکراہٹ تھی

کچھ سوچ کر اس نے اپنے پی اے کا بلایا

علی جاؤ گڑیا اور نوال کو لے آؤ۔۔۔۔۔

میں خود جاتا پر میری مینٹنگ ہے دس منٹ تک خود جانا ہے اور آدھے  
گھنٹے تک تم یہاں ہو

علی سے اس کی اچھی دوستی تھی بہت چھوٹا تھا جب سے وہ اس کے ساتھ  
تھا اپنے گھر کے معاملے میں ایک وہ صوفاسے پہ یقین کرتا تھا  
جی سر۔۔۔۔۔

کہہ کر علی باہر آگیا پہلے نوال کو یونی سے لیا اس نے تو شکر کیا تھا کہ وہ خود  
نہیں آیا نہیں تو صبح کی اس کو گفتگو وہ بھولی نہیں تھی  
نور کو پک کیا تو گاڑی می بٹھتے ہی سول جواب شروع ہوئے  
علی بھائی۔۔۔۔۔

جی گڑیا۔۔۔۔۔

بھائی کیوں نہیں آئے۔۔۔۔۔  
میں بھائی نہیں ہو کیا۔۔۔۔۔  
نہیں نہ آپ بھائی ہے پر تبریر بھائی کیوں نہیں آئے۔۔۔۔۔  
میں آیا ہونہ۔۔۔۔۔  
پر وہ کیوں نہیں آئے۔۔۔۔۔  
کیونکہ ان کی مینٹگ تھی اس لیے میں آگیا۔۔۔۔۔

پرانھوں نے پرومس کیا تھا وہ آئے گے۔۔۔۔۔ وہ منہ بسور کر بولی تو

وہ دونوں مسکرا دی

ہم کہا جا رہے ہے۔۔۔۔۔ راستہ چنچ دیکھ کر نوال بولی

ہم آفس جا رہے تھے۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔

سرنے کہا آپ کو آفس لے آؤ۔۔۔۔۔

ہم سمجھ گئے۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ باہر دیکھنے لگی جبکہ نور تو ابھی تک منہ بنا کر

بیٹھی تھی

تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک بلینڈ گ کے آگے رکھی۔۔۔۔۔

تو نور اور نوال باہر نکلی۔۔۔۔۔

وہ پہلے بھی کبھی کبھی یہاں آتی تھی پر آج اس بلینڈ گ کو دیکھ کر ایک  
الگ سی خوشی محسوس ہو رہی تھی وہ دونوں اندر داخل ہوئی اور سیدھی  
تبریر کے آفس میں چلی گی

-----

ابھی انہیں بیٹھے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ تبریر اندر داخل ہوا کوٹ اتر  
کر سائنڈ پر رکھا اور کرسی پر بیٹھ گیا  
اس کے پیچھے ہی علی اور ایک سٹائٹلش سی لڑکی تھی اس نے ان دونوں  
مکمل طور پر اگنور کیا تھا  
ٹھیک ہے آف فائل ریڈی کریں۔۔۔۔۔  
جی سر۔۔۔۔۔



کہہ کر وہ باہر چلے گی اب تبریر ان کی طرف متوجہ ہوا

نوال تو کوئی میگزین دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ نور منہ بنا کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا میری گڑیا کو۔۔۔۔۔

وہ جو تب سے منہ بسور کر بیٹھی تھی پوچھتے ہی رونے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہوا نور۔۔۔۔۔ نوال میگزین چھوڑ کر جلدی اس کی طرف متوجہ

ہوئی اور اسے اپنے ساتھ لگایا

تبریر کرسی چھوڑ جلدی سے اس کے پاس آیا اور اس کے سامنے ٹبیل پر

بیٹھ گیا

کیا ہوا گڑیا۔۔۔۔۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ نوال اور نور

صوفے پر جھڑ کر بیٹھی تھی جبکہ تبریر ان کو سامنے ٹبیل پر بیٹھا تھا

گڑیا بتاؤ کیا ہوا۔۔۔۔۔

آپ نے پرومس کیا تھا آپ لینے نہیں آئے آئس کریم بھی نہیں  
کھلائی کالج بھی سار دن بور ہوتی رہی۔۔۔۔۔

وہ سوسوسوں کرتی ساری شکایتیں ایک ساتھ لگاگی

چلو اپنی شہزادی کو ہم ابھی آئس کریم کھلاتے ہے اس میں رونے والی کیا  
بات ہے اور کالج میں آہستہ آہستہ دوست بن جائے گے نہ پھر تم بور  
نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

نوال نے اسے پیار سے سمجھایا تو وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی  
چلیں ابھی آئس کریم کھانی ہے۔۔۔۔۔

اوکے چلو۔۔۔۔۔ تبریر اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا  
گاڑی کی چابی اور والٹ پکڑ اور تینوں باہر کی طرف چل دیے  
ان دونوں کو آئس کریم کھلا کر انھیں گھر چھوڑ کر وہ واپس آفس آگیا

اس نے پاکستان کی سر زمین پر قدم رکھا تو بہت کچھ یاد آیا  
 افیت سے اس نے آنکھیں بند کی تو ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں  
 سے اس کی بیر میں جذب ہو گیا

ہادی  
 ہمممممم

آریو او کے  
 ہمممممم

او کے چلو۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ آگے کی طرف چل دیا  
 گھر میں داخل ہوا تو وہ چھوٹا سا گھر تھا پر ہر رہائش





چلو اٹھو۔۔۔۔۔ تبریر کر سی چھوڑتے ہوئے بولا

بابا۔۔۔۔۔

بھائی کی جان آج جلد یہ آؤگا۔۔۔۔۔

تمہیں پتانہ میٹنگ کی وجہ سے علی کو بجھا تھا۔۔۔۔۔

اوکے ایم سوری کان پکڑ کر۔۔۔۔۔ وہ کان پکڑتے ہوئے بولا

نو۔۔۔۔۔

اوکے آج واپس پہ شاپنگ پے چلے گے۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔

ویسے میں نے تمہارے کمرے میں یہ ڈیزائن بناوانے کا سوچا تھا پر ہر اگر

تم ناراض ہو تو رہنے دیتے ہے۔۔۔۔۔ وہ موبائل ہر ایک

خوبصورت تھی بوک شلف کی تصور دیکھاتے ہوئے بولا

سیسیسی۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے چیخی





نور کلاس میں بیٹھی تھی کہ نابیہ آکر اس کے ساتھ بیٹھ گی

اسلام علیکم -----

و علیکم السلام ----- نور نے مسکرا کر کہا

تو نابیہ اس کے ساتھ بیٹھ گی

اتنی دیر میں سر کلاس میں انٹر ہوئے

اسلام علیکم کلاس -----

و علیکم السلام ----- سب نے یک زبان کہا

آج پہلا دن ہے تو سب کا انٹر ویو جائے تھوڑا سا -----

جی سر کیوں نہیں ----- کلاس کی موڈرن لڑکی کھڑی ہوتے ہوئے

بولی

آہستہ آہستہ سب نے اپنا اپنا نام بتایا -----

نور اپنا نام بتانے لگی تو سر کا موبائل رنگ ہوا -----





# بیگم غصے سے بولی

# کمرے کی طرف چل دی

دادو کی ڈانٹ پر ان دونوں کو الگ کمرے دے گئے تھے

ساتھ اس کی کتابیں بھی سمیٹ رہی تھی

نور اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔

نور

نکلا تھا اس کی آواز سن کی اس طرف آگیا









ایک دم سے اس کا دل کلاس سے اچھاٹ ہوا تھوڑی دیر کھڑے رہنے  
کے بعد وہ خود کو روک نہیں پایا

نابیہ آپ کی دوست کہا ہے پتا نہ آج ٹیسٹ ہے۔۔۔۔۔  
جی سر پر پتا نہیں کیوں نہیں آئی بغیر وجہ کے تو چھٹی نہیں

کرتی۔۔۔۔۔  
ہمممممم

کلاس آپ ٹیسٹ کی تیاری کریں کل ٹیسٹ ہو گا۔۔۔۔۔  
یار مجھے گلتا میں پاگل ہو جاؤ گا

کیوں مکہ کیا ہوا

کیوں کیا ہوا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی میرے حواسوں پر سوار ہونے لگی ہے۔۔۔۔۔

مجھے لگا تھا وقتی اٹرکیشن ہے پر یہاں معاملہ کچھ اور ہی ہے۔۔۔۔۔ حیدر  
شوخی سے بولا

جبکہ ہادی نے اسے گھوری سے نوازہ۔۔۔۔۔

پر میرا مقصد کچھ اور ہے میں یہاں اس لیے نہیں آیا۔۔۔۔۔  
ویسے میں اس فمیلی کا پتہ لگو رہا ہوں پتہ لگ گیا تو جلدی مسئلہ حل کر کے میں  
واپس چلا جاؤ گا۔۔۔۔۔

ہمممم پر دیکھو کبھی نہ کبھی تو شادی کرنی ہی ہے نہ کب تک اکیلے زندگی  
گزارو گے۔۔۔۔۔

نہیں وہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ کمرے سے وہ  
اپنے آفس سے باہر نکل گیا جب حیدر سر جھٹک کر کام میں مصروف ہو  
گیا

وہ کھڑکی سے اندر داخل ہوا تو اس دشمن جان کو دیکھ کر دل کو سکون سے  
ملا

اس نے سارا دن بے چینی سے گزارا تھا بہت سمجھانے کے بعد بھی  
جب دل نے اس کی نہیں سنی تو اب رات کے ایک بجے صرف اسے  
دیکھ کر دل کو سکون دینے کے لیے آیا تھا  
وہ جو ٹیڈی بیر کو زور سے ہگ کر کے سو رہی تھی بخار کی وجہ سے پھولے  
ہوئے گلابی گال اور سرخ ہو رہے تھے چھوٹی سے ناک بھی بخار کی وجہ  
سے سرخ تھی

اس کی ٹیڈی بیر پر بہت غصہ آیا جو اس وقت اس کی باہوں میں تھا اس نے  
غصے سے اسے کھنچا اور ٹبل سے قینچی پکڑ کر اس کی گردن کاٹ دی وہ جو

ٹیڈی بیر کچھ نے پر کسمپائی تھی ارد گرہا تھ مارنے پر جب اسے ٹیڈی بیر نہ ملا  
تھا تو اس کے حواس تھوڑے بیدار ہوئے

اسے ایک دم سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی اس کے کمرے میں  
ہے۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھی اور ڈوپٹے کے بغیر اندھا دھند بھاگی اور  
سیدھا سامنے تبریر کے کمرے میں گھس گئی ساتھ ساتھ چیخنے بھی جاری  
تھی

تبریر جو ابھی آفس کے کام سے فارغ ہوا تھا اسے کمرے میں آتا دیکھ اس  
کی طرف متوجہ ہوا کیا ہوا گڑیا۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے اس کے پاس آیا  
اس کی چیخ سن کر باقی گھر والے بھی آگے  
وہ ڈر کے مارے کانپ رہی تھی

گڑیا۔۔۔۔۔ تبریر نے اسے اپنے حصار میں لیا  
کیا ہوا۔۔۔۔۔



ہممم کہہ کو وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی جبکہ تبریر بھی اس پر  
بلینکٹ اوڑھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا

-----

وہ آج فریش سے کالج آیا تھا اسے لگا تھا وہ آئے گی پر آج بھی اس کی جگہ  
خالی دیکھ کر اس کو غصہ آیا  
سر وہ میری نور کے بہن سے بات ہوئی اسی کی طبیعت خراب ہے اس  
لیے وہ کالج نہیں آرہی کل سے انشاء اللہ اجا کرے گی۔۔۔۔۔  
سر کے پوچھنے سے پہلے ہی نابیہ نے تفصیل بتادی جس پر اس نے صبر کا  
گونت بھرا اور کلاس کی طرف متوجہ ہوا







جی میں پوچھ لوگی۔۔۔۔۔

جاؤ نوال کو بلا کر لاؤ۔۔۔۔۔ تب سے چپ چشمت صاحب بولے  
نرین اور رقیہ بیگم جانتی تھی نوال کی اجازت کے بغیر یہ بات آگے  
نہیں بڑھے گی تو وہ چپ رہی

نوال آئی تو چشمت صاحب نے اسے اپنے پاس بلایا  
ہمیں اپنی بیٹی سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

ہم آپ کی اور تبریر

کی شادی کرنا چاہتے ہیں کیا آپ خوش ہیں۔۔۔۔۔

وہ کنفیوز ہوئی۔۔۔۔۔ اب اس بات کا کیا جواب دے۔۔۔۔۔

دیکھو بیٹا جو میرا بچہ چاہے گا وہی ہو۔۔۔۔۔ باقر صاحب اس کی سرپرہاتھ

رکھتے پیار سے بولے

جیسے آپ سب کو ٹھیک لگے۔۔۔۔۔ وہ سر جکھا کر بولی  
 یہ رشتے اس کے سگے نہیں تھے پر سگوں سے بڑھ کر پیار ملا تھا اسے ان  
 سب سے۔۔۔۔۔

تو چشمہ اور باقر صاحب کے چہرے پر موجودہ مان وہ کیسے تھوڑا سکتی  
 تھی ویسی بھی یہ رشتہ تو اس کی ماں کی خواہش تھی  
 کیا باتیں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ تبریر ف سے حلیے میں اندر داخل ہوتے  
 ہوئے بولا تو نوال اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل دی کیونکہ نور بھی  
 اپنے کمرے میں چلی گی تھی

تمہاری شادی کی تیاری۔۔۔۔۔ رقیہ بیگم مسکرا کر بولی  
 ہمم۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ زمین بیگم کے پاس بیٹھا اور ان کی گود میں سر رکھ  
 لیا

جمعہ کو نکاح رکھ لیتے ہے باقی فنگکشن تو نور کی مرضی سے ہی ہو  
 گے۔۔۔۔۔ باقر صاحب کافی سوچ کے بولے  
 تو چشمت صاحب نے ہامی بھری

-----

نور کالج میں داخل ہوئی تو نابیہ سامنے ہی تھی

اسلام علیکم-----

و علیکم اسلام-----

کیا حال ہے اب-----

ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ دونوں کلاس کی طرف چل دی

وہ کلاس میں داخل ہوئی حرم جلدی سے اس کے پاس آئی

جو اس دن سر پر کمنٹ کر رہی تھی

کیا بات ہے۔۔۔۔۔

ویسے تو تم بڑی نیک اور سستی سوتری بنتی ہو پر مجھے تو کوئی اور چکر

لگتا۔۔۔۔۔

نور نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

باقی چھٹی کریں تو سرنے کبھی نہیں پوچھا تمہارے بارے میں روز

پوچھتے تھے

کہی کوئی چکر تو نہیں۔۔۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔ نور نے سمجھی سے اس کی طرف دیکھ کر بولی

دیکھو یا یہ تو کتنی معصوم ہے۔۔۔۔۔ و

اس نے باقی کلاس کو بھی متوجہ کیا۔۔۔۔۔

تو یہ سب دیکھ کر نور کی آنکھوں میں آنسو آئے

میں تو اسے بڑا اچھا سمجھتے تھی پر یہ تو توبہ توبہ۔۔۔۔۔ ایک اور لڑکی  
کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولی  
وہ دو دن سے بھر اس نکال رہی تھی  
جبھی سر کلاس میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔  
تب نے روکے آنسو کو وہ جب کنٹرول نہ کر سکی تو تیزی سے اٹھ کر باہر  
چلی گئی۔۔۔۔۔  
نابیہ اس کے پیچھے جانے لگی پر سر کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر بیٹھ  
گی۔۔۔۔۔  
کافی دیر بعد وہ کلاس میں آئی تو چہرے پر پانی کے قطرے تھے جبکہ  
آنکھیں رونے کی وجہ سے لال تھی  
سر میں آئی کم ان۔۔۔۔۔ سر کے ساتھ باقی  
کلاس بھی اس کی طرف متوجہ

ہوئی

جی۔۔۔۔ کہہ کر وہ پھر سے کلاس کی طرف متوجہ ہو گیا  
اس کی لال آنکھیں دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا پر کلاس کی وجہ سے  
چھپ ہو گیا

کلاس

ختم ہوئی تو نور نابیہ کے ساتھ باہر آگئی  
کافی کوشش کے بعد نور کا موڈ کچھ ٹھیک ہوا اس سے تو کبھی کسی نے  
اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی تو ایسے الفاظ وہ کیسے برداشت کرتی  
تھی ایک لڑکی آئی نابیہ تمہیں سر اپنے کبین میں بلارہے ہیں۔۔۔۔ کہہ  
کر وہ چلی گی جبکہ نابیہ بھی اس کے پیچھے چل پڑھی  
وہ کبین میں داخل ہوئی تو ہادی سامنے کر سی پر بیٹھا تھا جبکہ حیدر سامنے  
بیٹھا تھا



سر میں آئی کم ان-----  
لیسس-----

آج کیا بات ہوئی کلاس میں-----  
سر وہ-----

نابیہ میں کچھ پوچھ رہا ہو----- وہ غصے سے بولا  
تو اس کے ڈر سے نابیہ نے سب کچھ بتا دیا-----  
ہممم۔ ٹھیک ہے آپ جائے-----  
جی سر کہہ کر نابیہ باہر آگئی-----

حیدر جو کب سے سامنے کھڑی لڑکی کی باتیں چھپ کر کے سن رہا تھا سر  
جھٹک کر اس کی طرف متوجہ ہوا  
نابیہ کی گاڑی آئی تو وہ چلی گی جبکہ نور کب سے اکیلی بیٹھی تھی



چھٹی ہوئی کو کافی دیر ہو چکی تھی پر ابھی تک کوئی لینے نہیں آیا تھا آہستہ  
 آہستہ ساری لڑکیاں چلی گئی اب اسے ڈر لگ رہا تھا وہ اٹھی اور اندر جا کر  
 تبریر کو کال کی جس نے کہا کہ وہ بڑی ہے علی تھوڑی دیر تک آجائے گا  
 وہ باہر آئی تو وہاں اس کا بیگ نہیں تھا وہ ایک دم پریشان ہوئی  
 انکل۔۔۔۔

جی بیٹا۔۔۔۔

میرا بیگ تھا یہاں۔۔۔۔  
 بیٹا مجھے لگا آپ چلی گئی تو میں وہ آفس میں چھوڑ آیا۔۔۔  
 کیا۔۔۔۔

آپ لا دے مجھے۔۔۔۔

بیٹا مجھے کام ہے آپ جا کر لے آئے نہ۔۔۔

پر۔۔۔۔

پلیز بیٹا میں چلا جاتا پر مجھے کام ہے۔۔۔۔

وہ چھپ چا پ واپس چل دی۔۔۔۔ اسے لگا کوئی نہیں ہو گا چپ چا پ  
بیگ لے کر چلی جائے گی پر اندر سے کسی کی آواز آرہہ تھی

سر میں آئی کم ان۔۔۔۔

یس۔۔۔۔ حیدر مسکرا کر بولا

سر میرا بھیگ۔۔۔۔۔

جی آپ لے جائے۔۔۔۔۔

وہ بھیگ پکڑنے کے لیے آئے بڑی تو اس کے بھیگ کے ساتھ اس کے  
نام کی ایک چین تھی جو کہ اب نہیں تھی وہ ایک دم پریشان ہوئی کیونکہ  
وہ اسے نوال نے دی تھی اور اسے بہت پسند تھی۔۔۔

وہ پوچھنے کے لیے پلٹی پر ہادی کے ہاتھ میں چین دن کر اسے غصہ آیا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ مانگتی آج کلاس میں ہوئی باتیں یاد آئی تو وہ چپ چاپ  
بھگ اٹھا کر باہر آگئی

پر باہر نکلتے وقت چور کہنا نہیں بولی جو کہ ہادی اور حیدر دونوں نے سنا  
وہ باہر آ کر ڈیکس پر بیٹھی تو خود کو کسی کی نظروں کے خصار میں محسوس  
کیا ایک دم سے نظرے اوپر اٹھی اور کچھ سکینڈ کے لیے نظرے چار  
ہوئی پر اس کے ہاتھ میں اپنی چین دیکھ کر اس کے غصے سے ناک پھیلا کر  
منہ پھر لیا

جیسے دیکھ کر وہ مسکرا دیا  
اگر تمہیں یہ چاہیے تھی تو ہم بازار سے لے سکتے تھے چوری کرنے کی  
کیا ضرورت تھی  
وہ سر

جھٹک کر مسکرا دیا اور چین کو چابی کے ساتھ جوڑ دیا

-----

نور گھر آئی تو نرین اور رقیہ بیگم حال میں بیٹھی تھی  
اس نے بھیک سائڈ پر پھینکا اور صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی  
نور میرے بچے کی طبیعت کیسی ہے اب-----  
ٹھیک ہو دودا-----  
پر مجھے میری بیٹی پریشان لگ رہی ہے----- نرین بیگم پیار سے  
بولی تو اس نے نرین کی گود میں سر رکھا  
ٹھیک ہو ماما بس تھک گئی ہو-----  
میری پاس ایک ایسی خبر جیسی سن کر تم ایک دم فٹ ہو جاؤ  
گی-----

کیا خبر ہے۔۔۔۔۔

تمہارے بھائی کو شادی ہے جمعہ کو نکاح رکھا ہے۔۔۔۔

کس سے

**جنگجو مسیہی۔۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے چینی**

آہ آپ مجھے اب بتا رہے ہیں اتنی شوپنگ کرنی۔۔۔۔ اتنے کام ہیں

میں اپنی دوست کو بھی بلو گی۔۔۔۔ وہ کھڑی ہوتے ہوئے بولی

بس بس بس شاپنگ



کل چلی جانا واپسی پہ اور دوست کو بھی صبح بتالینا یہ کون سے زیادہ کام ہے

نرمین بیگم نے اسی ٹھنڈا کر کے واپس بیٹھایا  
اوکے کہہ وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی جبکہ نرمین اور رقیہ بیگم  
مسکرا دی



اگلے دن نور سکول آئی تو نابیہ کو کل کا سارا واقعہ بتایا جس پر وہ مسکرا دی  
وہ کلاس میں آئی تو سر بھی پیچھے ہی انٹر ہوئے  
لکچیر کے دروان حرم کی نظرے خود پر محسوس کر رہا تھا



مس حرم اگر آپ کا پڑھنے کا دل نہیں کر رہا تو آپ باہر جاسکتی ہے یہاں  
 بیٹھنا ضروری نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا  
 تو حرم ہر برا کر سیدھی ہوئی  
 سوری سر وہ میں۔۔۔۔۔  
 وہ میں کیا۔۔۔۔۔

آپ یہاں پڑھنے آتی ہے تو بہتر ہے اس کام پر دھیان دے اگر نہیں  
 موڈ پڑھنے کا تو باہر چلی جائے۔۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔۔ وہ سر جھٹک کر دوبارہ پڑھنے کی طرف متوجہ ہو گیا  
 وہ کب سے کھڑی سوچ رہی تھی اندر جائے کہ نہ جائے ساری ٹیچر سے  
 سائن کروا کر آئی تو صرف ایک یہ سر رہ گئے تھے پھر اس کو شادی کو  
 چھٹیاں مل جانی تھی



نابیہ کہ کافی اثر پر وہ ہمت کر کے اندر داخل ہوئی تو وہ حیدر کے ساتھ

باتوں میں مصروف تھا

سر میں آئی کم ان۔۔۔۔۔

یس۔۔۔۔۔ ایک حرفی جواب دیا

سر وہ مجھے چھٹیاں چاہیے تھی وہ درخواست اس کے آگے رکھتے ہوئے

بولی

اس نے نوٹ کیا وہ سب سے لاسٹ پر اس کے پاس آئی تھی

کیوں چاہیے چھٹیاں۔۔۔۔۔

سر میرے بھائی کی شادی ہے۔۔۔۔۔ وہ سر رکھا کر بولی

پر آپ نے تو مجھے انوائٹ نہیں کیا۔۔۔۔۔

اس نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

آپ آجائے گا۔۔۔۔۔



اللہ اللہ کروہ دن بھی آہی گیا جب نوال نے اپنے سارے حق تبریر کے  
نام کر دے

وہ آف وائٹ کلر کے بارے میں سادہ سہ میکپ کیے سر پر سرخ ڈوپٹہ  
اور ہر کھاتھا کوئی پری ہی لگ رہی تھی گورہ رنگ میکپ سے اور سنوار  
دیا کیا تھا

نور نے آف وائٹ کلر کی فراک پہن رکھی تھی بال کھول کر آگے سے  
فرینچ بنار کھی تھی باقی بال کھولے چھوڑ رکھے تھے میکپ کے نام پر بس  
لینز اور ایک لپلوز لگار کھا جو اس کے حسن کو چار چاند لگار کھا تھا  
تبریر نے وائٹ کلر کا سوٹ پہنا تھا اس کے اوپر بلیک شال لیے بال کو  
نفاست سے سیٹ کیا تھا چوڑا سینہ چادر کر باوجودہ بھی ظاہر ہو رہا تھا وہ  
کسی ریاست کا شہزادہ ہی لگ رہا تھا

نکاح پر کچھ قریبی مہمان ہی تھے جن میں مشبہ اور حارث بھی شامل تھے پھوپھا جی کو ضروری کام تھا جس کی وجہ سے انھوں نے نہیں آنا تھا حارث حوس بھری نظروں سے بس نور کو ہی دیکھ رہا تھا جبکہ مشبہ کو رہ کر نوال پر غصہ آ رہا تھا وہ تو پہلے ہی اس سے خاصی خار کھاتی تھی اوپر سے اس کی تبریر سے شادی اس کا جلن سے بھورا حال تھا پر کچھ کر نہیں پہ رہی تھی

نکاح کا وقت قریب پہنچا تو نوال کو لا کر تبریر کے پاس بیٹھا گیا نوال احمر آپ کا نکاح تبر تر باقر سے پچاس لاکھ سکہ آرنج الوقت

طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے اس نے گھبرا کر اپنے شرارے کو مٹھیوں میں جھکراتو باقر صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

جی قبول ہے۔۔۔۔

نوال احمر آپ کا نکاح تبر تر باقر سے پچاس

لاکھ سکھ آرنج الوقت

طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

قبول ہے۔۔۔۔

نوال احمر آپ کا نکاح تبر تر باقر سے پچاس

لاکھ سکھ آرنج الوقت

طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

قبول ہے۔۔۔۔

کہا تو ہر طرف مبارک باد کا شور اٹھا مولوی صاحب اب تبریر کی طرف

متوجہ ہوئے

تبریر باقر آپ کا نکاح نوال احمر سے پچاس

لاکھ سکھ آرنج الوقت

طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

قبول ہے۔۔۔۔

تبریر باقر آپ کا نکاح نوال احمر سے پچاس

لاکھ سکھ آرنج الوقت

طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

قبول ہے۔۔۔۔

تبریر باقر آپ کا نکاح نوال احمر سے پچاس

لاکھ سکھ آرنج الوقت

طہ پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے

قبول ہے۔۔۔۔



کہا تو سب نے اسے مبارک دی ان دونوں کو اکٹھا دیکھ کر کچھ کی آنکھوں  
میں حسرت تھی جبکہ کچھ کی آنکھوں میں حسد  
مشبہ زیادہ دیر برداشت نہ کر سکی اور اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چل  
دی

کمرے میں آکر اس نے کمرہ طہس نہس کر دیا  
ایسا کیسے ہو سکتا وہ صرف میرا تھا میں اس سے پیار کرتی وہ کیسے اس سے  
شادی کر سکتا ہے  
میں اسے جان سے مار دو گی  
وہ غصے سے چیخ رہی تھی

جب کچھ نہ بن سکا تو تھک ہار کر بیٹھ گئی آنکھوں سے آنسو جاری تھے  
نکاح کے بعد کھانے کا شور اٹھا تو کھانا کھا کر سب مہمان گھروں کی  
طرف چل دے



نوال کمرے میں

آئی تو تھکن سے بُرا حال تھا وہ چیخ کر ناچاہتی تھی اس سے پہلے کہ وہ  
واٹر روم جاتی تبریر کمرے میں داخل ہوا

آپ یہاں-----

اس نے پلٹ کر دروازہ لاک کیا اور چلتا ہوا اس کے پاس آیا وہ جو دیوار  
کے پاس کھڑی تھی اب دیوار سے چھپ کر کھڑی تھی  
وہ کیا ہے نہ میں باہر اپنی بیوی کو سکون سے دیکھ نہیں سکا تو اب دیکھنے آیا  
ہو-----

اس کی بات سن کر نوال نے شرم سے سر رکھا لیا  
کافی دیر اسے دیکھنے کے بعد اس نے آگے بڑھ کر اس کے ماتے پر لب  
رکھے

اس کی طرف سے ملنے والا پہلا لمحس تھا جسے نوال نے آنکھیں بند کر کے محسوس کیا

میں جانتا ہو میں نے کئی بار تمہیں ڈانٹا ہے غصہ بھی کیا میں اپنے رشتے کو  
 جانتا تھا تم میری عزت تھی اور ہو میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی تم پر سوال  
 اٹھائے اس لیے اگر تمہاری دماغ میں کچھ ہو تو نکال دینا  
 تمہیں پتا آج میں بہت خوش ہو۔۔۔۔۔

نوال نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا  
 کیونکہ جیسے میں نے بچپن سے چاہا تھا آج وہ میرے پاس ہے میری محرم  
 بن کر۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا  
 وہ سوال جو نوال کے دل میں کئی دنوں سے چل رہے جو دسو سے اس کے  
 دل میں تھے وہ سب جاتے رہے  
 باقی باتیں تو بہت ہے پر ایک دفعہ مکمل میری دسترس میں آجائے پھر  
 بتاؤ گا۔۔۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا  
 اور کمرے سے باہر نکل گیا

اگلے دن مہندی تھی ملازموں کی دورے لگی ہوئی تھی  
مہندی کا فگشن اکھٹا ہی رکھا تھا مشبہ صبح کی گئی ہوئی تھی حارث بھی گھر  
نہیں تھا تبریر ابھی آفس سے آیا تھا علی بھی ساتھ ہی تھا  
علی کو تو آتے ہی نوین بیگم نے کام پر لگا دیا  
نوال اور نور کمرے میں تھی تھوڑی دیر میں  
پالروالی آگئی تو وہ دونوں تیار ہونے لگی  
آج نابیہ نے بھی مہندی پر آنا تھا  
وہ گھر سے نکلی تو ٹیکسی خراب ہوگی  
وہ پریشان سی سڑک پر کھڑی تھی کہ ایک بانک اس کے پاس آکر رکی

اے کیا لڑکی ہے۔۔۔۔۔

وہ کمینگی سے بولا

چل نہ میرے ساتھ تجھے فل مزہ دے گے۔۔۔۔۔ وہ کو دیکھ کراہی

پہلے تو غصہ آیا پھر خود کو اکیلے دیکھ کر ڈر محسوس ہوا۔۔۔۔۔

نور نے کہا بھی تھا کہ وہ گاڑی جھج دے گی پر اس نے منع کر دیا اب وہ

پھپھتار ہی تھی اسے منع کر کے

اس سے پہلے کہ وہ لڑکا اس کا بازو پکڑتا ایک گاڑی ان کے پاس آکر رہی

اور گاڑی سے نکلنے والے نے زور سے اس کا لڑکے کا بازو پکڑ کر موڑ دیا

جس سے اس کی چیخ اس سنسان سڑک پر گونجی پانچ منٹ میں وہ ان

دونوں کی درندگی بنا چکا تھا

نابیہ رلیکس۔۔۔۔۔

وہ جوڈر کر مارے بہوش ہونے کے درپر تھی اپنے آس پاس جان پہچان  
والی آواز سن کر تھوڑی سنبھلی  
سر وہ۔۔۔۔۔

ریلیکس کوئی نہیں ہے آپ کہا جا رہی تھی آئے میں چھوڑ دیتی ہو۔۔۔۔۔  
اس ہوئے حادثے میں وہ منع کرنے کے تو قابل نہیں تھی تبھی چھپ  
چاپ گاڑی میں بیٹھ گی  
کہا جا رہی تھی آپ۔۔۔۔۔  
وہ نور کے بھائی کی مہندی ہے وہی جا رہی تھی۔۔۔۔۔  
او کے آپ مجھے اڈریس دے میں چھوڑ دیتا ہو۔۔۔۔۔  
تو نابیہ نے اس اڈریس نوٹ کر وایا



اسے وہاں چھوڑنے کے نکلنے وقت اس نے وہاں باقر صاحب کو دیکھا تو  
اسے عجب دھجکا لگا باقر صاحب نے اسے بیک سائڈ سے دیکھا تو تھوڑے  
شوک ہوئے

نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے روکتے وہ ہیاں سے نکل چکا تھا

گھر آکر اس کی عجب سی حالت تھی

وہ کچھ سوچ سمجھ نہیں پارہا تھا

ہادی کیا ہوا۔۔۔۔۔

نورے باقر صاحب کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔ اسی اپنی آواز کسی کھائی سے

آتی ہوئی محسوس ہوئی

ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو میں اس جذبے کو محسوس بھی نہیں کیا ایسا

کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔



وہ اتنی زور سے چیخا کہ درود یوار ہل گئے۔۔۔

حیدر نے مشکل سے اسے ریلیکس کیا اور اسے نیند کی گولی دے کر سلا دیا  
فلکشن اچھی طرح ہو گیا۔۔۔ باقر صاحب تب سے کمرے میں بند تھے  
نرمین بیگم بلانے بھی آئی پر انھوں نے طبیعت کا بہانہ کر کے انھیں  
واپس بجھ دیا

اس وقت ان کے دماغ میں عجب سی سوچے چل رہی تھی

Zubi Novels Zone

اگلے دن بارات تھی آج ہادی اور حیدر نے بھی آنا تھا سب اپنی اپنی  
تیار یوں مصروف تھے

بارات اپنے ٹائم پر ہال میں پہنچی  
بلیک شیر وانی میں تبریر کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا  
نور نے ٹیڈ کلر کی فراک پہنی تھی جس میں وہ حد سے زیادہ پیاری لگ  
رہی تھی

عروسی لباس پہنے وہ زور سے آراستہ کوئی شہزادی لگ رہی تھی پر اس کی  
آنکھوں میں آنسو تھے اس موقع پر اس کا کوئی اپنا نہیں تھا جو پاس تھے  
وہ اپنے سے بڑھ کر چاہتے تھے پر خون کا رشتہ تو خون کا ہوتا ہے  
نرمین بیگم نے بڑھی مشکل سے اسے سنبھال تھا  
ہادی ہال میں داخل ہوا تو نور اپنے بھائی اور بھابھی کے ساتھ سیٹج پر بیٹھی  
تھی

جیسے دیکھ کر ایسا لگا جیسے وقت تھم گیا

چلو۔۔۔۔۔ حیدر کے بلانے پر وہ ہوش میں آیا اور آگے کی طرف چل

دیا

وہ سوچ کر آیا تھا کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

پر اس سے پہلے اس کی نظر حادثہ پر پڑھی جو حواس بھری نظروں سے

اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اسے دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا پر ابھی اس

سب کا وقت نہیں تھا

چشمیت صاحب کے پاس جا کر ان کو ساتھ بیٹھ گیا

تو انھوں نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

کیا ہوا۔۔۔۔۔ پہچان نہیں

ایسا کیسے ہو سکتا ہے خون کو تو خون کی پہچان ہوتی ہے۔۔۔۔۔ وہ

افسوس کن انداز میں

بولا

چشمت صاحب کا ہاتھ ان کے دل کی طرف اٹھا  
جب ان سے سنبھلنا مشکل ہوا تو ہادی اٹھ کر باہر بکل گیا  
تبریر کی اچانک نظر چشمت صاحب پر پھری تو وہ بھاگ کر ان کی طرف  
آیا باقی سب بھی اس کی طرف متوجہ ہو گے  
علی تم سب کو گھر لے جاؤ۔۔۔۔۔  
اور وہ چشمت صاحب کو لے کر ہسپتال چلا گیا باقر صاحب خواتین کو لے  
کر گھر آگے جبکہ علی بھی اس کے ساتھ ہسپتال چلا گیا  
باقر صاحب ان کو چھوڑ کر ہسپتال آئے تو تبریر اور علی پریشان سے  
کھڑے تھے  
تبریر بابا۔۔۔۔۔  
اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا ڈاکٹر باہر آئے



کیوں کر رہے ہو یہ سب -----  
مجھے سکون نہیں مل رہا میں تو بدلہ لینے آیا تھا نہ تو پھر یہ سب کیوں ہو رہا  
ہے -----

میری مانو چھوڑو بدلے کو تم شادی کر لو اور اسے ساتھ لے جاؤ بیٹی سے  
دوری بھی تو ایک سزا ہے نہ ----- کافی سوچ کر حیدر بولا تو اس نے  
سر جھٹک کر اس کے طرف دیکھا  
کافی سوچ کر وہ اپنے کمرے کی طرف چل دیا

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو نئی جگہ پر پایا  
میں کہا ہو ----- وہ ایک دم بیڈ سے اٹھی



میں تو اپنے کمرے میں سوئی تھی تو یہ کون سی جگہ ہے کہی میں کنڈیپ تو نہیں ہوگی

نہیں نہیں ایسے تھوڑی ہوتا ہے۔۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر بیڈ سے اٹھی پر دروازہ لوک دیکھ کر اس کی جان ہوا ہوئی تھوڑی دیر بعد ہادی اندر داخل ہوا تو اسے دیکھ کر کچھ سکون ملا سر آپ مجھے یہاں کون لے کر آیا پلیز مجھے یہاں سے لے جائے۔۔۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔

مین تو کچھ نہیں کیا پھر کوئی مجھے یہاں کیوں لے کر آئے گا۔۔۔۔۔ وہ ایک ساتھ کئی سوال کرگی

تمہیں یہاں میں لے کر آیا ہو۔۔۔۔۔ کافی دیر بعد ہادی بولا تو اس نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا



آپ-----جھوٹ بولی رہے ہے۔۔۔۔مذاق کر رہے ہے  
نہ-----

آپ مجھے کیوں لے کر آئے گے۔۔۔۔و  
اس کی آواز دوندگی

مجھے واپس چھوڑ آئے۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا۔

نکاح کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔

نکاح کر لو میں تمہیں واپس بجھ دو گا۔۔۔۔

اس کی بات سن کر اور زور زور سے رونے لگی ساتھ ساتھ اپنے چھوٹے  
چھوٹے ہاتھوں سے اپنے آنسو بھی صاف کر رہی تھی یہ منظر دیکھ کر اتنی  
سیریس کنڈیشن میں بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

اس کـ ءرونـ ؑـ آواز سن کر حیدر اندر آیا تو وہ سر جکھا کر رونـ میں  
مصروف تھی

گڑیا۔۔۔۔۔ حیدر پیار سے بولا

بھائی مجھے واپس جانا ہے پلینز۔۔۔۔۔

او کے میں آپ کو واپس لے جاؤ گا چھپ۔۔۔۔۔

ہادی نے ابر و اچکا کر اس کی طرف دیکھا جیسا کہہ رہا ہو تم ایسا نہیں کرو  
گے۔۔۔

آپ نکاح کر لو اس کے بعد ہم آپ کو چھوڑ آئے گے۔۔۔۔۔ کافی

سمجھانے کے بعد بلا آخر وہ نکاح کے لیے مان گی

مولوی صاحب کے ساتھ کچھ لوگ اور بھی آئے جن کی موجودگی میں

اس نے سوس سوس کرتے ہوئے قبول ہے بولا

کچھ منٹ کا کھیل تھا وہ نور باقر سے نورے ہادی بن گی

-----  
ماما نور کہا ہے۔۔۔۔۔

نوال سڑھیاں اترتے ہوئے بولی تو ناشتہ کرتے سب اس کی طرف  
متوجہ ہوئے

اپنے کمرے میں ہوگی۔۔۔۔۔ نرین بیگم مصروف سی بولی  
پر وہ وہاں نہیں ہے۔۔۔۔۔

ادھر ہی کہی ہوگی۔۔۔۔۔ کہا جائے جانا ہے اس نے۔۔۔۔۔ رقیہ  
بیگم بولی اور ساتھ ہی اس کی فکر پر مسکرا دی  
آؤ تم ناشتہ کرو۔۔۔۔۔ نرین بیگم بولی

نہیں ماما میں اسے دیکھ کر آتی ہو پھر اکھٹے ناشتہ کرتے ہے۔۔۔۔۔

نوال آہستہ آہستہ سارا گھر دیکھا پر اسے نورے کہی نہیں ملی وہ ہوتی تو ملتی  
نہ۔۔۔

وہ پریشان سی حال میں داخل ہوئی تو تبریر جو ابھی ہسپتال سے تھکا ہارا گھر  
آیا تھا اس سے ٹھکراتے ٹھکراتے بچی  
کیا ہو گیا تمہیں۔۔۔۔

وہ نور گھر پر نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔  
کہا جاسکتی ہے نور۔۔۔۔۔۔۔۔  
پتا نہیں میں نے سارا گھر دیکھ لیا وہ کہی نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ پریشان سی  
بولی

ادھر ہی ہوگی تم پریشان نہیں ہو میں ابھی دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسے  
ساتھ لگاتے ہوئے بولا  
آپ دیکھے نہ پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔

ہممممممم  
-----

تبریر نے خود بھی آہستہ آہستہ سارا گھر دیکھا پر اسے کہی نہیں

ملی۔۔۔۔

نرمین بیگم تو باقاعدہ رورہی تھی نوال کی حالت بھی کچھ ایسی ہی تھی  
تبریر نوال کو سمجھا کر گھر سے نکلنے لگا کہ علی کے ساتھ چشمہ صاحب  
گھر میں داخل ہوئے

تو انھوں نے کہا

نور کے بارے میں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ جہان  
ہے ٹھیک ہے۔۔۔

کہہ کر وہ کمرے میں چلے گئے کیونکہ وہ ابھی سب کے سوالوں کے  
جواب نہیں دے سکتے تھے





پتا وہ تمہیں نقصان نہیں پہچائے گا کیونکہ اس کی آنکھوں میں تمہارے لیے پیار ہے وہ میرا پوتا ہے میں ابھی سب نہیں بتا سکتا پر تم وعدہ کرو تم سے خوش رکھو گی۔۔۔۔۔

نور نے روتے ہوئے ان کی طرف دیکھا  
نہ میرے بچے روتے نہیں ہے۔۔۔۔۔ تم وہاں جا کر مجھ سے بات کرنا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتے ہادی کمرے میں داخل ہماری فلائیٹ کا ٹائم ہو گیا کہہ کر اس نے نور کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔۔

اس نے آنکھوں سے آنسو صاف کیے اور کرسی سے ٹھک لگا کر آنکھیں موند گی



وہ پاکستان چھوڑ کر جا رہی تھی پتا نہیں کبھی واپس آنا بھی تھا کہ  
نہیں۔۔۔۔۔

پتا نہیں دادو نے بتا ہو گا کہ نہیں۔۔۔۔۔

اس کے گھر والے اس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہو گے۔۔۔۔۔  
کہی وہ اسے غلط نہ سمجھ رہے ہو۔۔۔۔۔

آگے کی زندگی کیا ہونے والی تھی اسے کچھ نہیں پتا تھا

کئی سوال تھے اس کے ذہن میں پر بھی اس سب کہ اس کے پاس جواب  
نہیں تھے وہ جہاز میں بیٹھی تو ایک نظر باہر دیکھا کہ اس نے ساتھ بیٹھے  
ہادی کو دیکھا وہ اس سے نفرت نہیں کر پارہی تھی اس کے ذہن میں بار  
بار چشمہ صاحب کی باتیں گوم رہی تھی ایسا کیا تھا جو اسے نہیں پتا تھا



گھر میں عجب سی پریشانی کا ماحول تھا ہر کوئی اپنی جگہ پریشان تھا چشت  
 صاحب نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا ابھی  
 ویسے کا فکشن کسینل کر دیا گیا تھا  
 سارے مہمان واپس چلے گئے تھے  
 حادث بھی واپس چلا گیا تھا اپنے گھر پر مشبہ ابھی یہی تھی اس کا جانے کا  
 کوئی ارادہ نظر بھی نہیں آ رہا تھا  
 تبریر بالکنی میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں گم تھا کہ نوال اس کے پاس آ کر  
 بیٹھی۔۔۔۔۔

اتنی پریشانی میں اپنی معصوم سی بیوی کو تو بھول ہی گیا تھا  
 کیا ہوا۔۔۔۔۔ وہ سر جھٹک کر اس کی طرف متوجہ ہوا  
 نور کے بارے میں سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔



تو سکون کی ایک لہر نے نوال کے جسم میں گردش کی اور وہ سکون سے  
آنکھیں موند گئی

-----

وہ گاڑی سے نکلی تو سامنے کھڑے گھر کو دیکھ کر حیران ہوئی  
وہ دیکھنے سے کوئی محل ہی معلوم ہو رہا تھا  
چلے-----

جی۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ اس کی کچھ پیچھے چل پڑی  
گھر میں داخل ہو تو گھر اپنی مثال آپ تھا  
باہر سردی تھی پر کمرے میں آتے ہی سکون سہ ہو گیا  
ہادی نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اوپر کی طرف چل دیا

اس نے کمرے میں آکر اس کا ہاتھ چھوڑا  
آپ فریش کو جائے تب تک میں ملازمہ کو کھانے کا کہتا ہوں۔۔۔۔۔ کہہ  
کر وہ نیچے چلا گیا

وہ کافی دیر بعد واپس آیا تو وہ ابھی تک ویسے ہی بیٹھی تھی  
چینج نہیں کیا۔۔۔۔۔

وہ میرے پاس کپڑے نہیں ہے۔۔۔۔۔  
ہمممم۔۔۔ کہہ کر وہ الماری کی طرف بڑھا اور اپنا ٹروزر اور شرٹ  
نکال کر اس کی طرف بڑھائی

یہ پہن لے صبح آپ کو شاپنگ کروادو گا۔۔۔۔۔  
اس نے کپڑے بدلے

اور چھپ چاپ واشروم کی طرف چل دی  
وہ نوٹ کر رہا تھا جب سے ہسپتال سے نکلے تھے وہ



چپ تھی پر اس کی ساری باتیں مان رہی تھی  
 کافی دیر بعد وہ چیخ کر کے باہر آئی تو کپڑوں میں الجھی ہوئی تھی  
 ٹرورز بار بار پاؤں کے نیچے آ رہا تھا شرٹ بھی کافی بڑی تھی وہ مکمل طور  
 پر اس کی کپڑوں میں چھپی ہوئی تھی اس سے پہلے کہ وہ ٹرورز کی وجہ سے  
 گرتی ہادی نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑا اور اسے صوفے پر بیٹھا  
 خود اس کے پیروں میں بیٹھ کر اس کا پاؤں اپنے گٹھنے پر رکھا  
 اس نے کسمسا کر پاؤں چھپے کرنے کی کوشش کی پر گوری پر چھپ ہو  
 گی۔۔۔

اس نے ٹرورز کو اچھی طرح فولڈ کیا شرٹ کے بازو بھی اچھی طرح سے  
 فولڈ کیے تو وہ کچھ نظر آنے لگی  
 اتنی دیر میں ملازمہ نے کھانا لگنے کی اطلاع دی







کمرے میں آکر کپ کو سائڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔۔

چلو آؤ لیٹ جاؤ۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

میں یہی ہو تم ریلیکس ہو کر لیٹو۔۔۔۔۔

نئی جگہ اوپر سے عجب خوف ساری رات اس نے کروٹ لیتے ہی  
گزاری اس بات پر ہادی اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا

Zubi Novels Zone

صبح سب ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھے تھے کہ مشبہ نے بات شروع کی

نور کا کچھ پتا چلا۔۔۔۔۔

پتا نہیں میری بچی کہا ہوگی۔۔۔۔۔ نرین بیگم غمگین لہجے میں بولی

تبریر کچھ پتا چلا۔۔۔۔۔ باقر صاحب نے بھی حصہ لیا  
نہیں بابا پر میں کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔  
تمہیں کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم اپنے کام پر توجہ دو میں  
نے بجھا ہے اسے اور واپس بھی جب میں چاہو گا وہ آجائے  
گی۔۔۔۔۔ چشمہ صاحب تحمل سے بولے  
پر دادا جی۔۔۔۔۔  
کیا تم لوگوں کو ہم پر یقین نہیں۔۔۔۔۔ وہ ذرا غصے میں بولے لہجے  
میں ناراضگی تھی  
نہیں دادا جی ہمیں آپ پر پورا یقین ہے۔۔۔۔۔  
ہمممم پھر تم خود پر توجہ دو۔۔۔۔۔  
اوکے۔۔۔۔۔

وہ اس کے بڑے تھے وہ غصہ نہیں کر سکتا تھا ورنہ وہ دو دن سے پاگل ہو رہا تھا اس کی بہن کیسے راتوں رات اس کے گھر سے غائب ہو گی اور ابھی تک وہ کچھ پتا نہیں کر واسکا اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا

میرے کمرے میں آؤ تم۔۔۔۔۔ چشمت صاحب اٹھتے ہوئے تبریر دے بولے

تو باقر اور تبریر چشمت صاحب کے نیچے چل دے

انھوں نے ان دونوں کو سب تو نہیں پر کچھ کچھ نکاح کا بتا دیا جس کے مطابق نکاح ان کی مرضی سے ہوا تھا

خیر اب نکاح ہو چکا ہے تو وہ کچھ نہیں کو سکتے تھے اس نے چھپ ہو گے

انھیں اپنی بیٹی پر پورا یقین تھا







شام کو وہ گھر آیا تو سیدھا اپنے کمرے میں داخل ہوا پر وہ کمرے میں نہیں  
تھی ملازمہ سے پوچھ کر وہ پیچھے آیا تو وہی کرسی پر بیٹھی بیٹھی سوگی تھی  
وہ سر جھٹک کر اس کے پاس آیا اور اسے گود میں اٹھایا ایک بات اس نے  
سمجھ لی تھی اس کی بیوی کو نیند بہت پیاری ہے۔۔۔۔۔  
اس کے اٹھنے پر وہ ہلکا سا کسمپائی پر پھر اس کے گلے میں بازو ڈال کر سینے  
پر سر رکھا اور پھر سے سوگی  
ہادی نے لا کر اسے بستر پر لیٹا اور اچھے سے کمفرٹ اوڑھا تبھی دروازے  
پر دستک ہوئی اور ملازمہ شاپنگ بیگ لے کر اندر داخل ہوئی ایک سائڈ  
پر بیگ رکھ کر وہ باہر نکل گئی





اس نے نوٹ کیا تھا اب اس کے پاس آنے پر وہ کل کی طرح کسمسا نہیں رہی تھی

میرے کا کے نے سارا دن کیا کیا آج-----

آج میں گھر دیکھا اور بور ہوئی----- پہلی بات ذرا اکسڈیڈ اور

دوسری پر اس نے منہ بسور

میرے کا کے کا ایڈمیشن کروا دیا ہے-----

کل سے کالج جایا کریں گی----- وہ اس کی ناک دباتے ہوئے بولا

سچیسی-----

جی-----

اتنی دیر میں پیزہ آگیا اس نے بیٹھ کر پیزہ کھایا اور ساتھ اسے بھی کھلایا وہ

جوان چیزوں سے دور ہی رہتا تھا اپنی چھوٹی سی بیوی کو نہ نہیں کر

سکا-----

\_\_\_\_\_

ہا۔۔۔۔۔

## جی میری جان۔۔۔۔۔

یہ سب کس کے ہے۔۔۔۔۔

میرے کا کے کے۔۔۔۔۔ وہ اس کی ناک دباتے ہوئے

بولا

تو ناک دبانے پر نور نے ایک گھوری سے نوازہ۔۔۔۔۔

چلو جلدی سے فریش ہو جاؤ۔۔۔۔۔

آج میرا کا کا کالج جائے گا۔۔۔۔۔

جی کہہ کر وہ اٹھی اور واش روم کی طرف چل دی

باہر سردی تھی ہادی نے اسے پوری طرح بھالو بنا دیا تھا لمبا کوٹ سر پر

کیپ جو گر شوز اور دستا نے بھی پہنا دے تھے

وہ گھر سے نکلی تو ایک دم سردی کا حساس ہوا۔۔۔۔۔

پر گاڑی میں بیٹھے پر سردی نہیں لگی۔۔۔۔۔

یہ بیگ میں آپ کی ضرورت کی ہر چیز ہے۔۔۔۔۔

اور یہ موبائل۔۔۔۔۔

فری ہو کر مجھے کال کریں گی آپ۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

جی کہہ کر اس نے موبائل پکڑ لیا اور بیگ میں رکھ دیا۔۔۔۔۔

اسے کالج چھوڑنے کے بعد وہ آفس چلا گیا



-----

آج یہاں پہلا دن تھا تو اسے بڑا ہی عجب گزرا۔۔۔۔۔

دو گاڑ اس کے ساتھ ہی تھے پر تھوڑی رو دی پر کھڑے تھے۔۔۔۔۔

اس نے کسی سے اتنی بات نہیں کی تھی

اس کے بیگ میں ایک لیپ ٹاپ تھا پر اسے

چلانا نہیں آتا تھا

فری ہو کر اس نے ہادی کو کال کی جو پہلی بیل پر اٹھالی گی۔۔۔۔۔

جی میرے کا کا۔۔۔۔۔

میں فری ہو گی آپ کب آئے گے۔۔۔۔۔

ہممممم ڈرائیور آرہا ہے آپ اس کے ساتھ آئے گی میں مینٹگ میں بڑی  
ہو۔۔۔۔۔

اس نے چھپ چاپ کال کاٹ دی  
تھوڑی دیر بعد گاڑی آئی تو وہ اس میں بیٹھ گئی  
پندرہ منٹ کے سفر کے بعد گاڑی ایک بلینڈ گ کے باہر رکھی اس نے  
باہر نکل کر ایک نظر بلینڈ گ کو دیکھا اور ملازم کے کہنے پر آگے کی  
طرف چل دی اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی ایک لڑکی نے اسے روکا  
آپ کو کس سے ملنا ہے۔۔۔۔۔ وہ انگلش میں بولی  
جتنی اس نے کتابیں پڑھی تھی اتنی اسے انگلش تو آتی تھی  
وہ ہا۔۔۔۔۔  
کون۔۔۔۔۔ وہ پھر سے بولی

آپ باہر جائے اپو منٹ کے بغیر آپ نہیں مل سکتی۔۔۔۔۔ وہ لڑکی ذرہ  
 سختی سے بولی تو نور کی آنکھوں میں آنسو آئے  
 میں جاؤ گی۔۔۔۔۔ نور غصے سے بولی  
 اس کے شوہر کا آفس تھا وہ کیے روک سکتی تھی  
 دیکھیں آپ نہیں جاسکتی۔۔۔۔۔۔۔ وہ لڑکی اب باقاعدہ بد تمیزی پر اتر  
 آئی

تو نور کو اب غصے کے ساتھ رونا بھی آ رہا تھا پر وہ کچھ نہیں کر پار ہی تھی  
 اس کا بیگ بھی گاڑی میں تھا نہیں تو کال کر لیتی۔۔۔۔۔  
 آپ جائے گی کہ میں گاڑڈ کو بلاؤ۔۔۔۔۔۔۔  
 نور نے غصے سے اس کی طرف دیکھا اور سائیڈ پر ہو کر وہاں موجود ڈائری  
 سے ہاد کا نمبر نکالا

اور ایک لڑکی کہ ہاتھ سے موبائل لے کر نمبر ڈائل کیا اب باقاعدہ

سب اس کی طرف متوجہ تھے

بل جارہی تھی دوسری بل پر کال اٹھالی گی

یس ہادی سپینگ-----اس کی گھمبر گونجی

اس کی آواز سنتے ہی نور نے رونا شروع کیا

نور کیا ہوا-----وہ ایک دم پریشان ہوا

یہ کہا سے کال کر رہی ہو موبائل کہا ہے تمہارا-----

وہ یہ لڑکی اندر نہیں آنے دے رہی-----

وہ سوں سوں کرتے ہوئے بولی

وہ جوا بھی مینٹگ روم سے نکلا تھا نیچے کی طرف چل دیا حیدر بھی اس

کے پیچھے ہی آگیا

کا کے-----وہ اس کے پاس آتے ہوئے بولا

تو وہ اس نے جلدی سے اس کی طرف دیکھا اور اس کے سینے سے لگتے ہی  
اوپچی اوپچی رونے لگی  
میرے بچے کی کیا ہوا۔۔۔۔۔۔ وہ پیار سے اس کے اپنے حصار میں  
لپتے ہوئے بولا  
یہ لڑکی۔۔۔۔۔۔ وہ سو سوں کرتے پیچھے کھڑی لڑکی کی طرف اشارہ  
کرتے ہوئے بولی  
سب تو حیرانی سے اس چھوٹی سی لڑکی کو اپنے بوس کے ساتھ دیکھ رہے  
تھے جو مشکل سے اس کے سینے تک آرہی تھی  
چلے سب اپنا اپنا کام کریں اور اپ مجھے آفس میں آکر  
ملے۔۔۔۔۔۔ ہادی سب کو کہتا اوپر کی طرف چل دیا حیدر بھی اس کے  
ساتھ ہی تھا

وہ لڑکی آفس میں داخل ہوئی تو نور کا سوسوں ابھی بھائی جاری تھا۔۔۔۔۔

مس تاشیہ کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ آپ اندر آنے والے کے ساتھ یہ رویہ رکھنے کی اجازت کس نے دی۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا  
سر وہ مجھے لگا یہ کوئی جو ب کے لیے آئی ہے۔۔۔۔۔ وہ آہستہ سے  
منمنائی

کوئی جو ب کے لیے بھی آیا ہو توڑ سپکٹ نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔۔۔۔۔

باہر سے آنے والوں کے ساتھ آپ یہ سلوک کریں گی۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا تو وہ ایک دم اپنی جگہ سے اچھلی  
سوری سر آئیندہ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ لاسٹ وار ننگ ہے آپ کے لیے۔۔۔۔۔



اب آپ جاسکتی ہے۔۔۔۔۔

جی سر کہہ کر وہ باہر آگئی۔۔۔۔۔

وہ اس کے آفس میں کافی دیر سے کام کرتی تھی کچھ اسے پسند بھی کرتی تھی پر نور کو اس کی گاڑی سے نکلتا دیکھ اس کو غصہ آیا اور اس نے اسے دروازے سے ہی واپس بھگانے کا سوچا پر یہاں تو سب اُلٹا ہو گیا چھوڑ گی نہیں اسے تو وہ غصے سے بولی اور اپنے کام کی طرف متوجہ ہوئی حیدر بھی اٹھ کر اپنے کبین کی طرف چل دیا

بس

بھی میرا چھوٹا سا روندو بچہ۔۔۔۔۔

وہ پیار سے بولا تو نور نے غصے سے اس کی طرف دیکھا

میں آپ سے ناراض ہو بات نہ کریں مجھ سے آپ-----

کیوں----- وہ حیران ہوا

آپ لینے نہیں آئے اوپر سے وہ لڑکی غصے سے بولی میرے

ساتھ-----

بس میرا اکا کا میں نے ڈانٹا نہ اسے----- وہ پیار سے اس کا ہاتھ پکڑتے

ہوئے بولا

اور نہ آنے کے لیے سوری میں بڑی تھا کل سے پکا خوداؤ گا-----

مجھے بات ہی نہیں کرنی----- غصے سے ناک

پھیلا کر باہر نکل گی

اور سیدھا حیدر کے آفس میں داخل ہوئی

کیا ہوا گڑیا-----

وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا



او کے گڑیا۔۔۔۔۔

وہ دونوں آگے پیچھے داخل ہوئے تو ہادی نے ابرو اچکائی

جیسے پوچھا ہو کیا ہے اب۔۔۔۔۔

وہ اسے حیدر کے آفس میں جاتا دیکھ چکا تھا اس لیے کام کی طرف متوجہ

ہوا

ہم ڈرنر کے لیے باہر جا رہے ہیں دونوں بہن بھائی۔۔۔۔۔ حیدر نے

مختصر بات کی

کوئی چھٹی نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا

کیوں چھٹی نہیں ہے میں آپ کو چھٹی دیتی ہوں نکالے تو سہی یہ میرے

بھائی کو آفس سے۔۔۔۔۔

کافی دیر کی بھس کے بعد جب بات نہیں بنی تو اسے خود ہی میدان میں

کو دنا پڑا

ہادی نے ابر و اچکا کر حیدر کی طرف دیکھا جو معصوم بنا سر جھکا کر کھڑا تھا  
اگر میں آپ کے بھائی کو چھٹی نہ دو تو-----  
پلیزنہ ہم آپ کے لیے بھی پیزہ لے کے آئے گے-----بالا آخر  
اس نے منت کی

کافی بحث کے بعد اس کو چھٹی مل گئی اور وہ دونوں پیزہ کھانے نکلے



شام کو ہادی گھر آیا تو نور بیڈ پر کتابیں  
پھلائے ان پر جھکی ہوئی تھی اس نے بیگ سائڈ پر رکھا اور فریش ہو کر  
نیچے آگیا

کیا ہوا پریشان ہو۔۔۔۔۔ حیدر جو ابھی گیا نہیں تھا اس نے بولا ویسے تو وہ یہی رہتا تھا نور کے آنے کو بعد ضد کر کہ الگ ڈپمانٹ میں چلا گیا تھا

نور کا رویہ پریشان کر رہا ہے۔۔۔۔۔ جب آئی تھی تو بات بھی نہیں کر رہی تھی

اور کل سے ایسے ہے جیسے ہمارے درمیان کچھ غلط ہوا ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ پر سوچ انداز میں بولا

پہلے تو حیدر کا دل کیا کہ اسے کال کے بارے میں بتادے پر پھر چھپ ہی رہا

وہ ٹھیک ہو جائے گی تو پریشان نہ ہو بس۔۔۔۔۔  
ہمممم۔۔۔

کہہ کر اس نے سر جھٹکا



کافی دیر بعد وہ کمرے میں آیا تو نور کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر حیران ہوا  
کیا ہوا میرے کا کے کو۔۔۔۔۔

پھر آپ نے مجھ سے بات نہیں کی۔۔۔۔۔ ناراضگی کی وجہ پیش کی گئی  
میں اپنے کا کے سے ناراض نہیں ہو۔۔۔۔۔ ہادی نے پیار سے اسے  
اپنے حصار میں لیا

تو اس کے منہ کی ڈنڈا تین بنانے پر ہادی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی  
میں خود سمجھاؤ گا اپنے کا کے کو۔۔۔۔

جی پکا۔۔۔۔۔ چلے کھانا کھالے  
جی کہہ کر نور اس کے پیچھے باہر آگی  
ہادی نے اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا  
اس نے سچ میں اسے بچہ بنا کر ہی رکھا ہوا تھا



تبریر گھر میں داخل۔ ہوا تو خاموشی کا راج تھا  
وہ سر جھٹک کر اپنے کمرے کی طرف چل دیا کمرے میں آیا تو نوال  
کتاب لے کر بیٹھی تھی دھیان کسی اور سوچ میں تھا  
تبریر نے اس کی گود سے کتاب اٹھائی اور وہاں اپنا سر رکھا  
کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔







اس نے سر جھٹک کر ساری سوچو کو پس پشت ڈالا اور کام کی طرف

متوجہ ہوا

اس بات پر تو اسے یقین تھا کہ اب وہ نہیں اٹھے گی

کام ختم کر کہ اس نے اسے صوفے پر لیٹا اور تھوڑی دیر کے لیے باہر چلا گیا

پندرہ منٹ بعد واپس آیا ڈرائیور کو اس کا بیگ اور اپنا کوٹ پکڑا کر واپس

بجھا اور اسے گود میں اٹھا کر نیچے کی طرف چل دیا

سب ہی تقریباً چلے گئے تھے کچھ لوگ تھے جو اپنے کام میں معروف

تھے

گھر آکر اس بیڈ پر لیٹا کر اس کا کوٹ اور شوز اتارے کیپ اور گلوں اتارنے

کے بعد اس پر اچھی طرح کمفرٹ اوڑھا اور خود فریش ہونے چلا گیا



تبریر اور نوال

نیچے آئے

تو سب ناشتے کے ٹبل پر موجود تھے

نوال کا شرمایا سہ روپ دیکھ کر زمین اور رقیہ بیگم تو اس کی بلائے لے

رہی تھی جبکہ وہ ایک ایسا انسان بھی تھا جو جل جل کر راکھ ہو رہا تھا

مجھے جلدی کچھ کرنا پڑھے گا۔۔۔۔۔

ہنس لو ہنس لو تھوڑے دن ہے پھر تم کبھی نہیں ہنس سکو گی۔۔۔ وہ کچھ

سچ کر بولی اور سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگی

ناشتے کے بعد نوال اور تبریریونی اور افس کے لیے نکل گے جبکہ باقی  
سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گے

-----

ہادی کی آنکھ کھلی تو فجر کی نماز کا ٹائم تھا اس نے حیرت سے نور کی طرف  
دیکھا جس کا چہرہ لال ہو رہا تھا کمرے میں اتنی سردی تو نہیں تھی  
وہ ساری رات سوئی رہی۔۔۔۔۔

مطلب کل سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔۔  
وہ اٹھا اور واشروم کی طرف چل دیا وضو کر کے باہر نکل گیا



کیا ہوا میرے کا کے کو۔۔۔۔۔

میں آج کالج نہیں جاؤ گی آپ بھی نہیں جائے۔۔۔۔۔ وہ لاڈ سے بولی  
او کے آپ لیٹو میں کھانے کے لیے کچھ لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔ وہ گلے  
سے اس کا بازو ہٹھاتے ہوئے

بولا

نہیں آپ نہیں جائے نہ۔۔۔۔۔ اس نے گردن کو گرد حصار تنگ کیا

ہادی نے اس کے گرد حصار باندھا اور سائڈ تبدیل کی خود نیچے ہو گیا اسے  
اپنے اوپر کیا تو بخار کی وجہ وہ پھر سے غنودگی میں جانے لگی  
تھوڑی دیر میں ملازمہ ناشتہ دے کر گی تو ہادی نے اسے اٹھا کر ناشتہ  
کروایا اور میڈیسن دی

جس سے وہ پھر سے سوگی جبکہ وہ موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا

تھوڑی دیر بعد وہ اٹھی تو بخار کچھ کم تھا ہادی کو کمرے میں نہ دیکھ وہ ننگے  
پاؤں ہی باہر آگئی

ہادی جو حیدر کے ساتھ بیٹھا تھا اس آتے دیکھ جلدی سے اس کی متوجہ  
ہوا

کا کے جوتا کہا ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اس کا بازو سے پکڑتے ہوئے اور ساتھ لا  
کر صوفے پر بیٹھایا

وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر پھر سے غنودگی میں جانے لگی  
جبکہ ہادی اور حیدر اپنی باتوں کی طرف متوجہ ہو گے

ہادی۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔

سو جائے نہ۔۔۔۔۔۔ وہ اس کا منہ اپنے طرف کرتے ہوئے بولی جیسے  
حیدر کی طرف توجہ دینا اسے پسند نہ آیا ہو

کا کے آپ کل سے سو رہے ہیں کیا بات ہے۔۔۔۔۔  
ہادی اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بولا  
پر وہ تو پھر سے سو گئی تھی  
چل یار میں آفس کا چکر لگاتا ہوں تم اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر  
جاؤ۔۔۔۔۔

او کے۔۔۔۔۔ کہہ کر حیدر باہر کی طرف چل دیا  
جبکہ ہادی نور کی طرف متوجہ ہوا  
پھولی ہوئی گال بخار کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی چھوٹی  
سی ناک بھی سرخ تھی گہری کالی آنکھیں بند تھی اور چھوٹے چھوٹے  
گلابی ہونٹ بخار کی وجہ سے خشک تھے ہادی کا دل اسے کسی جسارت کے  
لیے اکسار ہاتھ پر وہ اپنے کا کے کو پریشان نہیں کر سکتا تھا اس لیے خود پر  
مشکل سے بند باندھا اور اسے گود میں اٹھا کر اوپر کی طرف چل دیا



-----

ہادی نور کو لے کر ہسپتال آیا تھا

کوئی پریشانی کی بات تو نہیں ہے نہ ڈاکٹر یہ اتنا کبھی نہیں سوئی۔۔۔۔۔

نہیں نہیں پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے بس بخار میں جو میڈیسن یوز کی

اس کی وجہ سے بار بار غنودگی میں جا رہی ہے۔۔۔۔۔

میں یہ میڈیسن لکھ کر دیتا ہوں یہ کھائے اور آرام کریں ٹھیک ہو جائے

گی۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں بتایا

جی شکریہ۔۔۔۔۔

کہہ کر ہادی نور کے پاس چلا گیا جو بیڈ پر بیٹھی پاؤں ہلا رہی تھی

ڈبل کوٹ پہنے ٹوپی میں پھولی ہوئی گال جو سردی اور کچھ بخار کی وجہ سے سرخ تھی اسی پورا بھالو بنا رہی تھی۔۔۔۔

کیا کر رہا میرا کاکا۔۔۔۔۔ ہادی پیار سے اس کے ناک دباتے ہوئے بولا  
تو نور نے اپنی ناک سہلاتے ہوئے ہادی کو گورا  
ہادی۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
گھر چلے۔۔۔۔۔ وہ ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے بولی  
ہممم چلتے ہے۔۔۔۔۔

نور نے دونوں باپے وانک کی تو ہادی نے اس گود میں اٹھالیا نور نے  
جلدی نے بازو سے اس کی گردن کے گرد حصار بنایا اور اس کے سینے  
میں چہرہ چھپاگی  
جیسے دیکھ کر ہادی مسکرا دیا

راستے میں نور گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی کہ اچانک کچھ یاد آیا

ہاد۔۔۔۔۔

جی جان ہاد۔۔۔۔۔

مجھے چوڑیاں چاہیے۔۔۔۔۔

کا کے یہاں کہا سے چوڑیاں ملے گی آپ کو۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا مجھے چاہیے۔۔۔۔۔

او کے گھر جا کر دیکھتے ہے۔۔۔۔۔

پنکی پرو میس۔۔۔۔۔ وہ انگلی آگے کرتے ہوئے بولی



سر جھٹک کر وہ فائل کی طرف متوجہ ہوا  
 جب اسے پتا چلا تھا کہ نور ہادی کی بیوی ہے اس نے خود کو کنٹرول کر لیا  
 تھا وہ نور کی بھی بہت عزت کرتی تھی  
 وہ فائل لے کر واپس جانے لگی کہ حیدر نے اسے روکا  
 مس تاشیہ -----

یس سر -----  
 آپ کی ایک ہیلپ چاہیے تھی کیا آپ بتا سکتی ہے یہ یہاں چوڑیاں کہا  
 سے ملے گی -----

چوڑیاں ----- وہ پُر سوچ انداز میں بولی  
 جی ----- ہادی اب اس کی طرف متوجہ ہوا  
 یہاں پاکستان جیسی چوڑیاں نہیں ملے گی پرہاں آپ اون لائن منگوا سکتی  
 ہے -----

اس کے بعد اس نے ساری ڈٹیل حیدر کو شیئر کی  
 ہادی نے ڈٹیل پے مینٹ کر کا کافی ساری چوڑیاں منگوائی۔۔۔۔  
 جواب ایک دو دن میں آنی تھی۔۔۔۔  
 اس جھٹک کر وہ دونوں گھر کی طرف چل دے۔۔۔۔



ہادی گھر میں داخل ہوا تو نورٹی وی پر کارٹون دیکھ رہی تھی  
 ہادی کو آتے دیکھ وہ جلدی سے اس کی متوجہ ہوئی اور بھاگ کر اس کے  
 گلے سے لگی  
 میری چوڑیاں۔۔۔۔۔۔۔۔



دو دن آجائے گی آڈر کر دیا ہے۔۔۔۔۔

جی بہت سارے کلر منگوائے ہے۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا

نہیں میں ویٹ کر رہی تھی آپ آئے تو پھر کھائے گے۔۔۔۔۔ وہ

میرا کا کے بیٹھ جائے میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

کہہ کر وہ اوپر کی طرف چل دیا پانچ منٹ بعد وہ ٹرور اور شرٹ میں باہر آیا

ہادی نے اسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا۔۔۔۔

آپ اب جا کر ریٹ کریں گی میں تھوڑا کام کر کے آتا ہوں۔۔۔۔۔

او کے میرا بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا تو نور اوپر کی چل دی

تبریر مینٹگ روم سے باہر نکلا تھا تو اس کا سکیرٹری اس کی طرف متوجہ ہو

سرا ایک میم آپ سے ملنے آئی ہے کافی دفعہ منع کیا پر وہ کافی بد تمیزی کر چکی ہے۔۔۔۔۔ وہ سر جکھا کر بولا

ہمممم۔۔۔۔۔ کہہ کر تبریر آفس کی طرف چل دیا

تم یہاں۔۔۔۔۔۔۔ مشبہ کو دیکھا کرو وہ حیران ہوا

پر پھر اس کو بد تمیزی کا سوچ کر اسے غصہ آیا

وہ تمہار گھٹا سٹاف مجھے اندر نہیں آنے دیا رہا تھا کیسے کیسے لوگ رکھے

ہوئے ہے تم نے۔۔۔۔۔ وہ نخوت سے بولی

تو تبریر کو نئے سرے سے غصہ آیا

کیوں آئی ہو یہاں -----

ہاں وہ مجھے کچھ بات کرنی تھی -----

ہممممم بولو -----

وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

تبریر نے ابرو اچکائی

بولو -----

وہ میں تمہیں پسند کرتی ہو تم کیسے اس بہن جی سے شادی کر سکتے

ہو ----- وہ غصے سے پیار سے ملے جلے تاثر سے بولی

ٹاٹھیٹ جین پر شرٹ پہنے وہ خود کو موڈرن کہہ رہی تھی جس میں اس کا

جسم واضع ہو رہا تھا

تبری کہ ذہن میں نوال کا عکس آیا وہ سادہ سی شلوار قمیض پہنتی تھی گھر سے باہر جاتے وقت سر پر حجاب ہوتا تھا اس نے غصے سے سرخ ہوتی اس کو بازو کو پکڑ کر جھٹکا جو اس کے گلے میں ڈال کر اسے ادائیں دیکھانے کی کوشش میں تھی

اس جھٹکے سے وہ گرتے گرتے بچی

تم خود کو نوال سے کمپیئر کر رہی ہو۔۔۔۔۔

پتا تم میں اور ایک کوٹھے والی میں زیادہ فکر نہیں ہوتا بس ان کا ٹھکانہ

کوٹھا ہوتا ہے تم جیسی سے کی وجہ سے عورت ذات بدنام

ہے۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا

چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا ہاتھ اور ماتے پر تنخی نسے اس بات کی گواہی

تھی کہ اس نے اپنا غصہ بہت مشکل سے کنٹرول کیا ہے

اتنی اہانت پر مشبہ کا چہرہ سرخ ہوا۔۔۔۔۔ پہلے اسے خود سے نفرت  
ہوئی سچ سن کر پر جلدی ہی وہ نفرت نوال سے ہوئی  
اسے غصے میں سرخ ہوتا چھوڑ کر وہ باہر نکل گیا  
تمہیں تو میں چھوڑو گی نہیں یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔۔۔  
وہ تصور میں نوال سے مخاطب ہوئی  
اور غصے سے باہر نکل گی  
اپنے آفس میں آکر اس نے بہت مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کیا

-----

کافی دیر کروٹ بدلنے کے بعد جب نور کو نیند نہیں آئی تو وہ جلدی سے  
اٹھی اور پاؤں میں جوتا پہنتے نیچے آگی

لاونچ میں جب ہادی کہی نظر نہیں آیا تو جم کی طرف چل دی اسے اندازہ  
تھا وہ اسے وقت وہی ہو گا۔۔۔۔

وہ جم میں داخل ہوئی تو ایک سائنڈ پر ملازم سر جکھا کر کھڑا تھے جو اسے  
آتے دیکھ باہر نکل گئے

وہی ہر طرح کی مشین پڑھی ہوئی تھی

نور ایک ایک مشین کو غور سے دیکھتی ہادی کی طرف متوجہ ہوئی جو  
قلین پر پشاپ کرنے میں مصروف تھا اس کا پورا جسم پسینے سے بھیگ  
رہا تھا

نور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کے پاس آئی اور اس کے پاس نیچے بیٹھ  
گی ہادی اپنے کام میں مصروف رہا کافی دیر تک جب اس نے نور سے  
بات نہیں کی تو اس کے اوپر ہونے پر نور جلدی سے اس کے نیچے لیٹ  
گی



یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ ہادی کبھی سمجھ نہیں آئی پر وہ رکنا نہیں تھا  
اب منظر ایسا تھا کہ نور کا چہرہ ہادی کے چہرے کے سامنے تھا وہ سیدھی  
لیٹی ہوئی تھی جبکہ ہادی اپنے کام میں مصروف تھا  
وہ جیسے ہی نور کے پاس آتا نور کی ڈھڑکنے ایک دم سے تیز ہوتی کہ اس کا  
اپنا دل کانوں میں ڈھڑکتا ہوا سنائی دیتا ہادی اس کی ڈھڑکنے آسانی سے  
سن رہا تھا پر اپنے کام میں مصروف رہا  
نور نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے ماتے پر چھپکے بالوں کو  
پیچے کیا اور تھوڑی اوپر ہو اس کے ماتے پر اپنے ہونٹ رکھے  
ہادی ایک دم سے رکنا اور اس کی طرف دیکھا جواب اپنے سٹالر سے اس کا  
پسینہ صاف کر رہی تھی  
وہ ایک دم سائڈ پر ہوتا اس کے برابر میں لیٹ گیا تھوڑی دیر تک سانسے  
نارمل ہوئی تو نور کی طرف دیکھا

جو کروٹ لیے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کی طرف دیکھ رہی تھی  
ہادی نے اس کے کمر کے گرد حصار باندھا  
کیا ہوا میرے کا کے کو سوئے نہیں۔۔۔۔۔ وہ اس کی ناک سے ناک  
رہب کرتے ہوئے بولا  
مجھے آپ کے بغیر نیند نہیں آتی۔۔۔۔۔ وہ منہ کی ڈیزائن بناتے  
ہوئے بولی

تو ہادی اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا

جی میرا بچہ۔۔۔۔۔

کون سے خوشی میں۔۔۔۔۔ ہادی جانتا تھا وہ اب کیا بات کرنے والی ہے

میں بر تھڈے ہے نہ۔۔۔۔۔

پر وہ تو تین دن بعد ہے نہ۔۔۔۔۔ وہ اس کی ناک کھینچتے ہوئے بولا

کیا آپ کو کیسے پتا۔۔۔۔۔

وہ ایک دم چیخی

ایسا ہو سکتا میرے بچے کا بر تھڈے مجھے نہ پتا ہو۔۔۔۔۔ وہ اسرا پر اٹھا

کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

تو نور مسکرا دی

پر پاکستان میں سب میرے لیے

گفٹ لیتے تھے یہاں کون دے گا۔۔۔۔۔ وہ ایک دم ادا اس ہوئی

میں ہونہ اپنے بچے کو بہت سارے گفٹ دو گا۔۔۔۔۔

حیدر بھائی سے بھی لوگی۔۔۔

او کے حیدر بھی دے





ہادی-----

جی-----

مجھے آئس کریم کھانی ہے----- وہ منہ بسور کر بولی

نہیں سردی ہے باہر-----

پلیزنہ-----

نو نور----- وہ منہ بسور کر بولی

کافی دیر تک جب اسے نیند نہیں آئی تو وہ چھپ کر کہ اٹھی اور کمرے  
سے باہر آگئی آتے وقت وہ ہادی کا موبائل لے کر آئی تھی اور یہ یقین کر  
کہ آئی تھی وہ سو رہا ہے

باہر آکر اس نے حیدر کا نمبر ڈائل کیا جو کہ دوسری بل پر اٹھا کیا گیا  
کیا ہوا ہادی----- وہ نیند میں بولا



بھائی میں ہو۔۔۔۔۔ وہ غصے سے منہ پھولا کر بولی  
گڑیا کیا ہوا سب ٹھیک تم اس ٹائم کال اور ہادی کہا ہے تم دونوں ٹھیک  
ہو۔۔۔۔۔ اس نے ایک ساتھ کئی سوال کیے  
سب ٹھیک ہے پہلی میری بات سنیں۔۔۔۔۔ وہ اس کے اتنے سوالوں پر  
جھنجلا کر بولی

آپ ابھی گھر آ سکتے ہیں۔۔۔۔۔  
ابھی خیریت۔۔۔۔۔  
ہممم ابھی اور آتے وقت آئس کریم لے کر آئے گا۔۔۔۔۔  
نہیں گڑیا ہادی ناراض ہو گا۔۔۔۔۔  
مطلب آپ مجھے بہن نہیں مانتے۔۔۔۔۔  
کافی دیر امشونیل بلیک میل کرنے کے بعد بالا آ کر حیدر کو آئس کریم  
لانے کے لیے راضی کر لیا نور نے

تیس منٹ بعد وہ گھر میں داخل۔ ہوا تو اس کے ہاتھ میں آئس کریم تھی  
جیسے دیکھ کر نور کی آنکھیں چمکی  
اب وہ دونوں بیٹھ کر آئس کریم کھا رہے تھے ساتھ کوئی اکیشن فلم دیکھ  
رہے تھے

کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔۔۔۔۔۔ ہادی کی غصے کی بھری آواز سن نے نور نے  
آنکھیں بند کی جبکہ حیدر بھی اس کی طرف متوجہ ہوا تم بچے ہو جو سردی  
میں آئس کریم کھا رہے ہو وہ غصے سے حیدر کو بولا  
وہ تو بچی ہے پر تم تو سمجھ دار ہونہ۔۔۔۔۔۔۔۔  
وہ میں نے کہا تھا آپ میرے بھائی کو نہیں ڈانٹ سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔ نور ہمت  
کر کہ بولی  
سچ تو تھا کہ تاشیہ پر غصے کرتے دیکھ اسے غصے سے ڈر لگتا تھا

تم چھپ کرو۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا تو نور کی آنکھوں میں نمی چمکی  
 اسے کہا عادت تھی اس کہ غصے کہ وہ تو ہمیشہ پیار سے بات کرتا تھا  
 کا کہ آپ کو بخار ہے یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں  
 نمی دیکھ کر وہ جلدی سے نرم پڑھا

آپ نے مجھے ڈانٹا۔۔۔۔۔ وہ شوں شوں کرتے ہوئے بولی  
 نہیں میرے بچے وہ اسے اپنے حصار میں لینت لگا جب نور پیچھے ہوگی  
 نہیں میں آپ سے بات نہیں کروگی ایک تو ڈانٹا اور سے ساری آنکس  
 کریم خراب کر دی۔۔۔۔۔

بلکہ آپ نکلے ابھی یہاں سے نہیں نہیں میرے گھر سے نکلے۔۔۔۔۔  
 وہ انگلی سے باہر کی جانب اشارہ کرتے بولی  
 تو ہادی اور حیدر نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا  
 میرے کا کا۔۔۔۔۔

جائے یہاں سے۔۔۔۔۔ اس نے ہادی اور حیدر کا ہاتھ پکڑا اور  
دروازے سے باہر کر کے دروازہ بند کر دیا اب تب آئے گا جب میری  
آنس کریم ہو آپ کہ پاس  
وہ تو حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے



وہ کیسے کیسے بنے گی نہ امریکہ کہ بزنس کو اس کی بیوی نے گھر سے باہر  
نکال دیا۔۔۔۔۔ پیچھے آدھے گھنٹے سے وہ سردی میں امریکہ کی  
سڑکوں پر گھوم رہے تھے  
جبکہ حیدر کا ہنس ہنس کر بورا حال ہو گیا تھا

کافی دیر سڑکوں پر پھرنے کے بعد وہ حیدر کے گھر گئے وہاں جا کر ہادی  
نے فجر کی نماز ادا کی

اسے اچھی طرح پتا تھا کہ اسے نکال۔ کہ اس کی چھوٹی  
سیوائفنی خود نہیں سوئی ہوگی

اس لیے نماز کے بعد گھر کی طرف چل دیا  
وہ گھر میں داخل ہوا تو سوچ کے مطابق وہ لاونچ میں ہی صوفے پر بیٹھی  
ہی سو رہی تھی

اس سے پہلے کہ وہ اسے کمرے میں لے کر جاتا وہ کسمسا کہ اٹھی ہادی کو  
سامنے دیکھ کر خوش ہوئی اس سے پہلے کہ وہ اس کی طرف بڑھتی وہ  
اسے اگنور کر کے کمرے کی طرف چل دیا اس نکالنے کے بعد وہ ساری  
رات پریشان رہی تھی

وہ کمرے میں گی تو وہ واشر روم سے نکل رہا تھا پانچ منٹ میں وہ فریش ہو کر آفس کے کیے نکل گیا اس ٹائم میں اس نے نور کو مکمل طور پر اگنور کیا تھا اب اسے رونا آ رہا تھا کافی سوچ کر اس نے حیدر کو کال ملائی تو اسے بتایا کہ ہادی اسے اگنور کر رہا ہے

تھوڑی دیر میں وہ دونوں حال میں بیٹھے سوچ رہے تھے کہ اب کیا کریں تم اس کے لیے ایک اچھا سہ ڈنر بناؤ

پر مجھے کھانا بنانا نہیں آتا۔۔۔۔۔ وہ منہ لٹکا کر بولی

کوئی بات نہیں ٹرائے تو کر سکتے ہے۔۔۔۔۔

ہمممممم

تم تیاری رہنا میں گیارہ بجے تک آؤ گا پھر مل کر کام کریں گے تم اکیلے کچھ نہیں کرو گی اوکے۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔



گڈ۔۔۔۔ کہہ وہ باہر کی طرف چل دیا

-----

تبریر گھر آیا تو نوال کتابیں لے کر بیٹھی تھی اس کے امتحان پاس تھے تو  
اس کی مکمل توجہ پیپر وپر ہی تھی  
اس نے نوٹ کیا کہ کل کی نسبت وہ زیادہ تھکا تھکا لگا۔۔۔۔۔  
وہ جلدی سے کتاب بند کر کے اس کے پاس آئی۔۔۔۔۔  
کیا ہوا آپ کو طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کی ماتے پر ہاتھ رکھتے  
ہوئے بولی  
تو تبریر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور صوفے پر بیٹھ کر اسے اپنے  
گودمی بیٹھایا

ایک بات پوچھو۔۔۔۔۔

جی پوچھے۔۔۔۔۔

اگر کوئی تمہیں آکر کہے کہ میں تمہارے ساتھ لویل نہیں ہو تو تم کیا

اس پر یقین کرو گی۔۔۔۔۔

نوال نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔۔

بتاؤ نہ۔۔۔۔۔

تم کس پر یقین کرو گی۔۔۔۔۔

میں پہلے آپ سے پوچھو گی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔۔۔۔۔

اور اگر وہ سچ ہوا تو پھر سوچو گی۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ اس نے ابرو اچکا کر پوچھا

کہ آپ کو اور اسے کیسے مارنا ہے۔۔۔۔۔



حیدر آفس میں داخل ہوا تو ہادی کرسی سے ٹھک لگائے لیٹا بیٹھا تھا  
 جناب یہاں سوچ میں بیٹھے کہ اور بیگم وہاں منانے کا پلان بنا رہی  
 ہے۔۔۔۔۔ حیدر مسکرا کر بولا  
 تو ہادی اسے دیکھ کر مسکرا دیا  
 تم اسے تنگ نہیں کرو گے۔۔۔۔۔  
 اس نے مجھے میرے ہی گھر سے نکال دیا اور میں سے تنگ بھی نہ کرو  
 نہیں۔۔۔۔۔ یک لفظی جواب آیا  
 ہمنہم۔۔۔۔۔ وہ طنزیہ مسکرایا  
 اسے اچھا لگا تھا کہ وہ اسے منانے کا پلان بنا رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے یہ بھی پتا تھا اسے بنا کچھ نہیں آتا۔۔۔۔۔

-----

شام کو وہ گھر میں داخل ہوا تو بچن سے  
آوازیں آرہی تھیں وہ بچن میں داخل ہوا تو بچن کا حال دیکھ کر چکرا گیا  
وہ صافی پسند انسان تھا اور وہاں بچن کا ایسا حال تھا جیسے چوہے ناچ کر گے  
ہو سب کچھ بکھرا پڑھا تھا۔۔۔۔۔

اور نور آٹے سے لت پت بیٹھی تھی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو  
سے تھے۔۔۔۔۔

ہادی کو دیکھ کر اسے نے باقاعدہ اونچی آواز میں رونا شروع کیا

کا کے کیا ہوا۔۔۔۔۔ وہ بیگ سائڈ پر رکھتا جلدی سے اس کی طرف

متوجہ ہوا

اسے بازو سے پکڑا کر باہر لے کر آیا اور ملازمہ کو کچن صاف کرنے کا

اشارہ کیا

سر میں خشک آٹا تھا جبکہ چہرے ہاتھوں اور کپڑوں پر گھیلا آٹا لگا ہوا تھا

جاؤ نہا کر کپڑے بدل کر آؤ۔۔۔۔۔

ذرا سختی سے بولا۔ وہ

تو وہ جو سوں سوں کرنے میں مصروف تھی پھر سے ہونٹ لٹکالیا

خبردار اگر اب رونے کی آواز آئی تو۔۔۔۔۔ وہ غصے سے دھارا

تو کڑوا گھونٹ بھر کر نور نے مشکل سے اپنے آنسو روکے

چلو نہا کر آؤ۔۔۔۔۔

جی کہہ کر وہ اپنے کمرے کی طرف چل دی۔۔۔



ہادی نے ملازمہ سے کچن صاف کروایا اور کھانا باہر سے آڈر کیا  
وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ آنے کے آگے بیٹھ کر رونے کا شغل جاری  
فرما رہی تھی

اب کا ہوا۔۔۔۔۔ وہ جھلائی آواز میں بولا  
تو نور زور سے رونے لگے یہ کھنگی نہیں ہو رہے۔۔۔۔۔  
ہادی نے آگے بڑھ کر اس کے بال گھنگی کیے پھر ڈرائیو سے خشک کیے  
اور ٹوپی پہنائی

چلو آؤ کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے لے آیا  
اسے کھانا کھلانے کے بعد وہ سٹڈی روم میں  
چلا گیا

کافی دیر تک وہ نہیں آیا تو نور نیچھے آگئی  
دیکھا تو جم کی لائٹ آف تھی مطلب وہ وہاں نہیں ہے

وہ پلٹی تو سامنے ایک کمرے کی لائٹ آن تھی جبکہ دروازہ بھی کھولا ہوا تھا

اس نے دروازے سے سر نکال کر اندر جھاکا تو وہ سامنے صوفے پر بیٹھا کوئی فائل پڑھ رہا تھا

جب نظر ارد گرد گھامائی تو شاک ہوئی

وا،~~~~~

اسکی چیخ سن کر اس کے ابرو اچکا کر اس کی طرف دیکھا جیسے پوچھا ہوا اب کیا ہے۔۔۔۔

یہ ساری کتابیں آپ کی ہے۔۔۔۔۔ وہ آکسائڈ سی بولی ہتمتمتم کہنے پر ہی اتفاق کیا

وہ بھول چکی تھی کہ اسے منانے آئی ہے اب وہ کتابوں کو ہاتھوں سے چھو رہی تھی

میں یہ لے سکتی ہو۔۔۔۔۔ وہ اس کو گود میں بیٹھتے ہوئے بولی

یہ تم کیا کرو گی۔۔۔۔۔

میں پڑھو گی پتا مجھے کتابیں ناول پڑھنے کا بہت شوق ہے۔۔۔۔۔ وہ

# مسکرا کر بولی

پر یہ بزنس کی کتابیں ہے یہ تمہارے کسی کام کی  
نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسے گود سے اٹھاتے ہوئے

بولا

چلو جا کر میڈیسن لو اور ٹیسٹ کرو صبح

# کالج جانا ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے پر چھپ چھپ چاپ کمرے

سے نکل آئی

کافی دیر بعد وہ فری ہو کر کمرے میں آیا تو لائٹ آف تھی  
 سائنڈ لیمپ کی روشنی میں اس کا وجود نظر آ رہا تھا جو ہچکیاں لے رہا تھا  
 مطلب وہ روتے ہوئے سوئی تھی تکیے کو زور سے ہگ کیا ہوا تو جیسے وہ  
 اسے ہر مصیبت سے بچائے گا اس نے آگے بڑھ کر لیمپ آف کیا اور  
 تکیے کو کھینچ کر فرش پر پھینکا

جس سے وہ کسمپائی پر اپنے پاس ہادی کو محسوس کر کہ وہ اس کے قریب  
 ہو گی اور اس کے سینے پر سر رکھ کر اس کی کمر کے گرد حصار بنایا

ہادی۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

سوری نہ میں جان بوجھ کہ نہیں کیا تھا مجھے غصہ آ گیا تھا اب نہیں کرو گی  
 آپ کو پتا جب آپ چلے گے تھے مجھے کتنا ڈر لگا تھا آپ کو پتا نہ آپ کی

نور ڈر جاتی ہے پھر کیوں گے۔۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی

آنکھیں ہنوز بند تھی مطلب وہ سب وہ نیند میں کہہ رہی تھی  
میں آپ کہ بغیر نہیں رہ سکتی آپ پلیز مجھے چھوڑ کر نہیں جائے  
گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے نیند میں اس کے سینے پر لب رکھے جس سے  
ہادی کا دل زور سے ڈھرکا

اس کی بیوی نیند میں بھی اس کے جذبات کر بُری طرح ہوا دے رہی تھی

اس کی باتیں اسے کچھ کرنے پر اکسار ہی تھی پر وہ جانتا تھا ابھی وہ اس  
قابل نہیں ہے کہ میں اس کی شدتیں برداشت کر سکے اس لیے اپنے  
جذبات پر مشکل سے بند باندھ کر اس کے کہ سر پر بوسہ دیا اور اس کے  
گرد حصار باندھ کر آنکھیں موند گیا









جس پر اس نے سائڈ چینج کر کے کی طرف بیک سائڈ کر گئی

میرا کا کنار ارض ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اسے قریب کرتے ہوئے بولا

کیا ہوا کا کے۔۔۔۔۔ وہ ایک دم اس اٹھتے ہوئے بولا

کے

میں نے کھانا بنانا تو بھی ڈانٹا۔۔۔۔۔ وہ رورو کر اس کی شکایت اسے ہی

کے

او کے سوری میرا بچہ۔۔۔۔۔





اس نے اس کا بازو پکڑا اور اسے دیوار سے پن کیا  
اگر غلطی سے بھی میری بیوی پر نظر رکھی تو آنکھیں نکال لوگا  
بہتر ہے خود کو کنٹرول کرو ورنہ میرا غصہ تم برداشت نہیں کر  
سکتی۔۔۔۔۔ وہ غصے سے پھنکارتے ہوئے بولا  
بازو کو سختی سے پکڑنے کی وجہ سے اس کی آنکھوں می نمی آئی  
تبریر نے اسے جھٹکے سے چھوڑا اور کوٹ کے بٹن بند کرتا اپنے آفس کی  
طرف چل دیا  
وہ آفس میں داخل ہوا تو نوال کتاب پر سر جکھائے بیٹھی تھی  
اسے آتا دیکھ اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا  
کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔۔  
وہ کتاب چھوڑ کر جلدی سے اس کے پاس آئی  
کچھ نہیں۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا



یہ آنکھیں اتنی رڈ کیوں ہے۔۔۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں پر انگلی  
 پھیرتے ہوئے بولی تو تبریر نے آنکھیں بند کر کے اسے محسوس کیا نوال  
 نے پاؤں اوپر اٹھا کر اس کی دونوں آنکھوں پر اپنے لب رکھے  
 میں آئی تھی ہم ڈنڈ باہر کریں گے پر آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک لگ رہی  
 ہم گھر چلتے ہے۔۔۔۔۔

تبریر نے مسکرا کر اس کا لمحہ محسوس کیا  
 نہیں تم روکو میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر باہر کھائے گے  
 پر آپ کی طبیعت۔۔۔۔۔  
 میں ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

اس نے مسکرا کر اس کے ماتے پر لب رکھے اور واشروم کی طرف چل  
 دیا

نور اور ہاد گھر سے نکلے اور شاپنگ مال کی طرف چل دے  
وہاں نور کے کام کی کوئی چیزیں نہیں تھی ہادی جانتا تھا یہاں آخر  
لڑکیوں کے ڈریس دیکھ کر ہی وہ سرخ ہو رہی تھی کافی پھیرنے کے بعد  
جب اس نے کچھ پسند نہیں کیا تو ہادی ایک شاپ پر لے کر گیا وہاں سے  
اسے کچھ ہڈی اور کوٹ اور شوز کے کر دے  
ہادی جو کہہ رہا وہ جی کرتی جا رہی تھی  
پانچ گھنٹے کی دماغ کھاپی کے بعد آخر کار وہ مال سے نکل آئے ابھی وہ کچھ  
آگے آکر ڈرائیور نے گاڑی روکی  
نور تم بیٹھو میں ابھی آیا۔۔۔۔۔۔۔۔  
جی۔۔۔۔۔۔۔۔ جلدی آئے گا

او کے -----

وہ اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا

اسے گے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ ایک باہیک آکر اس کی گاڑی کے

پاس رکی

اور گن دیکھا کاشیشے نیچے کرنے کا کہا

ڈرائیور کے شیشے نیچے نہ کرنے پہ ایک نے اتر کر اس کی گن کی بیک

سائڈ سے کانچ تھوڑا اور ڈرائیور کو مار بہوش کیا

جس کے ساتھ نور کی چیخ نکلی

چونکہ کہ وہ مال آئے تھے اس لیے تھے کارپوڈ میں گارڈ نہیں لے کر

آئے تھے

اس سے پہلے کی وہ نور کی طرف بڑھتے ہادی نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے

پیچھے کیا

تم لوگوں کو جو چاہیے لے جاؤ۔۔۔۔۔

ہمیں یہ لڑکی چاہیے۔۔۔۔۔ وہ گن دیکھاتے ہوئے

بولا

نور ڈر کے مارے ہادی سے چھپکی ہوئی تھی آنسو سے اس کی شرٹ گیلی  
ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ہادی کوئی کاروائی کرتا پولیس کو آتادیکھ وہ لوگ بائیک پر  
سوار ہوئے اور جاتے جاتے گولی چلا گئے  
گولی کو گونج کے ساتھ نور کی چیخ گونجی اور اس کے بعد خاموشی چھا  
گی۔۔۔۔

اس کے بعد صرف پولیس اور ایمبولیس کی آوازیں تھیں



اپنے لیے بھی کچھ لے لو۔۔۔۔۔۔  
نہیں میرے پاس بہت ہے وہ نہیں پہنا جاتا۔۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولی  
تو یہ کیوں۔۔۔۔۔۔

یہ تو کل نور کی سا لگرہ ہے نہ۔۔۔۔۔۔  
اگر کچھ نہ لیا تو آ کر لڑے گی۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولی

تو تبریر مسکرا دیا

تبریر کافی اثرار کے اپنے لیے بھی کاکٹ لیا جس پر این اور ٹی لکھا ہوا تھا  
شاپنگ کے بعد وہ کھانے کے لیے چل دے۔۔۔۔۔۔

کھانے سے فری ہو کر وہ گھر آئے تو نرمین بیگم حال میں بیٹھی تھی  
ماما کیا ہوا آپ گے نہیں کمرے میں۔۔۔۔۔۔ نوال آگے آتے ہوئے  
بولی



جاہی رہی تھی بس کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی گی اور وہ دونوں بھی  
اپنے کمرے میں چلے گے

-----

باقر صاحب کمرے میں آئے تو نرین بیگم کر روئی آنکھیں دیکھ کر  
پریشان ہوئے  
کیا ہوا آپ کو-----

مجھے میری بیٹی کی یاد آرہی ہے میرا دل گھبرا رہا ایسا لگتا وہ کسی مصیبت  
میں ہے۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی

وہ سٹڈی سے کمرے میں لیٹ ہی آتے تھے ان نے تک تو وہ سو جایا کرتی تھی گھبراہٹ تو انھیں بھی ہو رہی تھی آکر کو بیٹی تھی ان کی پر باپ کی بات کیسے ٹال سکتے تھے

وہ ٹھیک ہوگی تم پریشان نہ ہوا کرو بس۔۔۔۔۔ وہ اسے پانی پلاتے ہوئے بولے

کافی سمجھا کر انھیں لیٹا دیا اور خود جا کر صوفے پر بیٹھ گئے ماضی کہ کچھ پنہ ان کے ذہن میں آئے جن سے پیچھا وہ نہیں چھڑواپا رہے تھے

"ماضی"

سلطان صاحب نے ایک غیر مسلم سے شادی کی تھی جبکہ چشمت

صاحب نے ان رشتہ کہی اور طہ کیا تھا

ایک دن سلطان صاحب نے اپنی شادی کا بتایا تو انھیں بہت خوشی ہوئی

پر گھر میں ہوتی رشتے کی باتوں سے انھیں ڈر لگنے لگا

انھوں نے کافی دفعہ اپنے باپ سے بات کرنے کی کوشش کی پر ناکام ہو

جاتے

وہ سلطان صاحب سے ملنے امریکہ بھی جایا کرتے تھے اور ہادی کے

ساتھ کافی ٹائم سپنڈ کر کے آتے تھے ان کی بیوی لینہ جو کہ کر سچن سے

مسلمان ہوئی تھی بہت اچھی خاتون ثابت ہوئی

اور پھر ایک دن ان کی زندگیوں میں ایک طوفان آیا سلطان کی شادی کا

پتہ حویلی میں چل گیا جس سے کافی باتیں بنے لگی





بھائی-----

وہ نرس سے بازو چھڑواتے حیدر کی طرف بڑھی  
کو نلا کھینچنے کی وجہ سے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا  
پر اسے درد نہیں ہو رہا تھا کافی سمجھا کر حیدر اسے باہر لے آیا ڈاکٹر نے  
اس کے ہاتھ پر پیٹی باندھی

بھائی وہ کہا ہے----- وہ تنگ آگئی بار بار ایک ہی سوال سے پر  
حیدر کوئی جواب نہیں دے رہا تھا  
پچھلے پانچ گھنٹے سے وہ اپنے ذہن کو اس کے جوابوں کے لیے تیار کر رہا  
تھا

کافی دیر بعد ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر آئی تو حیدر جلدی سے آگے آیا  
ڈاکٹر میرا بھائی-----



دیکھے گولی نکال دی ہے جو کہ چھاتی پر لگی تھی پر ابھی ہوش نہیں آیا تو  
 آپ صبر کریں اور دعا کریں انھیں جلدی ہوش آجائے کیونکہ گولی دل  
 کے قریب لگی ہے اس میں پیشینٹ کا بچہ بہت مشکل ہوتا  
 ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بتا رہا تھا

جبکہ نور تو دم سادے ڈاکٹر کو دیکھ رہی تھی

بھائی کیا کہا اس نے۔۔۔۔۔

وہ ٹھیک ہو جائے گا گولی نکال دی ہے۔۔۔۔۔

تم دعا کرو نہ اسے جلدی ہوش آجائے۔۔۔۔۔ وہ اس کہ سر پر ہاتھ  
 رکتے ہوئے بولا

گاڑد کا بھاری عملہ ہسپتال میں تھا باہر میڈیا کارش تھا گولی نکالے بیس  
 گھنٹے ہو چکے تھے پر ڈاکٹر کچھ اچھے کی امید نہیں دے رہے تھے  
 نور تب سے ایک ہی جست میں بیٹھی تھی



تم لوگوں کو لڑکی مارنے کا کہا تم لوگ نے یہ کام کر دیا  
 وہ زندہ نہیں چھوڑے گا کسی کو۔۔۔۔۔۔ وہ غصے سے چیخ رہی تھی  
 ہم نے لڑکی پر ہی گولی چلائی تھی پر وہ آگے آگیا تو ہم کیا کر سکتے  
 ہے۔۔۔۔۔

ہمیں ہمارے پیسے دو ہم جائے۔۔۔۔۔  
 نہیں تو ابھی پولیس کو جا کر سب بتا دے گے ہم تو مرے گے پر جو حال  
 تمہارا ہو گا بچنے تمہیں بھی نہیں دے گے۔۔۔۔۔  
 پر میں پیسے دے چکی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ گھبرائی

آدھے دے دے ہے پورے دو نہیں ہو اور طریقہ بھی ہمارے  
 پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس کی طرف کمینگی سے دیکھتے ہوئے بولے  
 کوئی پیسہ نہیں ہے میرے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چلائی  
 پکڑ کر باندھ دو اسے اس کا کام تو بوس ہی آ کر کریں گے

اب وہ پچھتا رہی تھی یہاں آکر۔۔۔۔۔  
جو چال اس نے نور کے لیے چلی تھی وہ اسے پر بھاری پڑھ رہی  
تھی۔۔۔۔۔

پر اب فائدہ نہیں تھا کیونکہ تیر کمان سے نکل چکا تھا



نور اندر داخل ہوئی تو وہ سامنے مشینوں میں جھکڑا ہوا تھا آنکھیں بند تھی  
اسے لگا اس کی لیے قیامت آج ہی ہے پسندیدہ شخص واس حال میں  
دیکھا کسی قیامت سے کم تھوڑی نہ ہوتا ہے  
دروازے سے اس کی بیڈ تک کا سفر اسے میلوں کا سفر لگ رہا تھا

وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اس کے پاس آئی اور پاس رکھے سٹول پر بیٹھ  
گی۔۔۔۔۔

اور نظر بھر کر اس کے چہرے کی دیکھنے لگی جیسے برسوں کی پیاس بجھا رہی  
تھی

اس نے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے ماتے سے اس کے بال پیچھے کے اور  
ایک بوسہ دیا

ہا۔۔۔۔۔ وہ آہستہ آواز میں بولی  
میں آئس کریم اور چھوڑیاں نہیں مانگو گی۔۔۔۔۔

اٹھ جائے نہ۔۔۔۔۔ آنکھوں میں آنسو تھے جنہیں وہ اپنے

چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے صاف کر رہی تھی

اتھ جائے نہ آپ کا روندہ بچہ اکیلا ہے آپ کو پتا نہ اسے اکیلے ڈر لگتا

ہے۔۔۔۔۔









تو ہادی نے اسے اپنے پاس لیٹنے کا بولا  
 پہلے تو منع کیا پر پھر دو دن سے سوئی نہیں تھی جلدی ہی لیٹ گی اور پیٹی  
 سے تھوڑی نیچے سر رکھ کر بازو سے اس کے گرد حصار باندھا  
 تھوڑی ہی دیر میں وہ سو چکی تھی



حیدر کمرے میں داخل ہوا تو وہ ٹھیک لگا کر بیٹھا تھا جبکہ نور سورہی تھی  
 ہادی نے اس کے اوپر کمبل دیا اور حیدر کی طرف متوجہ ہوا

بتا لگا کون تھا۔۔۔۔۔  
 ہمممممم۔۔۔۔۔ وہ سر جکھا کر بولا  
 کون۔۔۔۔۔



کافی دیر کمرے میں ادھر ادھر پھیرنے کا بعد اسے کرنے کے لیے  
کچھ نظر نہیں آیا ہادی تو دواؤ کے زیرے اثر نیند میں تھا  
وہ ایک پین لے کر دوبارہ آکر ہادی کے پاس لیٹ گئی۔۔۔۔۔



ڈاکٹر اندر داخل ہوا تو نور ہادی کہ پاس کھڑی تھی  
تھوڑی دیر بعد حیدر آیا تو ڈاکٹر کی عجب نظرے ہادی پر دیکھ کر جلدی  
سے آگے آیا جبکہ نور سر جکھا کر کھڑی تھی

جبکہ ہادی کی پٹی دیکھ کر حیدر اپنا قہقہہ کنٹرول نہ کر سکا اور قہقہہ لگا کر ہنسا  
 ڈاکٹر حیرانی سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا  
 آپ پٹی تبدیل کر دے۔۔۔۔۔ نور کی گوری پر مشکل سے اپنی ہنسی  
 کنٹرول کرتے حیدر نے پٹی تبدیل کرنے کا کہا  
 بھائی۔۔۔۔۔

جی گڑیا۔۔۔۔۔

اتنا اچھا ڈیزائن بنایا ہے میں نے۔۔۔۔۔ نور نے منہ لٹکایا  
 جی گڑیا بہت اچھا ہے پر یہ ہم اس کا ہاتھوں پر گھر جا کر بنائے  
 گے۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

پکانہ۔۔۔۔۔ وہ انگلی دیکھاتے ہوئے بولی

پکا۔۔۔۔۔



کہہ کر وہ ہادی اور ڈاکٹر کے طرف متوجہ ہوا

حیدر نور کو گھر لے آیا بیس منٹ بعد وہ ہسپتال آئے تو ہادی آنکھیں بند کیے لیٹا تھا جبکہ ایک نرس پاس کھڑی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی یہ دیکھ کر نور کو غصہ تو بہت آیا پر وہ اگنور کر کہ ہادی کی طرف متوجہ ہوئی تو وہ نرس بھی باہر چلی گی

تھوڑی دیر بعد وہ نرس واپس آئی تو نور ہادی کے ساتھ لیٹی تھی جبکہ آنکھیں بند تھی اور ہادی اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا

میم۔۔۔۔۔ آپ وہاں جا کر سو جائے انھیں تکلیف ہو گی۔۔۔

نہیں آپ انھیں رہنے دے۔۔۔۔۔ ہادی مسکرا کر بولا

نور نے غصے سے نرس کو گورا اور ہادی کے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ کر منہ اپنی طرف دیکھ لیا

غیر

عورتوں کو نہیں دیکھتے گناہ ہوتا ہے۔۔

۔ وہ منہ بسور کر بولی

پر میں نے بس خواب دیا۔۔۔۔

پھر بھی آپ نہیں دیکھے اس نے جو پوچھنا سے مجھ سے پوچھ

لے۔۔۔۔۔

پر کا کے یہ ان کا کام ہے۔۔۔۔

پھر بھی آپ نہیں دیکھیں آپ بس مجھے دیکھے۔۔۔۔۔ وہ منہ کے

ڈیزائن بناتے ہوئے بولی

تو ہادی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

اس نے ایک نظر اس نرس کو دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی وہ سر

جھٹک کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔۔۔ نرس پھر سے بولی۔۔۔۔۔

میں ان کی وائف ہو تم اپنی آنکھیں کنٹرول کر لو ورنہ نکال کر گوٹیا کھیلو  
گی۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولی

تو نرس کو اس کی باقی بات تو سمجھ نہیں آئی پر وائف پر اس نہ کافی منہ  
بسور اور باہر نکل گئی

ہادی تو اس کی پزو یسنس دیکھ کر حیران تھا  
وہ اس کے لیے حد سے زیادہ پزو یس ہو رہی تھی  
کبھی کبھی تو حیدر کو توجہ دینا بھی اسے پسند نہیں آتا تھا  
وہ چاہتی تھی کہ وہ بس اسے دیکھا کریں

-----

شام کی حیدر ایک کیک اور کافی زیادہ بیلون کے ساتھ ہسپتال آیا تو نور  
دیکھ کر حیران ہوئی

اسے یاد تک نہیں تھا کہ اس کی برتھڈے ہے۔۔۔۔۔  
پارٹی اریج کرنی تھی پر اب پھر سہی جب یہ ٹھیک ہو جائے  
گا۔۔۔۔۔ حیدر نے مسکرا کر کہا

نور نے ہادی کے ساتھ مل کر کیک کاٹا تھوڑا سا کھانے کے بعد وہ کیک  
لے کر باہر چلی گی

اور ساتھ موجود بچوں کی وارڈ میں بانٹ آئی تھوڑی دیر رہنے کے بعد  
حیدر چلا گیا

ابھی زخم ٹھیک نہیں تھا پر ہادی کی ضد پر اسے صبح ڈسٹارج کروانا تھا  
جبکہ نور کو کچھ نہیں بتایا تھا ابھی

اگر اسے پتا چلا تو وہ پکا اسے کہی نہیں جانے دے گی ٹھیک ہونے تک



ہم پاکستان چلے۔۔۔۔۔

نہیں نور۔۔۔۔۔

پلیز آپ نے پرومیس کیا ہے۔۔۔۔۔

نہیں نور۔۔۔۔۔ وہ چہرہ موڑ گیا

پلیز نہ۔۔۔۔۔

نور نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیا

بس ایک مہینہ اس کے بعد ہم واپس آجائے گے۔۔۔۔۔

نہیں تم وہاں گی تو وہ تمہیں واپس نہیں آنے دے گے۔۔۔۔۔ دل کا ڈر

زبان پر آیا

میں آؤ گی آپ کے ساتھ کوئی کیوں نہیں آنے دے گا۔۔۔۔۔

پر نور۔۔۔۔۔ پلیز اس نے اس کے ماتے پر ہونٹ رکھے

ہادی بے بس ہوا۔۔۔۔۔





بابا کے پاس ہے وہ بتاتے ہے جب وہ سلطان چاچو کے انتقال کے بعد  
آپ کو ڈھونڈنے

آئے تو گھر میں کچھ سامان کہ علاوہ وہ ایک البیم بھی تھی جو وہ اپنے ساتھ  
پاکستان لے گئے تھے میں نے وہ ساری پکس دیکھی ہے  
پر یہ بات آپ کسی کو نہیں بتائے گے یہ میرے اور بابا کا سکریٹ  
ہے۔۔۔۔۔

وہ رازداری سے بولی

پتا آپ تب بہت چھوٹے تھے۔۔۔۔۔ اور ایک پک میں آپ نہا  
بھی رہے تھے چھوٹے سے۔۔۔۔۔ وہ ہاتھوں سے بتاتے ہوئے مسکرائی  
آپ بتائے نہ کیا ہوا تھا چاچو کے ساتھ۔۔۔۔۔  
اسے چھپ دیکھ کر نور نے من میں موجود سوال پوچھ لیا

"ماضی"

میں بہت چھوٹا تھا ہماری چھوٹی سی فیملی تھی میں بابا اور ماما  
ماما بابا ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے تھے  
ایک انکل آیا کرتے تھے ہمارے پاس میں جب آتے تو بہت سے گفت  
کے کر آتے اور میرے ساتھ بہت ٹائم سپینڈ کرتے  
پھر میں نے دیکھا بابا پریشان رہنے لگے تھے ماما انھیں پاکستان جانے کے  
لیے کہتی پر وہ منع کر دیتے  
ایک دن میں سکول سے آیا تو وہ دن میرے لیے قیامت ثابت ہوا  
میرے بابا کی ایک ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی  
میں اور میری ماما ہسپتال گئے تو پتا چلا کہ بابا کو تدفین کے لیے پاکستان  
لے جایا گیا ہے۔۔۔۔۔

میں اور ماما بہت روئے ہم نے بہت کوشش کی پر بابا کو آخری دفعہ دیکھ  
بھی نہ سکے

بابا کی وفات کے کچھ دن بعد ہی وہ گھریہ کہہ کر لے لیا گیا کہ وہ بابا کا نام  
ہے جواب ہمارا نہیں رہا

کوٹ میں ثابت کرنے کے لیے وہ میرے بابا ہے ماما نے جی تھوڑ محنت  
کی پر سارے ڈاکو منٹس چوری ہو گئے  
ہم راتوں رات سڑک پر آگے میں اور میری ماں نے سڑک پر رات  
گزاری

اگلے دن ماما مجھے اپنی دوست کے گھر لے گئی  
سب سہی نہیں ہوا پر ماما مجھے ایسا دیکھانے لگی کہ اب سب سہی ہے

اور پھر ایک دن میں سکول سے گھر آیا تو ماما کی دوست کے ہسبنڈ ان سے  
بد تمیزی کر رہے تھے یہ دیکھ کر مجھ سے برداشت نہیں ہوا اور میں نے  
پاس پڑا اس اٹھا کر اس کے سر پر مارا  
خون زیادہ بہنے کی وجہ سے اس کی موت ہو گئی  
میں نے دس سال کی عمر میں ایک قتل کیا پر مجھے افسوس بالکل نہیں تھا  
میرا مستقبل بچھانے کے لیے ماما نے اس قتل کا الزام اپنے سر لیا  
ان کی دوست نے  
ماما کو بہت بدعائیں دی  
اور ہم جیل چلے گے  
جس میں ماما کو عمر قید ہوئی  
اس کے بعد وہ چھپ ہو گئی اب ان کی عزت. محفوظ تھی دنیا کے درندو  
سے

وہ دن بہ دن گرتی ہی جا رہی تھی  
اس سب مجھے اپنے خاندان سے نفرت ہونے لگی  
مجھے اپنی ماں کی حاکت دیکھ کر روز نئے سرے سے اپنے پاپا کے خاندان  
سے نفرت ہوتی تھی

باقر صاحب بہت اچھے تھے جب آتے بہت پیار کرتے پر انہوں نے  
ایک دفعہ پلٹ کر نہیں دیکھا کہ جس کے پیار میں وہ دوسرے مہینے  
یہاں آتے ہے وہ کس حال میں ہے  
پھر ایک دن وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہمیشہ کے لیے میں بھری دنیا  
میں اکیلا ہو گیا

انہوں نے اپنے آخری وقت میں مجھے تمہارے بابا کا نمبر دیا تھا اور کہا تھا  
کہ میں پاکستان چلا جاؤ وہاں محفوظ رہو گا  
پر مجھے پاکستان سے نفرت ہونے لگی جس نے میرا سب کچھ چھین لیا





اس کی بات پر ہادی مسکرایا۔۔۔۔۔ نور نے اس کی آنکھوں پر اپنا لمحس  
چھوڑا اور اس کی گردن میں چہرہ چھپاگی

-----

ہفتہ پر لگا کر اڑا  
ہادی کا زخم اب ٹھیک تھا اس پورے ہفتے میں نور نے اسے بہت تنگ کیا  
تھا پر خیال بھی بہت رکھا تھا  
نوال کے پیپر ختم ہو گئے اس دن کے بعد مشبہ دوبارہ آفس نہیں آئی  
وہ سب ناشتہ کر رہے تھے کہ چشت صاحب کا موبائل رنگ  
ہوا۔۔۔۔۔

باہر کا نمبر دیکھ کر انھوں نے کال اٹھائی

ہیلو۔۔۔۔۔ نور کی پُر خوش آواز سن کر انھوں نے موبائل سکیپر پر کیا  
اور پاس رکھ دیا ان کہ چہرے پر خوشی کو تبریر اور باقر صاحب نے  
محسوس کیا تھا

جی میرا بچہ۔۔۔۔۔ وہ۔ مسکرا کر بولے

دادا ابو آپ کیسے ہے اور دادو ماما بابا بھائی اور آپ۔۔۔۔۔ نور کی آواز پر  
سب متوجہ ہوئے جبکہ زمین بیگم کی آنکھوں میں آنسو آگے کتنی دیر  
بعد وہ اپنی بچی کی آواز سن رہی تھی

سب ٹھیک ہے تم بتا کیا حال ہے اور میرا پوتا کیسا ہے۔۔۔۔۔ اس پر  
سب نے حیرانی سے ان کی طرف دیکھا

ہادی جو اس کا پاس بیٹھا تھا پوتے پر سر جھٹک گیا  
وہ ٹھیک ہے میں بھی ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

اور ایک سپرائیز ہر میرے پاس آپ کے لیے۔۔۔۔۔

وہ کیا۔۔۔۔۔

میں شام کی فلیٹ سے پاکستان آرہی ہو۔۔۔۔۔ وہ سے اکسائڈ سے  
آواز میں بتا

وہ بھی آئے گا۔۔۔۔۔

ان کو بات پر نور نے ہادی کی طرف دیکھا جو پوری طرف موبائل میں  
مصروف تھا

ہاں نہ۔۔۔۔۔

اوکے پھر ہم پک کرنے آئے گے

ضرور۔۔۔۔۔ اوکے میں بعد میں بات کرتی ہو۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

کہہ کر چشت صاحب نے کال کاٹ دی  
اور آنسو صاف کیے



تو ہادی نے مسکرا کر نور کی طرف دیکھا جس کے چہرے کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ بہت خوش ہے۔۔۔۔۔

وہ فلائٹ میں بیٹھے تو نور نے ہادی کی طرف دیکھا جو آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا

ہادی۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

آپ کیوں پریشان ہے۔۔۔۔۔

نہیں تو۔۔۔۔۔ اس نے نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا نور نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا

ہادی۔۔۔۔۔  
ہمممممم



آپ پریشان نہ ہو میں کبھی بھی آپ کو نہیں چھوڑو گی اگر آپ کو اچھا  
نہیں لگے گا تو ہم واپس آجائے گے۔۔۔۔۔ وہ اس کے سینے پر سر رکھتے  
ہوئے بولی

تو ہادی مسکرا کر اس کہ سر پر بوسہ دیا اور بازو سے اس کے گرد حصار بنا  
گیا

یہ لڑکی اس کی زندگی بنتی جا رہی تھی جو اس کی خاموشی بھی سمجھتی تھی

Zubi Novels Zone

نور اور ہادی باہر آئے تو سامنے باقر صاحب کو دیکھ کر مسکرا کر وہ آگے  
بڑھی اور اپنے بابا کے گلے لگ گئی

بابا۔۔۔۔۔

بابا کی جان-----وہ اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولے  
میری پر سنس کیسی ہے-----  
میں ٹھیک ہو-----

انہوں نے پیچھے دیکھا تو ہادی سر جکھا کر کھڑا تھا  
نور سائڈ پر ہوگی

باقر صاحب آگے بڑھے اور اسے گلے سے لگایا ہادی چاہ کر بھی ریسپونس  
نہیں دے پایا

تھوڑی دیر بعد باقر صاحب پیچھے ہو گئے اور نور کی طرف دیکھا جو مسکرا  
رہی تھی

نور نے آگے بڑھ کر ہادی کے بازو کے گرد حصار بنایا  
چلے-----وہ مسکرا کر بولی

تو ہادی مسکرا دیا

ایئرپورٹ سے گھر تک کے سفر میں نور اور باقر صاحب باتیں کرتے ہی آئے تھے جبکہ ہادی خاموش ہی رہا تھا پر نور نے پورے راستے میں ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس کا بازو نہیں چھوڑا تھا

"ماضی"

اپنا ماضی وہ نور کو بتا چکا تھا پر کچھ باتیں ایسی تھیں جو اس نے چھپائی تھیں وہ دو آنکھیں وہ آج تک نہیں بولا تھا جو اس نے اپنے بابا کے ساتھ بات کرتے دیکھی تھیں جو اس کی ماں کو حوس کی نظروں سے دیکھ رہی تھیں جنہوں نے اسی اکیلا کر کہ بھی مارنے کی کوشش کی تھی

اس کا دوبارہ پاکستان آنا ایک مقصد تھا جو اسے قسمت لے کر آئی تھی یہ  
تو وقت نے ہی بتانا تھا  
اگر باقر صاحب نے اسے ڈھونڈا تھا پر حملہ کرنے والا کون تھا اس کو ماں  
کو جیل میں ڈرانے والا کون تھا اس وقت اس کے دماغ میں مختلف  
سوچے چل رہی تھی



وہ گھر میں داخل ہوئے تو نور جلدی سے باہر نکلی اس جلدی میں اس نے  
ہادی کا ہاتھ چھوڑ دیا  
ہادی نے حیرت سے اپنے ہاتھ کو دیکھا اور ایک دفعہ سامنے کھڑی نور کو  
جو اس وقت تبریر کے گلے لگی تھی

چشت صاحب ہادی سے ملنے کے لیے آگے آئے تو وہ دو قدم پیچھے ہو گیا  
ہم چلے میں تھک گیا ہو۔۔۔۔۔ وہ نور کو دیکھتے ہوئے بولا جو نوال کے  
ساتھ کھڑی تھی

کہا بیٹا میں نے اوپر والا پور لیشن تیار کر دیا تم دونوں کے لیے نور ہادی کو  
اوپر لے جاؤ

نور جلدی سے آگے آئی چلے آئیں۔۔۔۔۔  
ہادی منع کرنا چاہتا تھا پر نور کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر منع نہیں کر  
پایا

نور اور ہادی اوپر آئے تو کمرے میں آتے ہی ہادی نے نور کو کھینچ کے  
سینے سے لگایا

پہلے تو نور پریشان ہوئی میں آپ کے پاس ہی رہو گی۔۔۔۔۔ وہ اس  
کے گرد حصار بنا کر بولی





نور واثر روم سے باہر آئی تو ہادی لیپ ٹاپ لے کر بیٹھا تھا  
کافی دیر ادھر بیٹھنے کے بعد جب ہادی کو بڑی کنٹرول نہ ہوا تو اٹھ کر اس  
کے پاس گئی لیپ ٹاپ گود سے اٹھا کر ٹبل پر رکھا اور خود اس کی گود میں  
بیٹھ گئی

بازو سے اس کے گرد حصار بنا کر اس کے سینے پر سر رکھ گئی  
ہادی اسے دیکھ کر مسکرایا  
کیا ہوا میرے کا کے کو۔۔۔۔۔

آپ میرے ساتھ آئے ہیں۔۔۔۔۔  
اور تب سے اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ وہ لیپ ٹاپ کو  
گھورتے ہوئے بولا  
جیسے زندہ نکل جائے گی

ہادی نے مسکرا کر اس کے گرد حصار بنایا

جہاں میرا کا کا کہے گا۔۔۔۔۔

اور کے

تم جاؤ میں یہی ہو۔۔۔۔۔

نور

وہ دونوں نیچے آئے تو سب ٹبیل پر بیٹھے تھے جیسے ان کا انتظار ہو





ہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسے بھاگ کر ہگ کرتے چیخی

مجھے لگا آپ میرے بغیر سو گئے۔۔۔۔۔

میرا بچہ آتا تو میں سوتانہ۔۔۔۔۔

وہ اسے ایک کمرے میں لائی اور ساری لائٹ آن کی

یہ کمران کے پورشن کا ہی حصہ تھا اس میں تین کمرے میں جس میں دو

بیڈروم ایک سٹڈی روم اور ایک لاونج تھا

وہ سٹڈی روم میں داخل ہوئی تو کتابیں تو نہ ہونے کے برابر تھیں

پراس کی ایک سائٹ کی دیوار میں بڑی سی ایل ای ڈی لگی ہوئی تھی

دوسری دیوار میں ایک رینگ تھی جبکہ دودیاؤں میں تصویریں تھی





نور ہادی کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی  
وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر پاس صوفے پر بیٹھا گی جبکہ خود اس کے پاس بیٹھ کر  
اس کے سینے پر سر رکھا۔۔۔۔۔  
کافی دیر بعد اس نے محسوس کیا کہ وہ سو گئی ہے تو اسے اٹھا کر اپنے کمرے  
میں لے آیا  
بلیکٹ اچھی طرح اوڑھ کر ساتھ لیٹ کر اس کو اپنے حصار میں لیا اور  
آنکھیں موند گیا

تبریر کمرے میں آیا تو نوال بستر پر بیٹھی تھی  
تبریر نے اس کی گود میں سر رکھا

کیا سوچا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں میں سوچ رہی تھی کہ اگر ہادی ٹھیک ہے تو انٹی کہا

ہے۔۔۔۔۔

یہ تو ہادی سے پوچھنے پر ہی پتا چلے گا۔۔۔۔۔

آپ کو نہیں لگتا کہ چاچو کی موت کوئی حادثہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

لگتا تو یہ میں کو شش کرو گا ہادی سے بات کرنے کی ابھی تو وہ نور کے

علاوہ کسی سے بات ہی نہیں کرتا

ویسے وہ نور سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔۔۔

سب کے سامنے بھی اسے خود کھانا کھالارہے تھے۔۔۔۔۔ نوال مسکرا

کر بولا

بیگم یہ کام میں بھی کر سکتا ہو۔۔۔۔۔

آپ کو تو بس موقع چاہیے مجھے تنگ کرنے کا۔۔۔۔۔

توبہ بیگم الزام نہ لگائے۔۔۔۔۔  
میں نور نہیں ہو جو آپ بات کر کہ مکر جائے گے۔۔۔۔۔ نوال مسکرا  
کر بولی

تو تبریر نے قہقہہ لگایا  
ویسے میں نور کے لیے بہت خوش ہو۔۔۔۔۔  
ہممممم یہ تو ہے دادا ابو کا انتخاب اچھا ہے۔۔۔۔۔  
ویسے میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ گھر والوں کو کوئی گڈ نیوز سنائی جائے  
کیسی گڈ نیوز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نوال نہ سمجھی سے بولی  
ارے نور کو پھوپھو بنانے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تبریر مسکرا کر بولا تو نوال  
کان تک سرخ پڑھی

ہادی جو گنگ سے واپس آیا تو رقیہ بیگم ہال میں بیٹھی تسبی پڑھ رہی تھی  
 وہ کمرے میں آیا تو نور ابھی تک سو رہی تھی  
 کافی کی طلب تو تھی پر وہ کسی کو نہیں کہہ سکتا تھا  
 تو وہ فریش ہو کر نیچے آگیا

دیکھا تو رقیہ بیگم اب وہاں نہیں تھی سر جھٹک کر وہ کچن کی طرف گیا  
 ارے ہادی تم یہاں -----  
 جی وہ مجھے -----

کچھ چاہیے مجھے بتاؤ میں بنا دیتی ہو ----- وہ جلدی سے آگے آئی  
 مجھے ایک کپ کافی چاہیے تھی  
 تم بیٹھو میں بنا کر دیتی ہو -----  
 نہیں میں کر لو گا آپ کو تکلیف ہوگی -----









ہادی تم میرے ساتھ آفس چلو گے۔۔۔۔۔

گے۔۔۔۔۔ ہادی کی جگہ جواب نور کی طرف دے آیا

کیوں کہ میں کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔

# جس پر وہ مسکرا دیا

نہیں جائے گے وہ کیونکہ وہ میرے شوہر ہے اور آپ مجھے ڈانتے

\_\_\_\_\_ے

تو میرا بھی کزن ہے۔۔۔۔۔

وہ نہیں جائے گے۔۔۔۔۔ نور چچ طویل پر مارتے ہوئے بولی



ہادی تو حیرانی سے دیکھ رہا تھا  
کون سے نوالہ-----  
دادا ابو-----

چشمیت صاحب جو اس تینوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے اس کی آواز پر  
الرٹ ہوئے

تبریر باز آؤ-----

ایسے نہیں غصے سے-----

اوئے گدھے باز آ----- رقیہ بیگم تبریر کو اپنی چھڑی سے  
مارتے ہوئے بولی

جس پر نور نے قہقہہ لگایا جبکہ تبریر بچارہ کر رہ گیا  
ناشتے کے بعد تبریر آفس چلا گیا اور چشمیت اور باقر صاحب کسی دوست  
کی طرف چلے گئے

رقتیہ اور نرمین بیگم لاونچ میں بیٹھی تھی  
نور اور ہادی نیچے آئے

-----



ارے بیٹا کہی جارہے ہو۔۔۔۔۔  
جی ماما آئس کریم کھانے اس کے بعد ہم آفس جائے گے۔۔۔۔۔  
اس نے پہلے کہ نرمین بیگم کچھ کہتی مشبہ حال میں داخل ہوئی  
ارے نور تم۔۔۔۔۔  
اسلام علیکم آپی۔۔۔۔۔

و علیکم السلام-----

یہ کون ہے----- اس نے نور کے پاس کھڑے ہادی کی طرف اشارہ کیا

ہادی نے ایک نظر اس کی طرف دیکھ کر اپنی توجہ موبائل کی طرف کر لی یہ ہادی ہے میرے شوہر-----

اور ہادیہ مشبہ پھوپھو کی بیٹی----- نور نے دونوں کا تعارف کروایا اسلام علیکم----- مشبہ نے ہاتھ آگے کیا

و علیکم السلام----- اس نے موبائل میں مصروف ہی خوب دیا پر ہاتھ کو مکمل طور پر اگنور کیا تھا

جس نے مشبہ شرمندہ سی ہوگی

گاڑی صبح ہی ملی تھی ہادی کو باقر صاحب نے منع کیا تھا گاڑی

ہے وہ وہی استعمال کر لے پر ہادی کے منع کرنے پر چھپ ہو گے





علی بھائی۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ باہر جاتا نور جلدی سے بولی  
جی۔۔۔۔۔

میرے لیے پیزا۔۔۔۔۔

میرے پاس پیسے نہیں ہے۔۔۔۔۔

اوکے میں آپ کو کل سے کام پر آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔

آپ دونوں سے اچھے تو میرا حیدر بھائی ہے۔۔۔۔۔

میں کام پہ کیوں نہ آؤ اور آپ اپنے حیدر بھائی سے ہی پیزا

کھاؤ۔۔۔۔۔

کیوں مکہ میں نے آپ کو نکال دیا۔۔۔۔۔ وہ اپنے بیگ سے موبائل

نکالتے ہوئے بولی

کیوں نکالا۔۔۔۔۔

اس نے چھپ رہے کا اشارہ کیا اور ایک نمبر ڈائل کیا جو پہلی بل پر اٹھالیا گیا

جی گڑیا۔۔۔۔۔ اور ایک گھمبیر آواز گونجی  
بھائی مجھے پیزا کھانا ہے۔۔۔۔۔ حیدر تھوڑا حیران ہوا  
کیا۔۔۔۔۔

پیزا۔۔۔۔۔  
وہ منہ بسور کر بولی  
گڑیا میں یہاں سے کیسے آپ کو پیزا بجھ دو ہادی کہا ہے۔۔۔۔۔  
وہ یہی ہے۔۔۔۔۔

چلو میں پیسے بجھ دیتا ہوں آپ آڈر کر لو۔۔۔۔۔ کچھ سوچ کر بولا  
پیسے کیسے بجھے گے۔۔۔۔۔  
وہ آپ نہیں سوچو۔۔۔۔۔

او کے۔۔۔۔۔

نور نے کنفیوز سی ہوئی پر او کے کہہ کر کال کاٹ دی  
اور جھٹلا کر تبریر اور علی کی طرف دیکھا  
جس پر ان دونوں نے قہقہہ لگایا

ہا۔۔۔۔۔

وہ کر سی سے اٹھ کر اس کے پاس آئی اور اس کے سینے پر سر رکھا  
جی میرا بچہ۔۔۔۔۔ وہ جو موبائل میں مصروف تھا اس کی طرف  
متوجہ ہوا

اور اس کر گرد حصار بنایا

چلو تبریر پیزا منگوا کر دو۔۔۔۔۔ وہ ذرا رو ب سے بولا تو علی باہر چکا گیا  
جبکہ تبریر نے جلدی سے پیزا آڈر کیا جبکہ تبریر لیپ ٹاپ پر مصروف ہو  
گیا

-----

کیا ہوا میرے کا کے کو----- وہ جو منہ کہ ڈیزائن بنانے میں  
مصروف تھی سینے سے سر نکال کر اس کی طرف دیکھا  
کچھ نہیں-----

کہہ کر اس کی گردن میں چہرہ چھاپا گی-----

یہ لڑکی اسے مروا کر ہی دم لے گی وہ بس سوچ ہی سکا اور موبائل پر  
متوجہ ہو گیا تھوڑا دیر بعد مشبہ آفس میں داخل ہوئی تو نور ہادی کی گود  
میں سر رکھ کر سو رہی تھی جبکہ تبریر سربراہی کر سی پر بیٹھا اپنے کام میں  
مصروف تھا

مشبہ کو اندر آتے دیکھ تبریر کے ماتے پر بل پڑھے وہ ہادی کے سامنے  
کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا

ہادی نے اس کہ آنے پر تبریر کے ماتے پر بل  
محسوس کیے تھے مطلب اس کا آنا اسے پسند نہیں آیا  
ارے آپ یہاں۔۔۔۔۔۔ وہ ہادی کو دیکھ کر خوشگوار موڈ میں بولی  
تو ہادی نے ابرو اچکا کر اس کی طرف دیکھا  
جیسے کہہ رہا ہو تم سے مطلب۔۔۔۔۔۔  
جس پر وہ گھبرائی

کیوں کہ تمہیں کوئی پریشانی ہے اس کے یہاں آنے سے۔۔۔۔۔۔ تبریر  
چاہ کر بھی چپ نہیں رہ سکا  
نہیں مجھے کیا پریشانی ہوگی۔۔۔۔۔۔  
ہونی بھی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔۔







جو کام ہے علی کو بتادو ہو جائے گا۔۔۔ اس نے بھی سیدھا دفعہ ہونے کا  
کہا جس پر وہ غصے سے باہر آگی

-----

کا کے۔۔۔۔۔

۔ ہادی اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے

بولا

ایک بات پوچھو۔۔۔۔۔ تبریر جو اس کی طرف دیکھ رہا تھا کچھ سوچ کر

بولا

ہمممممم

جب چاچو کے ساتھ وہ حادثہ ہوا تم پاکستان کیوں نہیں آئے۔۔۔۔۔



ان کو وفات کے بعد بہت کچھ ہوا تھا جس میں سب سے زیادہ نقصان

تمہارے بعد پھوپھو کا ہوا تھا

وہ کیسے-----

اس سے پہلے کہ تبریر کچھ بتاتا نور کسمپائی

ہا۔۔۔۔۔

جی میرا بچہ-----

میرا پیزا۔۔۔۔۔ آنکھیں ہنوز بند تھی

اٹھ کر کھالے۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا

تھوڑی دیر بعد نور اٹھ کر واشروم کی طرف چل دی جبکہ تبریر نے کال

کر کہ کسی لڑکی کو بلایا

یہ پیزا گرم کر دے۔۔۔۔۔

جی کہہ کر وہ باہر نکل گی نور باہر آئی تو تھوڑی دیر میں وہ پیزادے گی  
جس کے ساتھ نور نے سکون سے انصاف کیا پر غصے میں اس نے تبریر کو  
ایک دفعہ بھی کھانے کا نہیں کہا تھا

-----

شام کو وہ تینوں گھر آئے تو سب لاونچ میں تھے  
ارے بچوں اتنی دیر لگا دی۔۔۔۔۔ نرین بیگم مسکرا کر بولی  
آپ کی بیٹی کا فرمائشی پروگرام جاری تھا ماما میں بتا رہا ہوں اسے سمجھائے یہ  
بہت تنگ کرتی ہے ہادی کو۔۔۔۔۔  
توبہ توبہ عورتوں والے کام چھوڑ دے۔۔۔۔۔ نور کانوں کا ہاتھ لگاتے  
ہوئے بولی









مشتبہ اپنے دماغ کو تیزی سے استعمال کر رہی تھی کافی سوچ کر اس نے  
کال ملائی

ہیلو-----

ہممممم میرا کام ہو جانا چاہیے جیتے پیسے کہو گے مل جائے گے-----

اور کام ایسا کرو کہ اصل لگے سب کچھ-----

اور کام جلدی سے جلدی ہو جانا چاہیے میں اب مزید ان دونوں کو ساتھ  
برداشت نہیں کر سکتی-----

سامنے والی کی سن کر اس نے اوکے کہہ کر

کال کاٹ دی

کال کاٹ کر وہ باہر آئی وہ ہادی سامنے لیپ ٹاپ لے کر بیٹھا تھا

وہ اپنی کام میں پوری طرح مصروف تھا









جو کبھی مسکرا کر تبیر کو دیکھتی تو کبھی ہادی کو

بولا تو سب نے اس کی طرف دیکھا

مجھے نہیں کرنا کمرے میں چلے۔۔۔۔۔ وہ منہ بسورتے معصومیت سے بولی

[illegible]

کیا بات ہے میری طرف دیکھو۔۔۔۔۔ وہ اس کے رونے پر ایک دم پریشان ہوا تھا

<https://www.zubinovelszone.com/>





نوال بھی ساتھ ہی تھی پیزا کھا کر بیٹھے ہی تھے کہ ملازمہ نے ایک

انولپ

نوال کو دیا

نوال نے انولپ کھولا تو اس کی تصویر دیکھ کر وہ ایک دم حیران ہوئی

یہ-----

اسے اس طرح کھڑے دیکھ کر نرمین بیگم نے آگے بڑھ کر وہ تصویر

پکڑی

جبکہ وہ بھی تو حیران سی کھڑی تھی

، ماما کیا ہوا۔۔۔۔۔

نور جلدی سے آگے آئی وہ تصویر پکڑ کر ہادی کے ساتھ بیٹھی اس

سے پہلے کے نور تصویر دیکھتی ہادی نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لی

کا کہ آپ اپنے بھائی کو کال کرو گھر آئے۔۔۔۔۔

جبکہ تصویرے وہی ٹبل پر رکھ دی

-----

تھوڑی دیر تک سب حال میں جمع تھے  
نوال کی آنکھوں میں کچھ نہیں تھا نہ دیکھ نہ غصہ نہ غم  
بس وہ چھپ تھی۔۔۔۔۔  
تبریر گھر میں داخل ہوا تھا پیچھے ہی مشبہ بھی تھی  
وہ تب سے باہر کھڑی تھی بس یہ ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ وہ تبریر کے  
ساتھ ہے

کیا ہوا نور۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے بولا  
جبکہ جب نظر نوال پڑھ پڑھی تو حیران ہوا



کیا ہوا۔۔۔۔۔

تبریر نے وہ تصویرے دیکھ کر نوال کی طرف دیکھا  
نوال۔۔۔۔۔ وہ اس کے پاس آتے ہوئے بولا۔

تو نوال نے تبریر کی آنکھوں میں دیکھا جہاں غصے کے ساتھ یقین ٹوٹنے  
کی کرچیا بھی تھی

ہو کیا گیا ہے کس بات کا سوگ ہے۔۔۔۔۔ مشبہ آگے آتے ہوئے بولی

پر تصویرے دیکھ کر ایک دم شاک ہوئی

یہ کیسے ہو سکتا ہے تبریر یہ کیسی پتا چل سکتا ہے میں تو تم پر یقین کیا تھا تو

—

نوال دیکھو اس میں میرا کوئی قصور نہیں

-----

میں تمہیں بتانا چاہتی تھی پر تبریر نے منع کیا تھا۔۔۔۔۔  
اب میرا کیا ہو گا کوں کریں گا مجھ سے شادی۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے  
بولی

نوال نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا

اپنے بابا کو بلاؤ۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ مشبہ حیران ہوئی وہ اسے اس بات کو امید نہیں تھی

کیا کہا۔۔۔۔۔





دو ٹکے کی لڑکی۔۔۔۔۔ سکندر صاحب غصے سے پھنکارے  
 ان کا ہاتھ بھی اٹھا پر ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا۔۔۔۔۔  
 خبردار میری بیوی پر ہاتھ اٹھایا تو۔۔۔۔۔ تبریر ان کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے  
 غصے سے بولا

جبکہ سکندر صاحب کو غصہ سوانیزے پر پہنچا  
 یہ تربیت کی آپ نے اپنے بچوں کی۔۔۔۔۔  
 آپ کی تربیت بھی نظر آرہی ہے ہمیں۔۔۔۔۔ چشمت صاحب نے  
 تصویرے کی طرف اشارہ کیا  
 جس پر سکندر صاحب نظریں چراگے  
 اب وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتے تھے غلطی ان کی اپنی اولاد کی تھی جس پر  
 صبر کا گھونٹ بھر کر وہ گھر آگے

وہ کمرے میں داخل ہوا تو نور جلدی سے اس کے گے لگی

ہا۔۔۔۔۔

جی میرا کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کہا تھے اتنی دیر سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ سوئی جاگی کیفیت میں بولی  
میں واک کے لیے گیا تھا میرا کا کا ابھی تک فریش کیوں نہیں

ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسے باہوں میں بھر کر صوفے پر لاتے ہوئے بولا

نیند آئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں بند کرتے بولی جو پہلے ہی مشکل

سے کھول رہی تھی





اور تم نے یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے چلو فریش ہو کر آؤ اور ناشتہ  
کرو۔۔۔۔۔

ہاں باہر مجھے بتائے بغیر چلے گے۔۔۔۔۔ نور پُر سوچ انداز میں بولی  
ہاد نے ناشتہ کیا۔۔۔۔۔ چشمت صاحب نے اپنی پوتی کو دیکھا جو اس کے  
بغیر ایک منٹ نہیں گزارتی تھی

جوس پیا تھا اس نے صبح تم جاؤ فریش ہو کر آؤ۔۔۔۔۔  
جی کہہ کر اس نے منہ بنا اور اوپر کی طرف چل دی  
فریش ہو کر وہ نیچے آئی اور نرمین بیگم کی ڈانٹ کے بعد دو تین نوالے کھا  
کر ناشتے سے جان چھڑوائی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔





ب۔۔۔۔۔بہ۔۔۔۔۔بھا۔۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔نور روتے

ہوئے بولی

گڑیا کیا ہوا سب ٹھیک ہے ہادی کہا ہے اور تم رو کیوں رہی

ہو۔۔۔۔۔حیدر ایک دم پریشان ہوا

بھائی ہادی۔۔۔۔۔

ہاں کیا ہوا ہادی کو اس نے کچھ کہا تمہیں مجھے بتاؤ میں ابھی اس سے پوچھتا

ہو۔۔۔۔۔

بھائی ہادی پتا نہیں کہا ہے میرا فون بھی نہیں اٹھا رہے صبح سے گھر نہیں

آئے۔۔۔۔۔نور روتے ہوئے بولی

کیا۔۔۔۔۔حیدر ایک دم پریشان ہوا

ابھی صبح بات ہوئی تھی اس کی وہ ٹھیک تھا۔۔۔۔۔

اوکے ریلیکس نور۔۔۔۔۔دیکھو میری بات سنو







پچھے ہی تھکا ہارا تبریر گھر داخل ہوا۔۔۔۔۔

ہم نے سب جگہ دیکھ لیا۔۔۔۔۔

ہسپتال چیک کیے۔۔۔۔۔ حیدر کچھ سوچ کر بولا

پولیس کمپلین کر دی ہے اچھے اچھے سارے ہسپتال چیک کر لے

ہے۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔ حیدر موبائل کان سے لگا کر بولا

ہمممم۔۔۔۔۔ سامنے والے کی سن کر وہ اتنا ہی بول پایا

دیکھو اس پارک کے آس پاس چھوٹے چھوٹے جتنے بھی ہسپتال کلینک

ہے سب پہ چیک کرو اسے زمین کھاگی کیا تم لوگوں کو کس چیز کے پیسے

دے رہا تھا میں۔۔۔۔۔

حیدر غصے سے بولا

صاحب جی ہم کو شش کر رہے ہے۔۔۔۔۔



وہ چھوٹی چھوٹی گلیوں سے ایسے گزر رہا تھا جیسے انھیں بچپن سے جانتا ہو۔۔۔۔۔

ایک چھوٹے سے گھر کے آگے جا کر اس نے دروازہ بجایا  
لکڑی کا دروازہ تھا جو کہ تقریباً ٹوٹا ہوا تھا

چھوٹا سا گھر تھا دو کمرے ایک کچن اور چھوٹا سا صحن جس میں ایک بڑا سا  
درخت تھا۔۔۔۔۔ جس کی چھاؤں میں ایک بڑھیا بیٹھی تھی حیدر  
نے آگے بڑھ کر ان سے پیار لیا تبریر تو حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا لگتا  
نہیں تھا کہ وہ ایک امریکہ کو بزنس مین ہے۔۔۔۔۔

تبریر کو حیران چھوڑ کر وہ آگے چلا گیا  
وہ کمرے میں داخل ہوا تو ہادی سامنے چار پائی پر لیٹا ہوا تھا انکھیں بند  
تھی جبکہ سر پر پیٹی کی گئی باقی جسم پر بھی زخم تھے  
حیدر نے آگے بڑھ کر اس کے سارے زخم دیکھے

تبھی ایک آدمی اندر داخل ہوا وہ کوئی تیس سال کا آدمی تھا جسم پر کافی محنت کی تھی اس نے

خود کو ابھی بھی ینگ ہی رکھا ہوا تھا

اسلام سرکار-----

وہ سر جکھا کر ادب سے بولا

وعلیکم اسلام-----

کہتے ہی حیدر سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا

کون تھا۔۔۔۔۔ کافی دیر بعد حیدر گھمبیر لہجے میں بولا

وہ آدمی دوسرے کمرے میں گیا اور ایک لفافہ لے کر آیا

حیدر نے لفافہ پکڑ کر اس میں موجود تصویرے نکالی اور ایک ایک کر کے دیکھی

حیدر نے ابرو اچکا کر تبریر کی طرف دیکھا جیسے پوچھا ہو کیا تم جانتے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میں جانتا تو نہیں پر پتا لگوالے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
کچھ پتا لگا کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں صاحب جی۔۔۔۔۔ وہ سر جکھا کر بولا

تم اپنا کام جاری رکھو۔۔۔۔۔ پانچ منٹ بعد حیدر پھر سے بولا  
اور ہادی کو اٹھانے لگا

تبریر کی مدد سے اسے گاڑی میں ڈالا

مجھے ایک ایک پل کی خبر چاہیے سب کو فارم ہاؤس پر جمع  
کرو۔۔۔۔۔ کہتے اس نے آنکھوں میں چشمہ لگایا اور گاڑی آگے  
بڑھائی

گاڑی سڑک پر لاتے ہی اس نے نور کو کال



ملائی۔۔۔۔۔

گڑیا۔۔۔۔۔

بھائی ہادی۔۔۔۔۔ نور جلدی سے بولی

وہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں گھر آ رہا ہوں میرے آنے تک آپ چینج کرو

پتہ وہ آپ کو ایسے دیکھے گا تو غصہ کریں گا

جی۔۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔۔ کہہ کر حیدر نے کال کاٹی اور گاڑی ہسپتال کے سامنے روک

دی

ایک گھنٹے میں اس کا مکمل چیکپ کروا کر اب وہ ایک شاپ پر تھے وہاں

سے چینج کروا کر وہ لوگ گھر کر راستے پر آئے

سارے راستے میں ہادی اور حیدر نے کوئی بات نہیں کی تھی جبکہ تبریر

بھی چپ ہی تھا

-----

وہ لوگ گھر میں داخل ہوئے تو

تبریر سب سے آگے تھا

نور بھاگ کر آئی پر ہادی کو پیٹوں میں دیکھ کر وہی رک گئی

ہادی-----

وہ جو سر جکھا کر چل رہا تھا اس کی آواز پر سر اٹھا کر اس کی طرف تھا جس

کو پورے چوبیس گھنٹوں بعد دیکھ رہا تھا

اس کی روئی روئی سی لال آنکھیں سرخ ہوتی ناک آنکھوں میں

بے چینی اور تڑپ واضح تھی

ہادی۔۔۔۔۔ اس کے گلے لگتے ہی بچوں کی طرح اونچی آواز میں رونے لگی

اس کی آواز پر سب اس طرف متوجہ ہوئے

بس میرے روندے بچے۔۔۔۔۔ ہادی نے اس کے گرد حصار بنایا

میں ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ اس کی کمر تھپتار ہاتھا

نرمین بیگم آگے آئی۔۔۔۔۔

ہادی میرا بچہ۔۔۔۔۔ انھوں نے روتے ہوئے اسے گلے سے لگایا

اس گھر میں وہ اس عورت کو جھٹک نہیں سکتا تھا

میرا بچہ کیسا ہے۔۔۔۔۔ انھوں نے روتے ہوئے اس کی سر پر بوسہ

دیا

میں ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

چشمت صاحب بھی آگے آئے اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہوتا حیدر نے

آگے آکر اس کا بازو پکڑا

ہادی نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا

جو آنکھوں سے اسے ٹھہر جانے کہہ رہا تھا آنکھوں میں التجا تھی اسے پتا

تھا اس کام پر بعد میں ہڈیاں ٹوٹ جائے گی پر ابھی یہ

لازمی تھا

چشمت صاحب نے ہاپتے ہوئے اسے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

گلے سے لگاتے ہی ان کے آنسو نکل گے وہ رونا نہیں چاہتے تھے پر خود کو

روک نہیں پائے

ہادی چاہ کر بھی اپنے ہاتھ بڑھا کر ان کے گرد حصار نہیں بنا پا رہا تھا یہ اس

کا اپنا سگار شتہ تھا







نور کے ہاتھ میں جو چیزیں آرہی تھیں وہ ہادی کی طرف پھینک رہی تھیں  
جبکہ وہ اپنے بچاؤ میں ہلکان ہو رہا تھا  
کا کے کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ زور سے چلایا

پر وہ سن کہا رہی تھی

وہ تو جو ہاتھ میں آرہا تھا پھینکتی جا رہی تھی  
تھک ہار کر جب وہ بیٹھ گی تو اونچی آواز میں رونے لگی ہادی نے ایک نظر  
کمرے کی طرف دیکھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے نفاست سے سمجھا ہوا تھا اور  
اب کوئی بھی چیز اپنی جگہ پہ نہیں تھی اور ایک نظر نور کی طرف جواب  
اونچی آواز میں رورہی تھی اس کے رونے پر وہ ایک دم پریشان ہوا  
کا کے۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے اس کے پاس آتے ہوئے بولا

کیا ہوا میرے کا کے کو۔۔۔۔۔ نور نے ایک نظر ہادی کی طرف دیکھا

اور چہرہ موڑ لیا

ہادی نے اس کا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا کیا بات ہے میرا کا کا اتنے غصے

میں کیوں ہے۔۔۔۔۔

آپ مجھے بتا کر نہیں گے تھے اکیلے کیوں گے تھے اگر آپ کو کچھ ہو جاتا

تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ سو سو کرتے بولی ہادی نے اسے بازو سے پکڑ

کر اپنے پاس کیا اور سینے سے لگایا

بس میرا بچہ۔۔۔۔۔

رونا نہیں ہے میں تو بس

یوں ہی نکل گیا تھا مجھے تھوڑی پتا تھا یہ ہو گا۔۔۔۔۔

سوری میرا بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ نور کے گرد حصار تنگ کرتے بولا تو نور

کسمسا کر باہر نکلی آپ کو چھوٹ لگی ہے۔۔۔۔۔



او کے کہہ کر حیدر نے کال کاٹ دی جبکہ نور اب ہادی سے اس کے زخم  
کے بارے میں پوچھ رہی تھی

-----

تبریر کمرے میں داخل ہوا تو نوال کمرے میں نہیں تھی اس حادثے کے  
بعد نوال سے بات نہیں ہوئی تھی  
اس دن تو اس نے بات کرنے کی کوشش کی تھی پر نوال نے کوئی جواب  
نہیں دیا تھا اگلے دن ہادی کو مسئلہ بن گیا تو وہ ساری رات گھر نہیں آیا  
اس وقت اسے نوال اپنے کمرے میں چاہیے تھی پر جناب کے مزاج ہی  
نہیں مل رہے تھے

ابھی وہ اس کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ نوال چائے لے کر اندر داخل ہوئی اور اس کے پاس سائٹیل پر رکھ کر پلیٹنے لگی تو ہادی نے اسے بازو سے پکڑ کر پاس بیٹھایا

اسے کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا  
اور ہاتھ پکڑ کر سر میں رکھا مطلب سکون چاہیے  
نوال چھپ چاپ اس کے سر میں انگلیاں  
چلانے لگی

تھوڑی دیر بعد نوال نے اس کو سر تیکے پر رکھا اور جانے لگی تو وہ جو  
آنکھیں بند کیے لیٹا تھا جلدی نے اس کی کلائی پکڑ کر کھنچا تو نوال اس کے  
کشادہ سینے سے ٹکرائی  
کب تک چھپ رہے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔۔ وہ نوال کی گھوری کو انگور  
کرتے بولا





آپ نے مجھے ایک دفعہ نہیں اس کے بارے میں بتایا اگر میں ان  
تصویروں پر یقین کر لیتی تو-----

تبریر اس کے چہرے پر بوسہ دیتے ہوئے بولا

شاید میں اس پر یقین پر لیتی اگر اس دن میں اسے آپ کے آفس میں  
ویٹ کرتے نہ دیکھا ہوتا۔۔۔۔۔

یہ سب نہیں سوچو تبریر باقر کی زندگی میں نوالہ احمد کے علاوہ کوئی نہیں آ  
سکتا۔۔۔۔۔

کہہ کر اس نے لائٹ آف کر دی اور اس میں کھوتا چلا گیا۔۔۔

دروازے پر دستک ہوئی تو نور نے اٹھ کر دروازہ کھولا  
 جبکہ ہادی موبائل لے کر بالکنی میں چلا گیا کسی کو مسیج کر کہ وہ سامنے  
 دیکھنے لگا جہاں سورج غروب ہو چکا تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کافی  
 سوچ کر اس نے ایک اور سے مسیج کیا اور کمرے کی طرف چل دیا کمرہ  
 میں آیا تو کمرہ صاف ستھرا تھا جبکہ واش روم سے پانی کی آواز آرہی تھی  
 میں بیڈ کر بازو سر کے نیچے رکھ کر لیٹ گیا جبکہ ٹانگے بیڈ سے نیچے ہی  
 تھی جبکہ آنکھیں بند تھی

نور واش روم سے باہر نکلی تو ہادی تو لیٹے دیکھ کر پریشان ہوئی

ہادی  
 ہمممممم

کیا ہوا۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے اس کے پاس آئی

تبھی ملازم کمرے میں داخل ہوئی

بی بی جی میڈم صاحبہ نے یہ سوپ بجھا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ رکھ دے۔۔۔۔۔

ملازمہ سوپ رکھ کر چلی گی جبکہ نور نے اٹھ کر دروازہ بند کیا

ہادی۔۔۔۔۔ وہ اسکے ماتے سے بال پیچھے کرتے ہوئے بولی

جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کو بخار ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ ایک دم پریشان ہوئی کیوں کہ اس کا

ہاتھ اب اس کی گردن پر تھاماتے پرپٹی کی وجہ سے پتا نہیں چل سکا

ہادی نے مشکل سے آنکھیں کھول

کر نور کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

نور تم میرے پاس رہو۔۔۔۔۔ اس نے نور کو اپنے حصار میں لیا



دیکھے موسم کی وجہ سے بخار ہو رہا ہے  
میں یہ میڈیسن لکھ دیتا ہوں وہ کھالائے اور ان کا خیال رکھے  
ڈاکٹر پر وفیشنل انداز میں بولا  
جی۔۔۔۔۔ کہہ کر تبریر ڈاکٹر کو لے کر باہر چلا گیا  
جبکہ باقی سب ہادی کی حالت دیکھ کر  
پریشان تھے تبریر واپس آیا تو حیدر اس کے ساتھ تھا  
حیدر نے ڈاکٹر کی دی میڈیسن دیکھی اور ایک نمبر ڈائل کر کے باہر چلا  
گیا

-----

ڈاکٹر اچانک طبیعت خراب کیسے ہو سکتی ہے  
یہ میڈیسن یہاں ڈاکٹر نے دی ہے کچھ سمجھ نہیں آرہی  
جی جی۔۔۔۔۔

میں کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔۔ سامنے والے کی بات سن کر کہا  
اور اوکے کہہ کو کال بند کر دی

حیدر پریشانی سے بیٹھا اس کی طرف دیکھا  
اس کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے  
اچانک اس پر حملہ ہونا۔۔۔۔۔

کون تھا جو اس کا دشمن تھا پاکستان میں تو وہ کبھی نہیں آیا تھا تو پھر کون تھا  
کہی یہ وہی تو نہیں ایک ساتھ اس کے ذہن میں مختلف سوچے ایک  
ساتھ چل رہی تھی سمجھ سے باہر تھا کہ ہو کیا رہا ہے



اس نے فارمل ڈریس میں لوگ رکھے اس کی حفاظت کے لیے پر پھر  
 بھی یہ سب سمجھ سے باہر ہوتا جا رہا تھا وہ جتنا اس پہیلی کو سلجھا رہا تھا اتنی  
 ہی الجھ رہی تھی

بیٹا یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔ باقر صاحب اس کے پاس آکر بولے  
 توحید نے سوچوں کر پس پشت ڈالا اور ان کی طرف متوجہ ہوا  
 ابھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا وہ کبھی پاکستان نہیں آیا تو ایسا کون ہے جو اسے  
 نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔۔۔۔  
 خیر آپ کا اس کا خیال رکھے میں صبح چکر لگا لو گا۔۔۔۔۔ وہ اٹھتے  
 ہوئے بولا

تو نرمین بیگم جلدی سے آگے آئی  
 بیٹا میں نے پہلے بھی کہا  
 تھانہ جاؤ تم نہیں مانے اب بھی کہہ رہی ہونہ جاؤ۔۔۔۔۔



اور اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی  
جبکہ نور بول چھوڑے باہر چلی گی

پتا تمہارا باپ بھی بخار میں ایسے ہی میری گود میں سر رکھ کر سوتا تھا  
میرا لاڈلہ بیٹا تھا میں نے بہت دعائیں مانگی تھی اس کے لیے پر شاید قبول  
نہیں ہوئی پر اب تمہیں دیکھ کر لگتا ہے کہ قبول ہو گی ہے تم بالکل اس  
کے جیسے ہو

میں نے بہت سی راتیں ترپ کر گزاری ہے تمہیں سامنے دیکھ کر  
سکون سے ملتا ہے ایک بس اب تو ایک خواہش ہے کہ تمہیں گلے لگا  
لو۔۔۔۔۔ یہ کہہ کر اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر ہادی کے چہرے پر  
گرے جس کو انھوں نے اپنے جھلری بھرے ہاتھوں سے صاف کیا  
وہ کب سے بیٹھی اسے حال دل سنار ہی تھی

وہ بخار میں تھا پر وہ ان کی سن دہا تھا پر حرکت نہیں کر پار ہا تھا  
 دادو کیا ہوا۔۔۔۔۔ نور کمرے میں داخل ہوتے بولی  
 کچھ نہیں میرا بچہ تم دونوں آرام کرو اب۔۔۔۔۔ وہ ہادی کو سر تکیے پر  
 رکھتے ہوئے بولی  
 بیڈ سے اتر کر اس کے سر پر بوسہ دیا اور باہر نکل گئی جبکہ نور اب ہادی کی  
 طرف متوجہ ہوئی  
 اور اس کے پاس بیٹھ کر اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی

Zubi Novels Zone

ہادی کی آنکھوں کھلی تو کمرے میں روشنی تھی اس کو اپنا سر کافی بھاری  
 محسوس ہو رہا تھا اس نے اپنے پاس دیکھا تو نور بیڈ سے ٹیک لگا کر سو رہی  
 تھی



اسلام علیکم -----

و علیکم اسلام ----- باقر صاحب نے مسکرا کر اس کے سر پر بوسہ

دیا

ہادی کی طبیعت کیسی ہے -----

ٹھیک ہے وہ اب ماما ناشتہ ہادی کے لیے -----

تم چلو میں لے کر آتی ہو ----- کہہ نرین بیگم کام کی طرف متوجہ

ہوگی

جبکہ نور جی کہہ کر اوپر کی طرف چل دی

کمرے میں آئی تو ہادی واشر روم سے نکلا تھا

ہادی -----

جی میرا کا کا ----- وہ ٹاول سٹینڈ پر پھینکتے ہوئے بولا

نور نے آگے بڑھ کر اس کے سینے پر سر رکھا







کیوں-----

آپ کو کچھ ہو گیا تو پلیز واپس چلتے ہے۔۔۔۔۔ کہتے ہی اس کی آنکھوں  
میں آنسو آگے

بس میرا روند بچہ۔۔۔۔۔ ہادی کی کمر کے گرد حصار بنا کر اس مزید  
قریب کر گیا جبکہ وہ جلدی سے اس کے سینے میں چہرہ چھاپ گئی  
آپ روتی ہونہ مجھے سانس لینے میں مشکل ہوتی ہے آپ کے آنسو دیکھ  
کر۔۔۔۔۔

پلیز کا کہ۔۔۔۔۔ آپ روئے نہیں میں آپ کے پاس رہو گا اب  
پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی سمجھا کر ہادی نے نور کو چھپ کر وایا اور ناشتہ کروایا  
جائے فریش ہو کر آئے پھر میں اپنے کا کہ کو آئس کریم کھلا کر لاتا  
ہو۔۔۔۔۔

جی کہہ کر نور واشروم کی طرف چل دی  
باہر آکر اس نے ہادی کو میڈیسن کھلائی اور نیچے کی طرف چل دی

-----

ہادی اور نور نیچے آئے تو باقر صاحب حال میں تھے اس کا گاڑی حیدر کے  
پاس تھی

کا کے آپ ادھر بیٹھو میں کال کر کے آتا ہوں۔۔۔۔۔۔

یہ گاڑی لے جاؤ۔۔۔۔۔۔ باقر صاحب ٹبیل پر چابی رکھتے ہوئے بولے

حیدر ابھی گاڑی لے کہ نکلا ہے نور نے آگے بڑھ کر چابی اٹھائی

چلے۔۔۔۔۔۔

جی چلو۔۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ باہر آگیا

نور کو آئس کریم کھلا کر گاڑی فارم ہاوس کی طرف موڑ لی

ہا۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ وہ ڈرائیو کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولا

ہم کہا جا رہے ہے۔۔۔۔۔

ہم فارم ہاوس پر۔۔۔۔۔

کس کا ہے فارم ہاوس۔۔۔۔۔ ایک اور سوال کیا گیا

میرا ہے۔۔۔۔۔

سچی۔۔۔۔۔ آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کے پاس فارم ہاوس بھی

ہے۔۔۔

میں کبھی آیا نہیں وہاں حیدر پاکستان اتار رہا ہے وہ سٹے کرتا ہے

وہاں۔۔۔۔۔

نور نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

اور سرہادی کے کندھے پر سر رکھا

ہا۔۔۔۔۔ کافی دیر بعد وہ پھر سے بولی

جی ہادی کی جان۔۔۔۔۔

ہم واپس کب جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

ہادی نے ایک نظر اپنی بیوی کی طرف دیکھا جو اسے ایک مہینے کے لیے لائی

تھی پر اس پر ہوئے ایک ہی حملے سے ڈر کر اب واپس جانا چاہتی تھی

بتائے نہ۔۔۔۔۔ اسے خاموش دیکھ کر وہ پھر سے

بولی

ہم جلدی ہی چلے جائے گے۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا

جس پر نور مسکرا کر پھر سے اس کے کندھے پر سر رکھ گی



تھوڑی دیر میں وہ فارم ہاؤس پر داخل ہوئے تو ایک لمبے گارڈن کے بعد  
سامنے ایک خوبصورت سہ گھر تھا جسے سفید کچی کی گئی تھی گاڑی پورچ  
میں رکی تو ہادی باہر

نکلا

اور اس کی طرف آکر دروازہ کھولا نور باہر نکل کر حیرانی سے ہر طرف  
دیکھ رہی تھی اس نے اندازہ لگایا تھا کہ ان دونوں کو گارڈن بہت پسند  
ہے

ہر طرف گن پکڑ کر گارڈن میں ترتیب سے کھڑے تھے ان کا  
یونیفارم بھی ایک جیسے تھے

ہادی کے ساتھ اندر داخل ہوئی تو گھر اندر سے اپنی مثال آپ تھا جتنا وہ  
باہر سے خوبصورت تھا اندر سے اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھا وہ

ہادی کے ساتھ لاونچ میں داخل ہوا تو حیدر سامنے صوفے پر لیٹنے کے

انداز میں بیٹھا تھا آنکھیں بند تھی

اسلام علیکم-----ہادی گھمبیر لہجے میں بولا

ہادی کی آواز پر وہ سیدھا ہوا

کیا ہوا پریشان ہو-----وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

نہیں تو-----

کیسی ہے میری گڑیا-----

نور جواد ہر اُدھر دیکھ رہی تھی حیدر کے بلانے پر اس کی طرف متوجہ

ہوئی

جی ٹھیک ہو-----وہ مسکرا کر بولی

آپ جاؤ گھر دیکھ کر آؤ-----ہادی نے نور سے کہا تو

اوکے کہہ کر نور اٹھی اور اوپر کی طرف چل دی







ڈاکٹر مسکرا کر بولی

جس پر تبریر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی  
نرمین بیگم نے آگے بڑھ کر اسے مبارک باد دی تبھی نور ہادی اور حیدر  
گھر میں داخل ہوئے

ماما۔۔۔۔۔ مجھے اس گھر کے ملازموں سے بات کرنی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہادی نرمین بیگم کے سامنے آتے ہوئے بولا

پہلے تو وہ حیران ہوئی تھی پر پھر اس کے ماما کہنے پر مسکرا کر اس کے سر پر

بوسہ دیا

-----









گڑیا جاؤ اس کی میڈیسن لے کر آؤ۔۔۔۔۔ حیدر نور سے بولا جو ہادی کو  
دیکھ کر رو رہی تھی

اس کی حالت پر سبھی پریشان تھے نور نے میڈیسن بوکس لا کر دیا  
تو حیدر نے ان میں سے ایک میڈیسن نکلا کر دی جیسے اس نے چپ چاپ  
کھا لیا

نرمین بیگم نے آگے بڑھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھا اور اس کے  
بالوں میں انگلیاں  
چلانے لگی تھوڑی دیر میں  
گہری نیند میں چلا گیا

یہ سب کیا ہے۔۔۔۔۔ باقر صاحب نے حیدر سے پوچھا  
جو سر جکھا کر کھڑا تھا اس نے ایک نظر سب کی طرف دیکھا اور ایک لمبی  
سانس خارج کی۔۔۔۔۔

مجھے ماضی لکھنے کا اتنا مزہ نہیں آتا تو میں نے شارٹ سہ ہی لکھا ہے  
پر اس طرح لکھا ہے کہ سمجھ آ جائے گی

Zubi Novels Zone

"ماضی"

میں ہادی کو دس سال کی عمر میں قبرستان میں ملا تھا  
ویسے تو میں وہاں روز ہی جاتا تھا پر اُس دن وہاں کچھ نیا تھا وہ تھی اس کے  
رونے کی آوازے۔۔۔۔۔

ہم دونوں ہم عمر تھے اور یتیم بھی زیادہ تو نہیں پر کچھ درد ایک جیسے تھے  
کچھ زخم بھی ایک جیسے تھے

میں نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ کانپ رہا تھا  
پتا نہیں بارش میں وہ سردی سے کانپ رہا تھا کیا غم کی شدت سے بارش  
نے آنکھوں کے آنسو بھی چھپا لیے میں اسے لے کر پاس ہی ایک  
جھوپری میں چلا گیا

ہمیں ملے ایک ہفتہ ہو گیا تھا پر اس نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی تھی  
میں کچھ کہتا تو بس سنتا رہتا بولتا نہیں تھا

رات کو اٹھ کر قبرستان چلا جاتا ہم دونوں ہی چھوٹے تھے وہاں کے  
قوانین کے مطابق ہم کام نہیں کر سکتے تھے پر اس کا بخار میں تپنا دودو  
دن کھانا نہ کھانا سے موت کے قریب کے جا رہا تھا



پھر ایک دن قسمت بدلی اور ایک عورت قبرستان آئی اس نے اپنا نو  
سال کا بیٹا دینا یا تھا پتا نہیں اس کے دل میں کیا آیا وہ ہمیں اپنے ساتھ لے  
آئی

وہ ہمیں جہاں لائی وہ چھوٹا سا ڈپارٹمنٹ  
تھا

دو بیڈ روم لاؤنچ اور اپن کچن اس جھوپڑی  
سے لاکھ درجے بہتر تھا اس عورت نے اس کا علاج کروایا  
ہمیں لگا سب ٹھیک ہو گیا ہم دونوں سکول جاتے وہ کوئی جاب کرتی تھی  
میری نام تھا ان کا ہم انھیں موم کہتے تھے وقت اچھا گزر رہا تھا  
تبھی اس پر حملہ ہوا اور اس کے سر پر چھوٹ آئی

ڈاکٹر نے بتایا کہ زخم گہرا ہے اوپر لیش ہو گا پھر سے بُرا وقت آیا موم نے  
وہ گھر بیچ کر اس کا علاج کروایا پھر بھی یہ جب ٹینشن لیتا اس کی طبیعت  
خراب ہو جاتی

علاج ہو گیا

پھر ہم کرائے کے گھر پر رہنے لگے ہادی گھر آ گیا پھر سے سکول جانا  
شروع کیا آہستہ آہستہ وقت گزرا پھر آٹھ سال بعد ہم دونوں قبرستان  
گئے کیونکہ موم ہمیں چھوڑ گئی ہم بھری دنیا میں پھر سے یتیم ہوئے  
یتیمی چیز ہی ایسی ہے پرانے زخم پھر سے تازہ ہوئے  
پھر دنیا سے یقین اٹھا سہارے لینا چھوڑا خود ایک دوسرے کا  
سہارا بنے  
دن

ٹائم سکول جاتے رات کو کام کرتے کئی دن روڈ پر سو کر گزارے پر جس دن روڈ پر سوتے دنیا جیتنے کا جنون زیادہ زور لگا کر اٹھتا پھر وقت بدلا ہم دونوں نے اپنا بزنس شروع کیا بُرا وقت سب بھول گیا یاد رہی تو موم پر ماضی کو بیماری نے آج بھی پیچھا نہیں چھوڑا

اس کی یہ حالت ہم دونوں کو پندرہ سولہ سال پیچھے لے جاتی ہے حیدر اپنی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا اور اٹھ کر باہر چلا گیا

پر پیچھے چشت اور باقر صاحب شرمندگی سے سر جکھا گئے

نرمین بیگم نے آنسو صاف کر کے ہادی کے سر پر بوسہ دیا جبکہ تبریر نے آنسو بہاتی نور اور نوال کو اپنے حصار میں لیا





میں برباد کر دوا سے -----

وہ میرے حق کی خوشیاں تھی جن پر وہ راج کر رہی ہے ----- وہ  
 غصے سے چیخنی تو حارث صاحب نے اسے گلے سے لگایا  
 وہ پھر غلطی کر گئے انھیں بتانا چاہیے تھا کہ وہ اس کا ہی حصہ ہے پر وہ کیا  
 جانتے تھے یہ آگ ان کی بیٹی کو برباد کر دے گی  
 بیٹا الگ آگ میں جل رہا تھا



چشمیت صاحب سامنے لگے شیشے سے ہادی اور حیدر کو دیکھ رہے تھے جو  
 لوبی میں بیٹھے کسی مینٹگ کی ڈسکشن کر رہے تھے  
 بابا -----



بابا۔۔۔۔۔۔ باقر صاحب نے انھیں بازو سے ہلایا  
 ہم۔۔۔۔۔۔ کہہ کر انھوں نے آنکھوں میں آئی نمی صاف کی  
 ہاں کہو۔۔۔۔۔۔ وہ اب مکمل باقر صاحب کی طرف متوجہ ہوئے  
 نور چاہتی ہے کہ ہادی واپس چلا جائے۔۔۔۔۔۔  
 کیوں۔۔۔۔۔۔ وہ حیران ہوئے تھے  
 آپ بھی جانتے ہیں کیوں مجھے نہیں لگتا کہ مجھے وجہ بتانی  
 چاہیے۔۔۔۔۔۔  
 کیا مطلب ہے ہادی چلا جائے نور کہا رہے گی۔۔  
 رقیہ بیگم جو چائے پی رہی تھی کپ سامنے میز پر رکھتے  
 ہوئے بولی  
 ماں جی ظاہر ہے نور اس کی بیوی ہے وہ اسے چھوڑ کر تھوڑی جائے  
 گا۔۔۔۔۔۔ تبریر نے بھی گفتگو میں حصہ لیا

بلکل-----

باقر صاحب نے بھی ہامی بھرتی

پر بابا مجھے لگتا کچھ ایسا ہے جو چھپا ہوا ہے-----

مطلب-----چشمیت صاحب اب سیدھے ہوئے

مطلب ہمیں بتایا گیا تھا کہ چاچو کی چچی سے لڑائی ہوئی پر نور نے مجھے کچھ

اور بتایا ہے-----جواب باقر صاحب کی طرف سے آیا

اور حیدر نے بتایا نہ کہ ہادی پر حملہ بھی ہوا تھا-----تبریر مزید بولا

اور آپ کو پتا چاچو کا چہرہ ہادی لوگوں بھی نہیں دیکھا تھا انہیں دیکھایا

نہیں گیا

کیا-----باقر صاحب پریشان ہوئے تھے

ایسا کیسے ہو سکتا ہے-----





باقر صاحب نے حیرانی سے اپنی بیٹی کی دیوانگی دیکھی جو آنکھیں بند کر کے بھی اس کے آگے جا کر اسے کاہاتھ پکڑ چکی تھی جبکہ تبریر کو ہاتھ اس نے جھٹک دیا تھا

جبکہ تبریر تو منہ کھولے اپنی چھوٹی بہن کو دیکھ رہا تھا وہ جو اس کے اور نوال کے بغیر سوتی نہیں تھی اب نیند میں ہاتھ جھٹک رہی تھی حیدر کے قہقہے پر وہ شاک سے باہر آیا اور گور کر نور کو دیکھا جواب پوری کوشش کر رہی تھی کہ اس کے سینے میں گھس جائے اب یہ ہماری بیٹی ہے تو بہتر ہے آپ بھول جائے۔۔۔۔۔۔ حیدر مسکرا کر بولا

جبکہ ہادی نے تبریر کو دیکھ کر مسکرا کر نور کے سر پر بوسہ دیا جبکہ اس عمل پر تبریر تو جل بھن ہی گیا جبکہ باقی سب بھی مسکرا دے

تبریر کی آنکھ کھلی تو نوال گہری نیند میں تھی وہ جس دن سے میڈیسن  
لے رہی تھی وہ ایسے ہی سوتی تھی اکثر دن میں بھی سوتی رہتی تھی  
اس بارے میں اس نے نرین بیگم سے کہا تھا



کچھ دن پہلے

ماما-----

جی-----نرین بیگم مسکرا کر بولی

تو تبریر نے ان کو گود میں سر رکھا

ماما نوال سوتی بہت ہے آج کل-----



تو تمہیں اس کے حصے کے کام کرنے پڑتے ہے۔۔۔۔۔ وہ ذرا غصے سے

بولی

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

تو کیسی بات ہے پھر ذرا بتاؤ گے۔۔۔۔۔

بس ایسے ہی پوچھا آپ غصہ کیوں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

اس کو جواب پر نرمین بیگم مسکرا دی

کوئی بات نہیں سوتی ہے تو تم ڈاکٹر سے پوچھ لینا اس کی میڈیسن میں ہو

گی کوئی نشے آوار دوا۔۔۔۔۔

ہمممممم۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ مسکرایا

یہ احساس ہی اتنا پیارا تھا کہ وہ باپ بنے والا ہے۔۔۔۔۔

اس نے مسکرا کر نوال کی بلی پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آیا تو کچن کولائٹ اون دیکھ کر حیران ہوا اس ٹائم  
رات کے گیارہ بج رہے تھے اور ان کے گھر میں سب آٹھ بجے کمروں  
میں چلے جاتے تھے

تم-----

کافی لوگ-----حیدر مسکرا کر بولا

نیکی اور پوچھ پوچھ-----تبریر نے مسکرا کر کہا

تم چل کر بیٹھو ہادی کے پاس-----

کیا ہادی بھی جاگ رہا ہے-----

ہاں-----

تبریر باہر آیا تو ہادی لوبی میں بیٹھا تھا جبکہ نور اب بھی اسی کی گود میں سو  
رہی تھی وہ وہی سے کمرے کی طرف چل دیا



اس نے تبریر کو دیکھ کر ایک نظر ادھر ادھر دیکھا اور چادر سر سے اتاری  
صاحب جی میں نے بارہ سال آپ کا نمک کھایا ہے اب حرام نہیں کروگا  
ویسے تو میں نے باقر صاحب سے ملنے آنا تھا

پر آج مجھے میری بیوی سے گھر میں ہوئے واقع کا پتا چلا تو آپ کے  
پاس ہی آگیا

معافی چاہتا ہوں اس ٹائم پر نشان کیا  
نہیں نہیں پر نشان نہیں آؤ بیٹھو۔۔۔۔۔ حیدر نے پاس پڑتی کرسی کی  
طرف اشارہ کیا

تو اس نے ایک نظر کرسی کی طرف دیکھا اور پھر تبریر کی طرف  
ارے انکل آپ بیٹھے۔۔۔۔۔

تو وہ ملازم کا نپتے ہوئے بیٹھ گیا

ہادی کے اشارے پر حیدر نے اسے ایک گلاس پانی پیلا یا

اب بتائے کیا بات ہے۔۔۔۔۔

صاحب جی میرا باجی صاحب کے ڈرائیور تھے اب میں ان کا ڈرائیور ہو  
 دو بچے ہیں میرا صاحب اتنا دیتے ہیں کہ وقت اچھا گزر جاتا ہے  
 صاحب جی میں بیمار تھا صاحب جی کو ملازم کی ضرورت تھی تو میں نے  
 اپنے بھائی کو بھجھ دیا

وہ کافی دیر سے یہاں آتا تھا پر پیچھلے ایک ہفتے میں وہ بہت امیر ہو گیا وہ  
 جیسے ایک وقت کی روٹی نہیں ملتی تھی وہ ایک دم سے اتنا امیر ہو گیا کہ  
 اب اس کے پاس گاڑی ہے

صاحب جی مجھے نہیں پتا اس نے کیا کیا اور کیا نہیں پر وہ کچھ غلط کر رہا ہے  
 آپ اسے گھر سے دور رکھیں

اپنے بھائی کی تصور ہے کوئی تو دیکھاؤ۔۔۔۔۔ ہادی نے کہا وہ اس نے  
 بٹنوں والے موبائل سے ایک تصور دیکھا

ہادی وہ تصور حیدر اور تبریر کو دیکھائی  
 پر آپ اس وقت کیوں آئے دن میں بھی آسکتے تھے۔۔۔۔۔ حیدر  
 اسے جانچتے ہوئے بولا  
 بلکل صاحب جی میں آسکتا تھا پر میں نہیں چاہتا میں نظروں میں  
 آؤ۔۔۔۔۔

اسے مجھ پہ شک ہے اسے لیے اس نے میرے بیٹے کو اپنے پاس رکھا ہے  
 پر میں جھوٹ نہیں بول سکتا اس لیے مجھے رات کے اندھیرے میں آنا  
 پڑھا

پر تم اندر کیسے آئے۔۔۔۔۔ تبریر نے ایک اور سوال کیا  
 ملازم میرا دوست تھا تو اس نے مجھے آنے دیا۔۔۔۔۔ اس سوال پر وہ ذرا  
 گھبرا یا تھا

اور کچھ بتانا ہے۔۔۔۔۔ نے پوچھا



نہیں صاحب جی۔۔۔۔۔

جاؤ سنتے ہی وہ اٹھ کر آگیا

تمہیں کیا لگتا سچ بول رہا تھا۔۔۔۔۔ حیدر نے کہا

ویسے کافی پرانا ملازم ہے یہ اور اس کے بابا بھی ملازم تھے پر وہ بہت اچھے تھے

**مطلب یہ اچھا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حیدر نے ابرو اچکا کر پوچھا**

پتا نہیں جو اس نے بولا وہ سچ ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔

جو اس نے کہا وہ سچ ہے پر جو بندہ ہمیں بتایا وہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔ ہادی

## آنکھیں بند کر کی بولا

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو۔۔۔۔۔

ملازم کتنا بھی اچھا ہو پر وہ اس ٹائم ڈیوٹی پر ہے صبح اس سے پوچھو گے تو  
اسے اس بارے میں نہیں پتا ہوگا  
تم دونوں اس کی باتیں سن رہے تھے جبکہ میں اس کی آنکھیں ہاتھ اور  
پاؤں نوٹ کر رہا تھا

اس کا لہجہ مضبوط تھا بات بتاتے وقت مطلب وہ سچ ہے جبکہ تصور دیکھتے  
وقت اس کے ہاتھ کاپنے تھے مطلب وہ جھوٹ تھا  
اس کی تو۔۔۔۔۔ تبریر اٹھا تو ہادی نے اس کا ہاتھ پکڑا  
نہیں وہ مجبور تھا اسے جانے دو اب دشمن خود باہر آئے  
گا۔۔۔۔۔۔۔ ہادی حیدر کی طرف دیکھ کر بولا تو وہ مسکرایا  
مجبور تبریر بیٹھ گیا

ویسے تم دونوں بابا نے پھوپھو کے بارے میں سب پوچھ لینا  
کیوں۔۔۔۔۔۔۔ حیدر نے پوچھا جبکہ ہادی نے ابرو اچکا کر دیکھا

جو کام تم دونوں کر رہے ہو اس کام میں تھوڑی آسانی ملے گی اور چاچو  
کے بارے میں بھی تمہیں پتا لگ جائے گا۔۔۔۔۔  
کیا پتا لگے گا چاچو کے بارے میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بابا سے پوچھ لینا

ہادی نے طنزیہ اس کی طرف دیکھا

یار تم لوگ بابا سے پوچھ

لینا بھی اپنے اپنے کمرے میں جاؤ  
ہممممممم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہہ کر وہ تینوں اپنے اپنے کمرے کی طرف چل دے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔





تبریر آفس میں داخل ہوا تو پیچھے ہی اس کا پی اے تھا  
سر آپ کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔۔۔  
اوکے اندر بجھو۔۔۔۔۔ کہہ کر تبریر نے کوٹ سٹینڈ پر رکھا اور کوسی پر  
بیٹھا  
تھوڑی دیر میں ایک آدمی اندر داخل ہوا  
جیسے دیکھ کر تبریر کو جھٹکا لگا  
کیا ہوا لگتا میرا آنا اچھا نہیں لگا۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا جبکہ اس کی  
مسکراہٹ  
اس وقت تبریر کو زہر لگ رہی تھی





اس لیے اب آپ کی غیرت جاگی کہ ہماری بیٹی کسی کے گھر رہ رہی ہے۔۔۔۔۔

تم میری۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ ابرار صاحب کچھ بولتے تبریر نے اس کی بات کاٹی پہلے میری سنے۔۔۔۔۔

جس بیٹی کی آپ بات کر رہے ہیں وہ اب میری بیوی ہے تو آپ اس سے دور ہی رہے نہیں تو آپ مجھے جانتے نہیں ابھی میں احمر نہیں ہو جو آپ کی کسی بھی بات پر یقین کر لو گا

احمر کے نام پر اس کے چہرے پر سایہ آیا تھا

تبریر نے ایک نظر ان کی چہرے کو دیکھا

آپ اپنی فضول کی پلینگ اپنے گھر جا کر کریں میرے ٹائم ویسٹ نہ کریں۔۔۔۔۔

جس پر انھوں نے ہنکار بھرا  
تبریر نے ابر و اچکا کر دروازے کی طرف دیکھا  
مطلب صاف تھا کہ دفع ہو جائے۔۔۔۔۔  
جس پر وہ اٹھ کر چلے گئے



تبریر گھر میں داخل ہوا تو نور کوئی کتاب لے کر بیٹھی تھی  
اور نرمین بیگم بھی پاس ہی موجود تھی  
کیا پڑھا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ تبریر نور کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا  
ناول۔۔۔۔۔

نور نے ایک نظر اسے دیکھا اور یک لفظی جواب دیا



پر کیوں۔۔۔۔۔ کیونکہ مجھے لگتا اب سہی وقت ہے بتانے کا۔۔۔۔۔

پر تم نے ہی کہا تھا کہ اسے سچنہ بتایا جائے۔۔۔۔۔

دادو اب میں ہی کہ رہا ہوتا دے۔۔۔۔۔ وہ ان کے ہاتھ پکڑتے

ہوئے چوم کر بولا

کیا وہ سب برداشت کر لے گی۔۔۔۔۔

میں سنبھال لو گا۔۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔ کہہ کر وہ سوچ پڑھ گی

Zubi Novels Zone

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تبریر کمرے میں داخل ہوا تو نوال موبائل ہاتھ میں پکڑے سر جکھا کر

بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ وہ مسکرائی

تمہیں داد و بلا کر رہی جاؤ بات سن کر آؤ۔۔۔۔۔

جی کہہ کر نوال نیچے آگی دادو کے کمرے میں داخل ہوئی تو بچ

دادو کسی گہری سوچ میں تھی

دادو آپ نے مجھے بلایا۔۔۔۔۔

رقیہ بیگم نے مسکرا کر اس ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے پاس بیٹھایا

کیا بات ہے دادو۔۔۔۔۔

مجھے تمہیں کچھ بتانا تھا پہلے تو تبریر چاہتا تھا کہ تمہیں نہ بتایا جائے پر پتا

نہیں کیا بات ہے اب وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پتا لگ جائے

دادو کیا بات ہے۔۔۔۔۔



"ماضی"

ثوبیا اور احمر نے لومیرج کی تھی

دونوں یونیورسٹی میں ساتھ پڑھتے تھے ایک دوسرے کو پسند کیا اور

شادی کر لی

اور گھر میں یہ بات کسی کو نہیں پتا تھی احمر اکلوتا تھا تو گھر والوں نے بھی کوئی اتراز نہیں کیا خیر کر کہ بھی وہ کیا کر سکتے تھے وہ اسے لے کر حویلی چلی گی ثوبیہ بہے سلجھی ہوئی لڑکی تھی جلدی ہی اس نے گھر والوں کے دل میں بھی جگہ بنالی پر غیر محرم سے کی گی محبت کبھی نہ کبھی اپنا رنگ دیکھاتی ہے

ان کی محبت نے بھی رنگ دیکھنا شروع کیے

ابرار احمر کی پھوپھو کا بیٹا تھا اس کی پھوپھو کے انتقال کے بعد حویلی ہی  
رہتا تھا اس کی نظر ثوبیہ پر تھی

ویسے ہو تو تم پیاری۔۔۔۔۔ ابرار کمینگی سے بولا  
تم کنٹرول میں رہو نہیں تو میں تمہاری شکایت احمر سے کر دو  
گی۔۔۔۔۔

کیا شکایت کرو گی ہے۔۔۔۔۔ ابرار نے ابرو اچکائی  
بلکہ میں بتاؤ گا جو عورت شادی سے پہلے کسی کے ساتھ چکر چلا سکتی ہے  
وہ شادی کے بعد کیوں نہیں میں کہہ دو گا کہ یہ مجھے ورگلا  
رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کمینگی سے بولا

جس پر ثوبیہ کو شرمندگی سے گھیرا  
اس کے ڈر سے احمر کو کچھ نہ بتانا اس کی پہلی غلطی تھی  
آہستہ آہستہ ابرار کی بد تمیزی بڑھتی گی

ایک دن ثوبیہ کی طبیعت خراب ہوئی تو اسے خوشخبری ملی اس سے پہلے کہ وہ یہ خبر احمر کی دیتی وہ بزنس کی وجہ سے دوسرے ملک چلا گیا اسے گے ابھی دو گھنٹے ہی گزرے تھے کہ ثوبیہ کو کال آئی کہ احمر کی کار ٹرک سے ٹکرا گی یہ سن کر ثوبیہ پر قیمت ٹوٹی اس وقت گھر پر بھی کوئی نہیں تھا تو وہ بغیر کسی کو بتائے گھر سے نکلی

اور راستے میں ہی بہوش ہو گئی۔۔۔۔۔

احمر واپس آیا تو ابرار نے بتایا کہ اس کے ساتھ کسی کے غلط تعلقات تھے

وہ اس کے بچے کے ماں بننے والی تھی تو وہ بھاگ گئی

یہ سن کر احمر پاگل ہو گیا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

حویلی کی سیٹی وی میں وہ گھر سے اکیلی نکلی تھی اپنی طرف سے ہر

کوشش کرنے بعد بھی وہ ثوبیہ کا پتا نہیں لگا پایا

ثوبیہ کو ہوش آیا تو وہ ایک کمرے میں تھی

جہاں بیڈ تھا

اس کا ذہن آہستہ آہستہ بیدار ہوا تو اسے احمر کیا خیال آیا پر سامنے ابرار  
بیٹھا ہوا دیکھ کر اسے سب سمجھ آیا

پر اسے شرٹ اتارتے دیکھ اس کی جان ہوا ہوئی

دیکھو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہو مجھے جانے دو پلیز-----

اگر تم میری بات مان لیتی تو مجھے یہ سب نہ کرنا پڑتا احمر تم سے نفرت  
کرتا کیونکہ اسے لگتا کہ تم کسی اور کے بچے کی ماں بنے والی ہو اور اس کے  
ساتھ ہی بھاگ گئی ہو

اس کی بات سن کر ثوبیہ کا رنگ ایک دم پیلا پڑھا-----

اس کی خود کو چھروانے کی بہت کوشش کی پر چاہ کر بھی نہیں کروا پائی

اس درند نے تین دن اور رات اس کو رولا اس بات کا بھی خیال

نہیں کیا کہ وہ پپر گنٹ ہے-----



تمہارا باپ احمر نہیں ابرار ہے کیونکہ اس حادثے میں ثوبیہ نے اپنا بچہ کھو دیا تھا اور اس کے بعد وہ پھر سے ماں بنی تھی۔۔۔۔۔

رقیہ بیگم نے کرب سے بتایا

کیا۔۔۔۔۔ ایک دم سے آنسو بہے جیسے ساری عمر باپ سمجھا وہ اس کا باپ نہیں تھا اسے جیسے دیکھا تک نہی وہ اس کا باپ اور اس کی ماں کا مجرم ہے۔۔۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھی تو ایک دم سے لڑکرائی  
اس سے پہلے گرتی تبریر نے اسے باہو میں بھرا  
می۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ نا۔۔۔۔۔ پاک۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔  
ہا۔۔۔۔۔ ہاتھ۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔ نہی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ لگائے۔۔۔۔۔ مجھے اس نے تبریر کا ہاتھ جھٹکا اور باہر کی طرف بھاگی







نور-----

جی-----

کیا بات ہے-----

نوال آپ کی طبیعت خراب ہے وہ رورہی تھی جبکہ آج تو انھیں خوش

ہونا چاہیے تھا-----

کیوں خوش ہونا چاہیے-----

آج ان کا رزلٹ آیا اب سے وہ کوٹ جایا کریں گی-----

اور روکیوں رہی ہے-----

پتا نہیں دادو نے کچھ بتایا اور رورہی تھی میں ان کے کمرے میں گی تو وہ

سوگی تھی-----

کوئی بات نہیں وہ صبح تک ٹھیک ہو جائے گی-----

ہمممممم-----

اب میرا کا پریشان نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

کہہ کر وہ مسکراتی

جبکہ ہادی اسے گود میں اٹھا کر اوپر کمرے کی طرف چل دیا

کھانا

تبریر کی آنکھ نوال کی ہر براہٹ سے کھلی تھی

نہی۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔ نہی۔۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ گن۔۔۔۔۔

\_\_\_\_\_گندی\_\_\_\_\_نہ\_\_\_\_\_نہی\_\_\_\_\_نہیں\_\_\_\_\_ہ\_\_\_\_\_

ہو۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔نا۔۔۔۔۔ناجاگزہ۔۔۔۔۔نہی۔۔۔۔۔  
 نہیں۔۔۔۔۔ہو۔۔۔۔۔وہ نیند میں بھی یہی الفاظ بول رہی  
 تھی

تبریر جلدی سے سیدھا ہوا

نوال۔۔۔۔۔

نوال۔۔۔۔۔آنکھیں کھولو

ادھر دیکھو کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

نوال آنکھیں کھولو۔۔۔۔۔

تبریر نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا

تو اس نے ہر برا کر اپنی آنکھیں کھولی اور نہ سمجھی سے اس کی طرف  
 دیکھنے لگی

آہستہ آہستہ اس کا ذہن بیدار ہونے لگ سب کچھ یاد آنے لگا





اس میں اور چشمت صاحب میں کچھ بھی بہتر نہیں ہوا تھا  
نوال بہت حد تک سنبھل گئی تھی  
ابرا نے اس دن کے بعد تبریر یہ نوال  
سے ملنے کو کوشش نہیں کی تھی  
نوال اور تبریر مال گے تھے جبکہ نور ہادی کے ساتھ فارم ہاؤس پر تھی  
نوال اور تبریر مال سے نکلے تو  
مشبہ مال میں داخل ہو رہی تھی  
ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر وہ جل کر خاک ہی ہو گئی وہاں ایک اور  
شخص بھی تھا جو یہ منظر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا  
نوال اور تبریر کے جانے کے بعد مشبہ واپسی کے لیے پلٹی تو وہ سامنے آ  
کر کھڑا ہو گیا

سنا ہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔۔۔۔۔ وہ ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولا

مشبہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا جیسے آپ کے یہ دشمن ہے ویسے میرے بھی دشمن ہی ہے تو ہوئے نہ ہم دوست اگر آپ میرا ساتھ دے گی تو میں نوال کو راستے سے ہٹا سکتا

ہو۔۔۔۔۔۔۔ وہ رازداری سے بولا

اور تم یہ کام کیوں کرو گے۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ میری بھی اس سے بڑی پرانی دشمنی ہے۔۔۔۔۔

اس کے بعد اس نے نوال کے بارے میں کچھ بتایا جیسے جیسے وہ بتا رہا تھا

ویسے ویسے مشبہ کی آنکھیں چمک رہی تھی

یہ لومیرا کا رڈ مجھے مسیج کرنا کہہ کر وہ چلا گیا مشبہ نے بیگ کوٹ میں رکھا

اور اپنے گھر کی طرف چل دی

-----

سریہ کام تو ہمیں ان کے گھر جا کر کرنے پڑھاگا  
تو-----

اگر ہم پکڑے گے تو-----  
آج تک کوئی پکڑ پایا ہے کیا----- وہ مغرور ہوا  
نہیں سر-----

تو پھر جاؤ تیاری کرو-----  
جی۔۔۔۔ کہہ کر وہ باہر آگیا

-----

مشبہ نے گھر آکر کال کی تو دوسری بل پر اٹھائی گی  
مجھے پتا تھا تم ضرور کال کرو گی۔۔۔۔۔ وہ مسکرایا  
بتاؤ کیے کام کرو گے۔۔۔۔۔  
دس بجے اس لوکیشن پر آ جانا  
رات کے دس۔۔۔۔۔ مشبہ تھوڑی حیران ہوئی  
کیوں۔۔۔۔۔  
بدلہ چاہیے نہ۔۔۔۔۔  
او کے آ جاؤ گی۔۔۔۔۔  
او کے کہہ کر اس نے کام کاٹ دی

-----

ہادی گھر میں داخل ہوا تو باقر صاحب حال میں اکیلے ہی بیٹھے تھے ہادی  
سیدھا اوپر کی طرف چل دیا  
جب باقر صاحب نے کچھے سے آواز دی  
میری بات سن کر جاؤ۔۔۔۔۔ کہہ کر وہ سٹڈی کی طرف چل دیا  
تھوڑی دیر بعد ہادی اور حیدر باقر صاحب کے سامنے بیٹھے تھے  
باقر صاحب نے ایک تصویر اس کے آگے رکھی  
ہادی نے ابرو اچکا کر ان کی طرف دیکھا  
یہ تمہاری پھوپھو ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
اس کے بعد انہوں نے ایک اور تصویر رکھی  
یہ مشبہ کی پھوپھو ہے۔۔۔۔۔

اگر تمہارے بابا ان سے شادی نے کرتے تو ان سے تمہارے بابا کی  
شادی ہوتی

میں چاہتا تھا کہ سلطان اور سعدیہ کی شادی اکھٹی ہو  
پر جب مجھے اس نے شادی کا بتایا تب تم تین ماہ کے تھے  
میں اس سے ملنے گیا اور یقین دلایا کہ بابا کو مناؤ گا  
گھر آکر ماں

رقیہ بیگم

اور نرمین سے بات کی ماں چاہتی تھی  
ماں چاہتی تھی کہ میں تم لوگوں کو گھر لے آؤ  
میں نے بابا سے بات کرنے کی کوشش کی تو انہوں دنوں سعدیہ کے  
سسرال والے آگے اور بابا نے تارتخ دے دی  
وقت تیزی سے گزرا



سعدیہ کو ایک سال ہو گیا ایک سال تو بہت اچھا گزرا  
 پھر انہوں نے انگ دیکھانے شروع کے  
 سعدیہ کو مارنا گھر کے کام کروانا اب معمول ہونے لگا اور یہ بات وہ ہم  
 سے چھپانے لگی  
 پھر حادثہ ہوا تو حالات تھوڑے بہتر ہوئے  
 پھر سلطان کی شادی کی بات چلی میری لفظی نہ سے بابا ناراض ہو گے  
 میں نے بھی بابا کو شادی کا بتا دیا  
 ادھر سعدیہ کے سسرال والوں کا رویہ پہلے سے بدتر ہو گیا  
 عالیشہ جو کہ سعدیہ کی نند تھی اس کا رویہ بہت بُرا ہونے لگا دن بہ دن  
 حالات ہاتھ سے نکلنے لگے  
 وقت تیزی سے گزر رہا تھا

تین سال کیسے گزرے پتا ہی نہیں لگا پھر ایک دن قیامت آئی اور

سلطان ہمیں چھوڑ کر چلا گیا

جب اسے یہاں لایا گیا تو ہمیں بتایا گیا کہ اس کی بیوی نے چہرہ دیکھنے سے

منع کیا ہے پر ماں کی حالت کے پیشے نظر چہرہ دیکھنا پڑا

وقت کا کام تھا گزرا نا اور وہ گزر گیا سب سنبھلنے لگے

سعدیہ کو واپس بجھ دیا گیا

میں نے بہت منع کیا پر میری نہیں سنی گی

ایک رات میچھے سعدیہ کی کال آئی

وہ بہت رو رہی تھی

ب۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔ ہمارے بھائی کا خون ہوا

ہے۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی کال کٹ گی میں نے

بہت کوشش کی پر رابطہ نہیں ہوا پھر اگلے دن مجھے سعدیہ کی لاش ملی

پہچان کے لیے ہسپتال بلایا گیا

بہت بُری طرح کسی گاڑی نے کچھلاتھا اس کو-----

میں نہ ایک ہی مہینے میں اپنے دونوں بہن بھائی کھودے

پر ایک بات سکھ لی کہ اگر بیٹی کی شادی کرو تو اسے بتا کر بجھو کہ ہم

شادی کر رہے ہیں اگر سامنے والا انسان نہ نکلے تو پلٹ آنا

میری بہن کی زندگی میں آنے والا انسان بس ظاہر انسان نکلا اور میں بھائی

ہو کر کچھ نہیں کر پایا

ہم جیسے لوگ معاشرہ کا سوچ کر چپ کر جاتے ہیں وہ معاشرہ بعد میں

کہی نظر نہیں آتا جن لوگوں کی وجہ سے میرا باپ چپ کر کے بیٹی کے

زخم اگنور کرتا تھا میں وہ معاشرہ اسے دیکھنے تک نہیں آیا



اگر آہ کا پتا تھا کہ وہ حادثاتی موت نہیں تو آپ نے کوشش کیوں نہیں  
کی۔۔۔۔۔ حیدر نے ان کی طرف دیکھا  
سعدیہ کے انتقال کے بعد میں گیا تھا وہاں سب پتا کروایا پاکستان میں بھی  
بہت کوشش کی پر کوئی سراہا تھا نہیں آیا  
پھر وہ اٹھے اور بوریک سے ایک کتاب اٹھائی تو بوریک سائڈ پر ہوئی اور  
ایک آگے ایک لا کر تھا  
اس کالا کھولا اندر ہوئے کچھ کاغذات باہر نکالے  
اور دونوں کے آگے رکھے  
یہ ثبوت مجھے تب ملنے تھے اور یہ وہ کاغذات ہے جو تمہارے گھر سے  
ملے تھے

حیدر نے وہ کاغزات اٹھا کر دیکھے جس کے میں سلطان صاحب کا  
اکسینڈٹ اور سعدیہ کو بھی اکسینڈٹ ہی ثابت کیا گیا تھا جبکہ سلطان  
صاحب کا نکاح نامہ ہادی سٹیفکیٹ تھا  
تھوڑی دیر بعد باہر کچھ گرنے کی آواز آئی تو ہادی اور حیدر باہر نکلے ہادی  
جلدی سے کمرے کی طرف بڑھا جبکہ حیدر وہی کھڑا تھا باقر صاحب بھی  
باہر آئے تھے  
ایسا محسوس ہوا تھا کوئی ان کی باتیں سن رہا تھا  
ہادی کمرے میں آیا تو نور سورہی تھی اس پر بلیکٹ اوڑھ کر اس کے  
ساتھ لیٹ گیا



مشبہ گھر سے نکلنے لگی تو سامنے سے عالیشہ اندر داخل ہوئی  
اسلام علیکم-----

وعلیکم اسلام----- کہا کی تیاری ہے

اسے تیار دیکھ لشبہ نے پوچھا

کہی نہیں پھوپھو دوست کی طرف پارٹی میں جارہی ہو-----

دیکھو بہت آوارہ ہوتی جارہی ہو کہتی ہو تیرے باپ سے شادی کریں

اس کی کیا پتاں جیسی نکل آئے----- انہوں نے زہرا گلا

جس پر مشبہ کا موڈ بھگرا

وہ پہلے ہی بہت پریشان تھی اوپر سے پھوپھو

میری ماں کا چھوڑے کیا پتا ہے کہ میں اپنی پھوپھو پر چلی

جاؤ----- اس نے طنزیہ کہا جو کہ عالیشہ بیگم اچھی طرح سمجھ گئی

بڑی زبان چلنے لگی ہے تمہاری-----  
 ظاہر ہے خاندان پر ہی جائے گی نہ----- وہ کندھے اچکاگی  
 عالیشہ بیگم کا رنگ غصے سے سرخ ہوا  
 مشبہ----- اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی  
 سکندر صاحب کی غصلی آواز گھونجی  
 چٹا ح۔۔

انہوں نے آگے بڑھ کر ایک تھپڑ مارا-----  
 بابا۔۔۔۔

مشبہ نے بے یقینی سے پکارا

عالیشہ

بیگم نے طنزیہ مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی  
 سعدیہ بیگم کے ساتھ بھی وہ یہی کرتی تھی



آج تک آپ نے بس ان پر یقین کیا نہ کبھی میری ماں پر یقین نہیں کیا  
آج بیٹی پر بھی اس عورت کی وجہ سے ہاتھ اٹھایا ہے  
آپ کو پتا وہ ایسی آپ کی وجہ سے ہے خود سر اور ضدی  
کاش آپ نے ماں پر یقین کیا ہوتا تو آج وہ ہمارے ساتھ ہوتی ہم دونوں  
پیار اور توجہ کے لیے ترس نہ رہے ہوتے آپ کو تو خود سے ہی فرصت  
نہیں ملی آپ کو کیا پتا کہ ہمیں کیا چاہیے  
آپ کا دیا پیسہ آپ کو آپ کی اولاد لا کر نہیں دے گا  
آپ بہت جلدی بہت بڑا نقصان اٹھائے گے جس کے ذمے دار آپ ہو  
گے کیونکہ آپ جیسا انسان جو اپنی بیوی اور اپنی اولاد پر یقین نہ کر سکے نہ  
زندگی اسے رنگ ضرور دیکھاتی ہے۔۔۔۔۔  
وہ ان کو سچائی کا آئینہ دیکھا کہ اوپر کی طرف چل دیا جبکہ سکندر صاحب  
وہی ڈھگے

عالمیشہ

تو مشبہ کے بعد ہی کمرے میں چلی گی

سچ ہی تو کہہ کر گیا تھا وہ ان کو اٹھانے والا اب کوئی نہیں تھا

انہوں نے اپنی ہمسفر پر تو کبھی یقین کیا ہی نہیں تھا ہمیشہ اپنی ماں اور پھر اپنی بہن کو آگے رکھا وہ یہ بھی بول گے کہ ان کی بہن نے اپنی پسند سے

شادی کی تھی

کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا ان کو آج

کاش انہوں نے اس رات سعدیہ کی بات سن لی ہوتی کاش اس کی بات پر

یقین کیا ہوتا یقین نہیں تو کاش وہ اسے گھر سے نہ نکالتے

سچ کہا ہے کسی نے کسی کا کاش کسی کا اگر کسی کا مگر رہ ہی جاتا

ہے۔۔۔۔۔

اب ان کے پاس کچھ نہیں تھا ان

کو وہاں سے اٹھانے والا بھی تو کوئی نظر نہیں آ رہا تھا کہا تھی وہ بہن جس  
کی ہر بات پر آنکھیں بند کر کہ یقین کیا تھا

-----

مشبہ کو اس لوکیشن پر پہنچنے میں ایک گھنٹہ لگا  
وہ سنسان سی جگہ تھی آس پاس جنگ تھا جبکہ اندر لائٹ جل رہی تھی وہ  
اندر داخل ہوئی تو دو کمروں پر مشتمل وہ مکان تھا جبکہ بلانے والا سامنے  
بیٹھ کر سگریٹ پھوک رہا تھا  
آنے میں دیر کر دی۔۔۔  
مشبہ کو اس کا لہجہ عجب لگا جیسے اس نے ڈرینک کی ہو پراگنور کر گی  
بس تھوڑی لیٹ ہو گی۔۔۔











اسے سچویشن سے آگاکیا

حیدر اور تبریر پندرہ منٹ میں مال میں تھے

انہوں نے سی سی ٹی وی فونٹچیک کی

جس میں کسی نے نور کے منہ پر رومال رکھا اور گاڑی میں ڈال کر لے گے

گاڑی کے نمبر کی لوکیشن تبریر نے اپنے دوست کی مدد سے نکلوائی  
ایک گھنٹے میں وہ اس لوکیشن پر تھے جو تبریر کے دوست نے بتائی تھی

Zubi Novels Zone

-----

سکندر صاحب پریشانی سے حال میں بیٹھے تھے کہ عالیشہ داخل ہوئی

کیا ہوا بھائی-----







-----

نوال رقیہ بیگم کے پاس بیٹھی تھی تبھی ملازم اندر داخل ہوا  
 وہ اب چھپ چھپ رہے لگی تھی پہلے ہی کم بولتی تھی پر اب تو چھپ ہو  
 گی ہوئی تھی تبریر ہر بات میں اسے خود بلاتا تھا  
 بی بی جی باہر کوئی ابرار صاحب آئے ہے۔۔۔۔۔۔  
 رقیہ بیگم نے نوال کی طرف دیکھا  
 اندر بیٹھائے آپ۔۔۔۔۔۔ وہ سپاٹ لہجے میں بولی  
 تھوڑی دیر بعد وہ رقیہ بیگم کے ساتھ ان کے سامنے بیٹھی تھی  
 جبکہ ابرار صاحب نے احمر کا ہاتھ پکڑا جس کے سہارے وہ اندر آیا تھا اس  
 کا ساتھ اب ضروری تھا





ان کو کچھ پوچھنے کہ ضرورت نہیں پڑی ان کی نظریں بہت کچھ سمجھا  
رہی تھی

اب احمر صاحب کو اپنی بیوی کا ایک دم سے غائب ہو جانا یاد آیا پھر ابرار کا  
الزام لگانا بھی سب کچھ ایک فلم کی طرح ان کے سامنے  
چلنے لگا

ان کا ہاتھ ایک دم دل کی طرف گیا  
ایک درد سے اٹھ اٹھا ان کے دل میں  
جانتی ہو آپ کا پیسہ چاہیے پر مجھے بھی اس کی ضرورت نہیں ہے میرے  
شوہر کہ پاس بہت کچھ ہے۔۔۔۔۔۔ وہ ان کے سامنے کھڑے ہوتے  
ہوئے بولی

ابرار جو ابھی تک شک میں تھا نوال کی آواز سے شک سے باہر آیا

پر میں وہ سب آپ کو بھی نہیں دوگی میں وہ سب غریبوں میں تقسیم کر دوگی جبکہ آپ آج کے بعد یہاں نہیں آئے گا آپ کا یہاں کوئی نہیں ابرار صاحب نے اسے چھونے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ جلدی سے چپھے ہوئی

میں ایک پاک ماں کی پاک بیٹی ہو آپ جیسے مرد مجھے چھونے کا حق نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ نخوت سے بولتی واپس پلٹی تو باقر صاحب کو دیکھ کر ان کے سینے سے لگی

اس شخص نے اسے بیٹی کا درجہ دیا تھا

جس پر لے انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

بس میری بیٹی۔۔۔۔۔

تم کمرے میں جاؤ میں تبریر کو کال کرتا ہوں وہ اس کی گال تھپتھپا کر بولے تو نوال اپنے کمرے کی طرف چل دی







ہاں میں-----

کیوں اچھا نہیں لگا تمہیں وہ کیا ہے نہ کی تمہارے ہادی سے ملنے کے لیے  
یہ سب کرنا پڑا

اب وہ یہاں آئے گانہ-----

نور حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

آنکھوں سے آنسو لڑھوں کی صورت می نکل رہے تھے

اس کی تو سمجھ سے باہر تھا کہ وہ اسے یہاں کیوں لائی

پتا پہلے میں نے سوچا تھا تمہیں تہا مرے گھر سے نکلا والو

پر تمہارے ہادی نے خود ہی موقعہ دے دیا تمہیں شاپنگ کروا

کر----- وہ مسکرائی

پر آپ مجھے کیوں یہاں لائی ہے-----

بتاؤ گی سب بتاؤ گی----- اس کا لہجہ نور کو عجب سہ لگا

کیا

وہ پتا نہیں آگے کیا کیا بول رہی تھی جبکہ نور تو بس ہادی کو مار کر ہی پراٹھ  
گی تھی

حادثہ مشتبہ کو ہر جگہ ڈھونڈ چکا تھا پر اس کا نام نشان نہیں ملا تھا  
دوست پارک پارٹی کلب جہاں جہاں وہ جاسکتی تھی ہر جگہ دیکھ چکا تھا  
اور پتا کروا چکا تھا

اسی سب میں اسے نور کے باری میں پتا لگا اس کا شک ایک

ہی طرف تھا پر دل سے دعا تھی کہ وہ نہ ہو

-----

تبریر کے نمبر پر حارث کی طرف سے دلو کیشن بجھی گی تھی  
وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ یہ کیوں بجھی تو حارث کی کال آئی  
مشبہ کا پتا نہی کہا چلی گی غصے میں

میں خود نہیں آسکتا پر اگر میرا شک سہی ہے تو نور انہی جگہوں سے کہی  
ملے گی

میں آدھے گھنٹے تک تم لوگوں کو فیکٹری میں ہی ملوں گا  
پر پہلے دوسری لوکیشن چیک کرو تم

لوگ

اپنی کہہ کر اسے سنے بغیر اس کے کال کاٹ دی

پہلی لوکیشن پر کچھ نہیں ملا تھا

اب وہ دوسری لوکیشن پر تھے

لوکیشن پر پہنچ کر دیکھا تو سامنے کوئی بند فیکٹری تھی

ہادی دروازے پر پہنچا تو سامنے دو آدمی کھڑے تھے وہ اسے ایک حال

میں لائے جہاں دور دور تک کوئی نہیں تھا

اس ٹائم اسی کوئی ہوش نہی تھا ارد گرد کی کوئی پروا نہیں تھی دل اور دماغ

پر بس نور چھائی ہوئی تھی حال ایسا تھا جیسے کسی عاشق کا ہو۔۔۔۔۔

پتا نہیں نور کس حال میں ہوگی یہ ٹمیشن اسے کھائے جا رہی تھی تبھی

دروازہ کھلا تو ہادی نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا

آنے والے کو دیکھ کر اس کے پاؤں سے زمین کسکھی





اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی دو عورتیں نور کو لے کر اندر داخل ہوئی  
 ہادی کو دیکھ کر وہ ایک دم سے بے تاب ہوئی  
 اس نے اپنا آپ چھڑوانا چاہا پر کہا وہ نازک لڑکی اور کہا وہ ٹرین عورتیں  
 وہ چاہ کر بھی اپنا آپ نہ چھروا پائی  
 پتا تمہارا باپ کے نا پر بیٹھی تھی پر اس نے مجھے چھوڑ کر اس عورت سے  
 شادی کر لی

شادی تو میں بھی اس سے نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اس نے مسکرا کر  
 کہا

جبکہ ہادی کو بس نور کو دیکھ رہا تھا جو اس کے پاس آنے کے لیے بے تاب  
 تھی

پھر میں نے پلین بنایا  
 اور تمہارا باپ کو اپنے پاس بلایا ناٹک کر کہ

اس رات----

تم نے مجھے کیوں بلایا----- یہ لہجہ ایک منگیترا کا تو نہیں تھا  
میں تمہاری منگیترا ہو-----

پر میں شادی شدہ ہوا ایک بچے کا باپ اور تم بھی تو کسی اور کو پسند کرتی ہو  
تو جاؤ اس سے شادی کرو-----

پر مجھے تم سے ہی کرنی ہے اب-----  
کہانہ بکو اس نہیں کرو----- غصے سے کہا

می اپنے پہنے ہوئے کپڑے کسی کو ناد و تم تو پھر سو کو لڈ منگیترا  
ہو-----

اگر تم میرے نہیں تو کسی کہ نہیں----- کہہ کر گن نکالی  
تم پاگل ہوگی ہو----- وہ ایک دم کھڑا ہوئے  
ہاں----- چھپے سے کسی نے ان کے منہ پر رومال رکھا

اور وہ بہوش ہو گے

اسے گاڑی میں ڈال کر اس پر ٹریک چلوایا تھا سب اپنی نظروں سے دیکھا  
تھا

سب کہتے اس نے ایک قہقہہ لگایا

پتا اس گناہ کو چھانے کے لیے مجھے اپنی بھابی اور تمہاری سو کو لڈ پھوپھو

اور اس کی کوکھ میں پلتے بچے کو بھی مارنا پڑھا  
ہادی کی برداشت ختم ہوئی یہ عورت نہیں تھی

وہ جو عورت سمجھ کر چھپ کھڑا تھا اس کی برداشت جواب دے گی

ہادی نے گھوم کر اس کے گن والے ہاتھ پر ٹانگ ماری گن دور جا کر  
گری اس سے پہلے کہ وہ گن پکڑتی سامنے کھڑے لوگوں کو دیکھ کر ایک  
دم پریشان ہوئی









چٹاح۔۔۔۔۔ کی آواز گو نجی اس آواز پر نور اور

تبریر

کے قدم رکھے پر پلٹے بغیر باہر نکل گے

جبکہ اس تھپڑ پر وہ ایک دم شاک ہوئی اس کے بھائی نے اس پر ہاتھ اٹھایا

تھا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور سوچتی پولیس اندر داخل ہوئی

لے جائے اسے انسپکٹر صاحب تین تین خون کیسے ہے اس عورت نے

جن کا اطراف اس موبائل میں موجود ہے۔۔۔۔۔ ایک موبائل انسپکٹر

کی طرف بڑھایا

جبکہ عالیشہ نے حیرت سے حارث کی طرف دیکھا

سکندر صاحب گرنے کے انداز میں بیٹھ گئے

جبکہ حارث نے اسے سہارے سے اٹھایا اور باہر کی طرف چل دیا

تبریر نے گھرا نفم کر دیا تھا سب پریشان بٹھے تھے  
حیدر تب سے دروازے کے آگے کھڑا تھا وہ ایک منٹ کے لیے بھی  
نہیں ہلا تھا نور کار و رو کر بُرا حال تھا نرمین بیگم اور نوال اسے چھپ کر وا  
رہی تھی  
تبریر پریشان سہ سارے انتظام دیکھ رہا تھا رقیہ بیگم دعاؤں میں مصروف  
تھی  
چشت صاحب سر جکھا کر بیٹھے تھے  
وہ اب بچھتا رہے تھے

ان کی بیٹی نے کتنا کہا تھا بابا مجھے وہاں نہ مجھے بابا بھائی کو بلا لے یہ دنیا ہم  
دونوں کو ننگ جائے گی آپ کی دوستی کے چکر میں  
پر ان کو اپنی دوستی پر اتنا یقین تھا کہ ان کو اپنے بچے نظر نہیں آئے  
آج وہ خالی ہاتھ رہ گئے تھے ایک بیٹا تھا جو صرف دنیا کے سامنے بیٹا تھا  
وہ کسے بتاتے کہ ان کے بیٹے نے پچھلے کئی سالوں سے اسے بابا نہیں بولا  
سردامت سے جھکتا جا رہا تھا  
ہمیں بیٹیوں بس بیاہ نہی دینی چاہیے بلکہ ان کا بتانا چاہیے کہ اگر سامنے  
والا انسان ظاہری انسان ہو تو لوٹ آنا انہوں نے بھی کہہ کر بجھا تھا پر  
پوری نہ کر پائے رشتوں میں الجھے وہ اپنی اولاد نہ بچا پائے  
انہوں نے اپنی بیٹی پر واپسی کے دروازے خود بند کیے تھے اور آج می  
پچھتا رہے تھے

ماں باپ غلط فاصلہ نہیں کرتے پر کبھی کبھی انسان جو قسمت کا لکھا بھی  
قبول کرنا پڑتا ہے شاید ان کی موت ایسے لکھی تھی  
وہ عجب موڑ پر کھڑے تھے

چھ گھنٹوں سے سب کی جان اندر موجود انسان میں اٹھکی ہوئی تھی باقر  
صاحب نے آگے بڑھ کر حیدر کے کندھے پر ہاتھ رکھا جو تب سے ایسے  
ہی کھڑا تھا

سپاٹ چہرہ لیے

اس نے سر جکھا کر اپنے انگھوٹے سے آنسو صاف کیے

ہمت کرو اللہ بہتر کریں گا۔۔۔۔۔ کہہ کر اسے اپنے سینے سے لگایا

زندگی نے ان دونوں کو بہت بُرا وقت دیکھایا تھا

وہ جو تب سے سپاٹ چہرے لیے کھڑا تھا سہارا ملے کی دیر تھی اپنے آنسو  
نہیں روک پایا

وہ مرد ہو کر اتنی اونچی آواز میں رویا کہ ہسپتال کی دیوار ہل گئی  
 باقر صاحب نے اسے کافی دیر دونے پھر  
 اس کی کمر سہلانا

شروع کی کافی دیر بعد اسے چھپ کر وا کر ڈسک پر بیٹھایا



وقت تیزی سے گزر رہا تھا سب کے لبوں پر بس ایک ہی دعا تھی  
 گیارہ گھنٹوں بعد ڈاکٹر باہر نکلے تو حیدر جلدی سے آگے بڑھا  
 نور بھی کھڑی ہوئی  
 ڈاکٹر میرا بھائی۔۔۔۔۔  
 دیکھیں چار گولیاں لگی تھی



دوپیٹ میں ایک کندھے پر اور پسلی پر خون زیادہ نکلے کی وجہ سے وہ  
بہوش ہے

گولیاں ہم نے نکال دی ہے آپ دعا کریں ان جلدی ہوش آجائے وہ  
خطرے سے باہر ہے پر جتنی جلدی ہوش آجائے اتنا بہتر  
ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں بتایا  
اور آگے بڑھ گئے

حیدر نے سر آسمان کی طرف اٹھایا اور شکر ادا کیا  
بھائی ہاد۔۔۔۔۔ نور کی آواز پر وہ اس کی طرف توجہ ہوا  
گڑیا گھر جاؤں اور کپڑے چینج کر کے آؤ۔۔۔۔۔  
پر ہاد۔۔۔۔۔ پھر آکر ہاد سے مل لینا ایسا جاؤ گی تو وہ پریشان ہو  
گا۔۔۔۔۔

نور نے ایک نظر اپنے حلیے کی طرف دیکھا

وہ صبح دس بجے گھر سے نکلی تھی اس ٹائم رات کے دو بج رہے  
تھے۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔۔ کہہ وہ ڈاکٹر کی طرف چل دیتا کہ  
تفصیل سے بات کر سکے



سکندر صاحب بھی وہی سر جکھا کر بیٹھے تھے کہ حارث بھاگا بھاگا آیا

بابا وہ مشبہ۔۔۔۔۔

کیا ہوا مشبہ کو۔۔۔۔۔

باقی سب کی اس کی طرف متوجہ ہوئے





وہ کیا کہتا اسی کو تو تباہ کرنے نکلی تھی  
پر وقت نے ساتھ نہیں دیا  
وقت کسی کا سگا نہیں ہوتا وہ کسی کو بھی ڈس لیتا ہے

-----

جنازے پر سب شامل تھے سوائے نور کہ حیدر بھی تھوڑی دیر کے لیے  
آیا تو تھا پر نور نے کہا تھا وہ اپنے ہادی کے بغیر اس ہسپتال سے نہیں نکلے  
گی

کپڑے بھی اس نے وہی منگوا لیے تھے اب بھی وہ ہادی کے پاس بیٹھ کر  
اس کے سر میں انگلیاں چلا رہی تھی

ہادی۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کو حرکت کرتے دیکھا آواز دی

ہادی نے مندی مندی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا  
 اپنے آپ کو ہسپتال میں دیکھ کر نا سمجھی سے نور کی طرف دیکھا  
 آہستہ آہستہ ذہین بیدار ہوا تو سب کچھ ایک فلم کی طرح سامنے چلنے لگا  
 نور میرا بچہ۔۔۔۔۔ اس کے اٹھنے کی کوشش کی تو نور جلدی سے پاس  
 ہوئی

آپ لیٹے رہے میمیں ٹھیک ہو۔۔۔۔۔ وہ مسکرا کر بولی  
 ہادی نے سارے کمرے میں ایک دفعہ دیکھا  
 نور کے علاوہ کوئی نہیں تھا

سب یہی تھے مشبہ آپ کی ڈیٹھ ہوگی سب وہاں گے ہے اور حیدر بھائی  
 باہر ہے میمیں بلاتی ہو

اس کی نظروں کا مطلب سمجھ کر سب کا بتایا اور باہر نکل گئی تھوڑی دیر  
 بعد آئی تو حیدر ساتھ تھا





ان کو آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے تھے۔

اس لمحے کا کتنی شدیت سے انتظار کیا تھا انہوں نے

جبکہ باقی سب مسکرا دیے

حیدر سب کو دیکھ کر باہر نکلے لگا تو نور جلدی سے آگے آئی

آپ ہاد سے ناراض ہے۔۔۔۔۔

گڑیا آپ نے پارٹی بدل کر دھوکا دیا ہم دونوں ناراض ہے۔۔۔۔۔ وہ

منہ بسور کر بولا

کیوں ناراض

ہو تم دونوں۔۔۔۔۔

ہاں ان جو ہماری فکر نہیں ہم ناراض ہے۔۔۔۔۔ حیدر کے بتانے پر یاد

آیا کہ وہ ناراض تھی

میں اٹھ کہ مناتا ہو جوتا کہا ہے میرا۔۔۔۔۔







پکا۔۔۔۔۔

حیدر جوان کی ساتھ بیٹھا تھا اس نے کہنی ماری تو وہ نور کی طرف متوجہ  
ہوا

کیا چاہیے۔۔۔۔۔

بی بی۔۔۔۔۔

ہادی نے موبائل پاکٹ میں ڈال اور اٹھ کر بی بی تبریر سے لے لیا  
اور نور کی گود میں رکھا

یہ لو۔۔۔۔۔

نہیں نہ۔۔۔۔۔

ہسہم یہ بی بی ہی ہے۔۔۔۔۔

یہ بھائی کی ہے مجھے اپنا بی بی چاہیے۔۔۔۔۔

کیا ااااا۔۔۔۔۔ وہ ایک دم چیخا



جبکہ اب سب کی طرف متوجہ ہوئے

سب جانتے تھے کہ نور اسے چھوٹے موٹے شکاں دیتی رہتی ہے پر اب

ایسا کیا ہو گیا

سب جانتے تھے کہ نور اسے چھوٹے موٹے شکایتی رہتی رہتی ہے پر اب  
ایسا کیا ہو گیا

## ایسا کیا ہو گیا

ابھی آپ خود بی بی ہو۔۔۔۔۔

نو مجھے چاہیے۔۔۔۔۔

# یار میں دو بی بی آفود

نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

پر مجھے چاہیے۔۔۔۔۔

ہاں تو آپ کا ہی ہے یہ۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے میرا اپنا چاہیے۔۔۔۔۔

\_\_\_\_\_٥

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے اس کی منتے کر رہا تھا کہ وہ بی بی آفوڈ نہیں کر سکتا

جبکہ وہ ہسپتال میں فرش پر بچوں کی طرح ٹانگے پھیلا کر بیٹھی تھی کہ اپنا ہی بی بی چاہیے اور چاہیے بھی ابھی یہ ابھی کا لقمہ تبریر نے دیا تھا

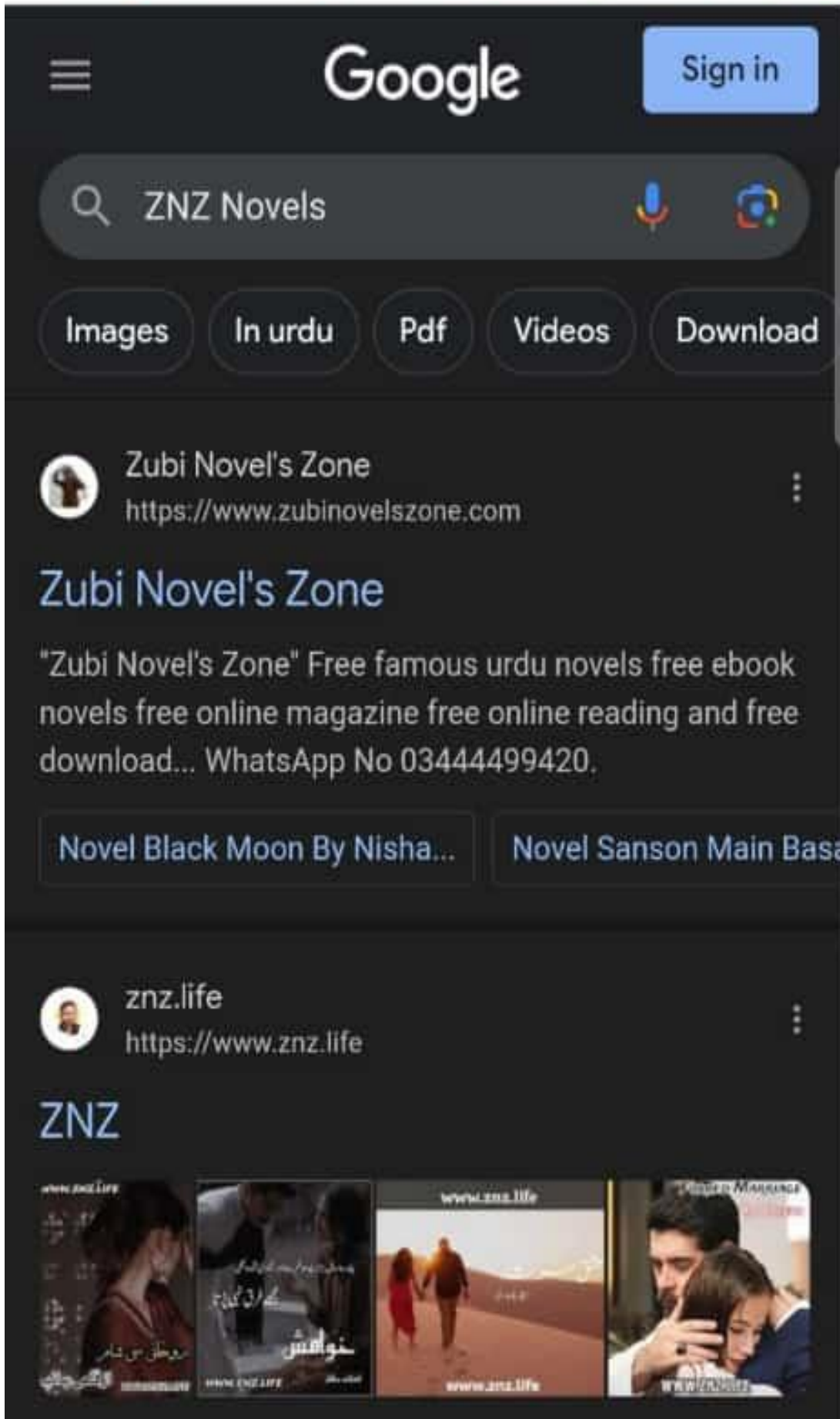
جبکہ حیدر تو اسے دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگا کر شادی سے نا کر چکا تھا نابیہ بھی اس کی عمر کی تھی جبکہ باقی سب مسکرا رہے تھے

نفرتوں سے ہوئی شروع یہ داستان محبت پر ختم ہوئی

# The End

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپ کے لئے لائے ہیں دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں جو ناولز آپ کو کبھی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

**ZUBINOVELSZONE.COM** ➡ **ZNZ.LIFE**



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر  
جائے اور ٹائپ کریں

**ZNZ NOVELS**

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے  
گے جسکی سکرین شاٹ آپ  
سامنے دیکھ سکتے ہیں کوئی بھی  
ایک سائٹ وزٹ کریں اور  
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے  
باسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں  
مزید کے لئے رابطہ کریں

**0344 4499420**

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](https://www.zubinovelzone.com/) / [✉](https://www.zubinovelzone.com/) **0344 4499420**

<https://www.zubinovelzone.com/>

For Free Ebook Novels Link

[https://heylink.me/ZUBI\\_NOVELS\\_ZONE](https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE)

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا  
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.zubinovelzone.in>

<https://www.znz.life>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

[ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM](mailto:ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں  
وہاں پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>